اللہ کی مصلحت

مکمل ناول

ماہا عنایہ

دی ہاوس آف رائٹرز

ناول: اللہ کی مصلحت

مصنفہ: ماہا عنایا

سن اشاعت: نومبر ۲۰۲۱

تعداد: ۱۰۰

ایڈیشن: دوئم

پبلشر: دی ہاوس آف رائٹرز

انتباہ: ناول کے جملہ حقوق بحق مصنفہ محفوظ ہیں

پیش لفظ

اسلام علیکم !

امید کرتی ہوں کہ آپ سب خیریت سے ہوں گے۔

میں توانسان ہوں نہیں سمجھ سکتا آپ کی مصلحت، آپ تو میرے اللہ ہیں میری مشکلات آسان کر دیں۔

ہم سب جو زندگی گزارتے ہیں اس میں خدا کی نعمتیں لا محدود ہیں، لیکن اکثر اوقات ہم ایک ایسی اسٹیج پر پہنچ جاتے ہیں جہاں مایوسی ہمارے ارد گرد ڈیرہ ڈال لیتی ہے اور ہم اس مایوسی کے دلدل میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔ آج جو کہانی میں لکھنے جارہی ہوں یہ بھی ایک ایسے کردار کے بارے میں جو اپنے خدا سے مایوس ہو جاتی ہوں اور اپنی ڈائری کو خدا سے شکووں کے ساتھ بھرتی ہے۔ خدا سے ایسا مایوس ہوتی ہے کہ اس کی مصلحت کو بھی پہچان نہیں پاتی۔ لیکن وہ خدا بڑا رحیم ہے بروقت اپنے بندوں کو تھام کر انھیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔

ہمیں ایسی بصارت عطا فرماتا ہے کہ ہم چمکتے سونے کے پیچھے چھپے پتھر کو دیکھ پاتے ہیں۔ ہماری ڈھیروں خطاوں کے باوجود وہ ہمیں اکیلا نہیں چھوڑتا بلکہ توبہ کے دروازے ہم پر ہمیشہ کھول کر رکھتا ہے۔

"بیشک وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے"

یہ میرا پہلا ناول ہے، امید کرتی ہوں آپ اسے پسند کریں گے اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کریں گے۔ دعاوں میں یاد رکھیے گا۔ خدا حافظ !

ماہا عنایہ

اللہ کی مصلحت

وشہ آپی!!! کہاں ہیں آپ آپی۔۔۔

کیا مصیبت ہے؟ اتنی زور زور سے کیوں چلا رہی ہو، تمہیں میں کیا بہری نظر آتی ہوں، اور تمہیں کتنی بار منع کیا ہے کہ مجھے آپی مت کہا کرو اتنی بڑی نہیں ہوں میں تم سے۔۔۔۔

اچھا اچھا آپ تو ناراض ہی ہو گئیں۔

وہ مجھے آپ سے یہ کہنا تھا کہ جو اپکا بلیک بیگ ہے نا مجھے وہ ایک دن کے لیے دے دیں پلیز، میرے کالج میں پارٹی ہے اس کے بعد میں آپ کو واپس کر دوں گی۔

خبر دار! اگر میری کسی بھی چیز پر نظر رکھی تم نے!! ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

آئی بڑی ایک دن کے لیے دے دیں، وشہ نے منہ بنا کر کہا___

یہ کیا ہو رہا ہے کس چیز پہ بحث چل رہی ہے؟؟ جمشید صاحب کی کڑک آواز نے دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

کچھ نہیں بابا میں آپی سے بیگ مانگ رہی تھی پارٹی میں لے جانے کے لیے اور یہ مجھے ڈانٹنا شروع ہو گئیں کہ میں اپنی کوئی چیز تمہیں نہیں دوں گی، اب آپ خود بتایں بہنوں میں بھی بھلا کوئی چیز تیری میری ہوتی ہے کیا۔؟ طوبٰی کی طرف سے ایک تفصیلا جواب آیا

وشہ بیٹا طوبٰی ٹھیک کہہ رہی ہے، چلو شاباش اسے اپنا بیگ دے دو، وہ استعمال کر کے تمہیں واپس کر دے گی۔

جمشید صاحب نے گویا اپنی طرف سے بات ہی ختم کر دی اور وشہ منہ پھلا کر کمرے کی طرف بڑھ گئی، جہاں مسز جمشید بیٹھی قرآن کی تلاوت کر رہیں تھی۔

وشہ اب کیا ہو گیا ایسے کیوں بیٹھی ہو۔

کرن نے بڑے پیار سے وشہ سے پوچھا جو پہلے ہی بھری ہوئی بیٹھی تھی اب تو اسکا غصہ اور بڑھ گیا بھلا وہ کبھی جان بوجھ کے بھی منہ بنا کر بیٹھی ہے جو امی اس سے یہ پوچھ رہیں ہیں کہ اب کیا ہو گیا، ہنہہ !!

ہونا کیا ہے امی یہ کونسا نئی بات ہے جو میں آپ کو بتاؤں، ہمیشہ کی طرح آج بھی وہی ہوا ہے جو ہوتا آیا ہے۔ بابا نے میری سائیڈ کبھی بھی نہیں لی ہمیشہ طوبٰی کو ہی صحیح کہا ہے۔۔

وہی مایوسی بھرا جواب جو کرن ہمیشہ سے سنتی آئی ہیں۔

بیٹا میں نے تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے ایسی باتیں مت سوچا کرو یہ صرف تمہارا وہم ہے ورنہ تمہارے بابا تو تم دونوں سے ہی بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔۔

بس رہنے دیں امی جیسے میں تو کچھ جانتی ہی نہیں ہوں نہ ہہنہ !! اور یہ کہتے ہی وشہ کمرے سے باہر چلی گئی اور پیچھے کرن ایک سرد آہ بھرتی خدا سے اپنی بیٹی کے لیے دعا مانگنے لگیں۔

☆☆☆☆☆

مسٹر جمشید علی جو کہ ایک کلرک تھے انکی شادی کرن منصور سے ہوئی جو انہی کے ایک کولیگ یاور منصور کی بہن تھی۔ جمشید صاحب نہایت ہی سادہ اور خالص انسان ہیں جنہوں نے نہ کبھی حرام کمایا نہ ہی اپنے گھر والوں کو کھلایا۔

جمشید صاحب کے والدین کی وفات انکی کی شادی سے چار سال قبل ہو چکی تھی انکی دو بڑی بہنیں اور ایک بڑا بھائی تھا۔ جمشید صاحب بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے ہیں اور ان سب کی شادیاں بھی بڑے بھائی شہروز صاحب نے کیں۔۔۔۔دوسری طرف کرن اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی تھی اور ایک ہی بھائی تھا انکا یاور منصور۔

کرن مزاج کی بہت دھیمی خاتون تھیں جو اکلوتی ہونے کے باوجود سگھڑ تھیں۔ جنھوں نے آتے ہی جمشید صاحب کے گھر کو جنت بنادیا اور ساتھ ہی ساتھ ان کے دل میں بھی گھر کر لیا۔ شادی کے کچھ عرصے بعد ہی خدانے انکو پہلی اولاد سے نواز دیا۔

جمشید صاحب تو اپنے گھر آنے والی اس رحمت پہ بے انتہا خوش تھے، اپنی پہلی اولاد کو گود میں لے کر وہ خود کو دنیا کا خوش نصیب مرد سمجھ رہے تھے جسے خدانے اتنی نیک اور اچھی بیوی کے بعد اب اپنی رحمت سے بھی نوازا، اپنی بیٹی کا نام دونوں نے بڑی محبت سے وشہ رکھا وشہ ایک سانولے رنگ کی مگر پر کشش بچی تھی۔ وشہ کے دو سال بعد خدانے ان کے گھر میں ایک اور رحمت بھیجی جس کا نام وشہ کے تایا شہروز صاحب نے طوبیٰ رکھا۔ طوبیٰ سرخ سفید رنگ کی بہت ہی خوبصورت بچی تھی اور اس کے نقوش بھی بہت پیارے تھے۔

طوبیٰ کے آنے کے بعد کرن اور جمشید صاحب کا پیار بٹ گیا اور یہ بات وشہ کو سخت ناگوار گزری دو سال وشہ نے سب کا پیار لیا تھا اب وہ پیار جب طوبیٰ اور وشہ دونوں میں بٹ گیا تو وشہ کے دل میں طوبیٰ کی لیے ناپسندیدگی پیدا ہو گئی۔۔

اور پھر تین سال بعد خدانے اس گھر کو اپنی نعمت سے بھی نواز دیا اور اس دن تو جمشید اور کرن خود کو دنیا کا سب سے خوش نصیب جوڑا سمجھ رہے تھے اور اللہ کا تہہ دل سے شکر ادا کر رہے تھے جنہیں خدانے دنیا کی کسی بھی رحمت سے محروم نہیں رکھا۔

اور اس وقت جمشید صاحب کو قرآن کی وہ آیت یاد آئی

"اور تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے "

انہوں نے اپنے بیٹے کا نام ارحم رکھا۔

☆☆☆☆☆

اسی طرح دن مہینوں میں بدلتے رہے اور مہینے سالوں میں وقت رکتا کہاں ہے وہ تو چلتا ہی جاتا ہے، اور جو چیز بچپن میں وشہ کے دماغ میں بیٹھ گئی وہ ہمیشہ رہی وہ اپنی بہن سے حسد کرنے لگی اور شیطان اس کے اس حسد اور مایوسی بھرے دل کو اور ہوا دیتا رہا اور وشہ اپنے سب رشتوں سے بدگمان ہوتی گئی،،،،، طوبیٰ اپنی خوبصورتی سے بہت اچھے سے واقف تھی اور یہ بات دن میں نہ جانے وہ کتنی مرتبہ وشہ کو سنا کر اسے کم تر محسوس کرواتی جیسے یہ سب اسکا کمال ہے۔

وشہ تو پہلے ہی ایسا سمجھتی تھی تو طوبیٰ کا اسے یہ احساس دلوانا اور اپنی خوبصورتی جتانا اس کے دل میں بے بسی، نفرت کو اور بڑھاتا گیا اور پھر آہستہ آہستہ یہ نفرت شدید حسد میں بدل گئی اور وشہ اپنی سگی بہن سے بے پناہ حسد کرنے لگی۔۔۔۔

وشہ نے پری میڈیکل میں انٹر میڈیٹ کے امتحان دیے اور پھر بی ایس سی کرنے کے لیے ایک یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور انگلش لٹریچر کو بطور خاص مضمون چنا۔ جمشید صاحب نے شروع سے ہی کفایت شعاری کا مظاہرہ کیا تھا جس کی بدولت آج انھیں اپنی بیٹی کو یونیورسٹی میں داخلہ کرواتے ہوئے کسی بھی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔۔۔ جب کہ طوبیٰ ابھی ای کام کر رہی تھی اور ارحم نے ابھی نویں جماعت میں داخلہ لیا تھا ۔اپنی دونوں بہنوں کے برعکس ارحم نہایت ذہین بچہ تھا۔۔۔۔

وشہ کو زیادہ دوستیں بنانا پسند نہیں تھا وہ کلاس میں سب کے ساتھ صرف کلاس کی حد تک ہی دوستی رکھنا پسند کرتی تھی وہ ایک کم گو لڑکی تھی، وشہ کی صرف ایک دوست تھی تانیہ جو اسکول کے زمانے سے ہی اس کے ساتھ تھی اور اب قسمت سے یونیورسٹی میں بھی دونوں ایک ساتھ ہی تھیں فرق صرف اتنا تھا کے تانیہ نے ایجوکیشن کے مضمون کو چنا جب کہ وشہ نے انگلش لٹریچر____

دوسری طرف طوبیٰ کافی شوخ لڑکی تھی اور دوستیں بنانے میں بھی اسکا کوئی مقابلہ نہیں تھا اپنی بڑی بہن کے علاوہ اسکی سب کے ساتھ اچھی دوستی تھی طوبیٰ کو بن سنور کر رہنا بھی بہت پسند تھا جب کہ وشہ سادگی پسند تھی

لوگ دیوانے ہیں بناوٹ کے

ہم یہ سادگی لے کر کہاں جائیں

☆☆☆☆☆

ارحم ذرا میرے ساتھ تانیہ کے گھر تک چلو گے پلیز!! مجھے اس سے کچھ کام ہے۔۔۔

یار آپی میں ابھی اپنا ٹیسٹ یاد کر رہا تھا آپ کو جو کام ہے وہ فون پر کر لیں نا تانیہ آپی سے۔۔۔۔

ارحم اگر فون پہ کرنے والا کام ہوتا تو میں یہاں تمہاری منتیں نہ کر رہی ہوتی، چلو اب اٹھو۔

اچھا ٹھیک ہے چلتا ہوں، آپ نے امی سے پوچھ لیا ہے نا۔۔۔۔

ہاں بابا پوچھ لیا ہے اب تمہارے سوال جواب ختم ہو گے ہوں تو چلیں۔۔۔

ہاں جی چلیں۔

اسلام و علیکم! کیسی ہو تانیہ؟؟

ارے تم! ہاں میں ٹھیک ہوں تم سناؤ تم کیسی ہو اور یوں اچانک سب خیریت تو ہے نا۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تمہیں میں ویسے تمہارے گھر نہیں آسکتی کیا۔۔۔۔؟

ارے یار تم تو برا ہی مان گئی میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی اچھا تم ارحم کے ساتھ آئی ہو اسے بھی اندر بلا لیتی۔۔

نہیں اسکا کوئی ٹیسٹ تھا اسے وہ یاد کرنا تھا مجھے چھوڑ کر چلا گیا وہ باہر سے ہی۔۔۔۔

اچھا تم بیٹھو میں کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں۔

Hii kesi hain miss ap ??

آپ کون ہیں؟ وشہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ زین کے یوں اچانک آکر بولنے پر بیڈ پر ہی اچھل کر ایک طرف کو ہو گئی۔

ارے آپ تو ڈر ہی گئیں، ویل میں آپ کی فرینڈ تانیہ کا کزن (اسکی پھوپھو کا بیٹا) ہوں، اور میرا نام زین ہے۔اور آپکا نام وشہ ہے!

Am I right ?

جی پر آپ کو کیسے پتا چلا؟

ہمممم اچھا سوال ہے۔

وہ اگر میں نے آپ کو بتا دیا تو کہیں آپ ڈر ہی نا جائیں، چلو پھر بھی آپ پوچھ رہی ہیں تو بتا دیتا ہوں، ایکچولی میری نا کچھ جنوں سے دوستی ہے تو میں نے ان سے آپ کا نام پوچھ لیا۔۔۔

کک کیا۔۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؛؛؛؛؛؛؛؛وشہ ایک دم سے جنوں کا سن کر ڈر گئی۔

بلکل سہی کہہ رہا ہوں میں، آپ کو اگر یقین نہیں تو اپنی دوست سے پوچھ لیں۔

زین نے کمرے میں آتی ہوئی تانیہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

زین تم پھر سے شروع ہو گے؟ تمھیں کتنی بار منع کیا ہے اس طرح کے فضول مذاق کرنے سے! مگر مجال ہے جو تمہاری سمجھ میں کچھ آئے۔

اتنی دیر میں تانیہ کی نظر ڈری سہمی وشہ پر پڑی جس کی رنگت بھی کافی حد تک سفید ہو چکی تھی۔

تانیہ کو اپنی طرف متوجہ پا کر وشہ نے اس سے تصدیق چاہی تو تانیہ بولی؛؛؛۔۔۔؛؛؛

یار وشہ کیا ہو گیا بھلا جنوں سے بھی کوئی دوستی کر سکتا ہے؟ زین تمھیں بس تنگ کر رہا ہے، زین! چلو فوراا معافی مانگو وشہ سے۔۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے میں معافی چاہتا ہوں۔

ویسے تو میں نے بس چھوٹا سا مذاق ہی کیا تھا پر میں نہیں جانتا تھا کہ آپ اتنا ڈر جائیں گی۔ ویسے آپکا نام مجھے آپ کی اس دوست نے ہی بتایا تھا۔ زین نے تانیہ ک طرف اشارہ کرتے ہوئے وشہ سے کہا۔۔۔

چلو اب تم جاؤ یہاں سے ہمیں کچھ بات کرنی ہے۔

اوکے اوکے مس تم لوگ انجوئے کرو میں چلتا ہوں اب، بائے وشہ جی آپ سے مل کر اچھا لگا پھر ملیں گے ٹاٹا اور یوں ہی وہ ہنستا مسکراتا باہر چلا گیا۔۔۔۔

وشہ جب کچھ سنبھلی تو تانیہ سے زین کے بارے میں پوچھنے لگی

تانیہ تم نے کبھی اپنے اس کزن کے بارے میں نہیں بتایا۔

ہاں یار یہ میری پھوپھو (فرزانہ) کا بیٹا ہے تمہیں بتایا تھا نا ایک دفع کہ میری پھوپھو کا اکلوتا بیٹا جنہیں پڑھنے کے لیے انہوں نے لندن بھیجا ہوا تھا۔۔۔

ہاں یاد آیا تم نے بتایا تھا ویسے اسکی ڈگری مکمل ہو گئی، بزنس پڑھ رہا تھا نا یہ ؟؟

ہاں پرسوں ہی واپس آیا ہے اور اب یہاں اپنے بابا کا بزنس سنبھالے گا۔۔

اچھاااا۔۔۔

وہ اسکا بے پرواسا لہجہ

وہ بات بات پہ آپ کہنا

وہ میرا اس میں کھو جانا

وہ اسکا میرا ہو جانا

زین چلا تو گیا تھا لیکن ابھی بھی وشہ اس کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی جب تانیہ کی آواز اسے خیالوں کی دنیا سے باہر لائی۔

ویسے یار تم کہہ رہی تھی تمہیں کوئی بات کرنی تھی مجھ سے۔۔ کیا کوئی خاص بات ہے؟

ارے نہیں یار خاص بات نہیں ہے میرا تو تم سے ملنے کو دل کر رہا تھا اور ویسے میں تم سے یونیورسٹی میں ہونے والی پارٹی کے بارے میں بھی پوچھنے آئی تھی۔۔۔

کیا تم جاؤ گی پارٹی پہ ؟؟

ہاں یار ہماری پہلی پارٹی ہے یہاں تو میرے خیال میں ہمیں اٹینڈ کرنی چاہیے اور ویسے بھی میری پوری کلاس جائے گی اس لیے میں تو لازمی جاؤں گی۔

کیا تمہاری کلاس نہیں آئے گی؟

ہاں میں نہیں جانتی تمہیں پتہ تو ہے میری اپنی کلاس میں کسی کے ساتھ بھی اتنی بات چیت نہیں ہوتی ویسے ایک دو لڑکیوں سے پوچھا تھا میں نے وہ تو جا رہی تھیں۔۔

پھر میرے خیال میں تمہیں بھی جانا چاہیے اگر اپنی کلاس کے ساتھ نہیں تو تم میری کلاس میں آ جانا ہم مل کر انجوائے کریں گے۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے میں چلوں گی۔

او کے ڈن ہو گیا۔

اچھا تانیہ میں اب چلتی ہوں کافی ٹائم ہو گیا ہے امی انتظار کر رہی ہوں گیں۔

ٹھیک ہے لیکن کیا تم اکیلی جاؤ گی اب۔

رکو میں علی (تانیہ کا چھوٹا بھائی) سے کہتی ہوں کہ تمہیں گھر چھوڑ آئے۔۔۔

ہاں تم کہہ دو اسے۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

ارے بیٹا تم آ گئی اکیلی آئی ہو کیا؟ فون کر دیتی میں ارحم کو لینے بھیج دیتی۔

اللہ اللہ امی سانس تو لے لیں ایک ساتھ ہی اتنے سوال۔۔! ایک اکتایا سا جواب۔

اور اکیلی نہیں آئی ہوں میں علی کے ساتھ آئی ہوں۔۔۔۔

اچھا چھوڑو ان باتوں کو یہ بتاؤ کہ کھانا لا دوں تمہیں کیوں کہ ہم سب تو تمہارا انتظار کر کر کے کھا چکے ہیں۔

نہیں امی تانیہ نے پکوڑے بنائے تھے اور ساتھ چائے بھی تھی باتوں باتوں میں ہم نے کافی زیادہ کھا لیئے اب تو کوئی گنجائش نہیں ہے کھانے کی۔۔

اچھا پھر میں ذرا ساتھ والوں کی طرف جا رہی ہوں حمیدہ بہن کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی ان کی خیریت معلوم کرنے، تم دروازہ بند کر لو اور جب تمہارے بابا آئیں تو کھول دینا۔

امی کے جانے کے بعد وشہ ایک بار پھر اپنے من پسند کام میں مگن ہو گئی اور وہ تھا دن میں خواب دیکھنا۔

اس بار اس کے حسین خوابوں کا مرکز زین کی ذات تھی۔

درحقیقت وشہ کو وہ شوخ سا لڑکا بہت اچھا لگا تھا اور اپنی حرکت کے بارے میں سوچ کر اسے بہت ہنسی آئی، کتنا بھونڈا مذاق کیا تھا اس نے وشہ کے ساتھ اور وہ ڈر گئی اور پھر وشہ کافی دیر تک ہنستی رہی اور زین کے بارے میں سوچتی رہی۔اسے اندازہ ہی نہ ہو پایا کہ کتنا وقت اسے یوں ہی بیٹھے گزر گیا پھر دروازے پہ ہونے والی دستک نے اسے وقت کا احساس دلایا۔

اسلام وعلیکم بابا !

وعلیکم اسلام ! کیسا ہے میرا بچہ۔

آج دوپہر میں نظر ہی نہیں آئی اور تمہاری یونیورسٹی کیسی جا رہی ہے کوئی مسئلہ تو نہیں ہے نا؟

جمشید صاحب نے وشہ کے سر پہ ہاتھ رکھ کر پوچھا جس سے وشہ کی آنکھوں میں پانی آگیا

جی بابا میں دراصل تانیہ کے گھر گئی تھی کچھ کام تھا مجھے اس سے اور ہاں میری یونیورسٹی بالکل ٹھیک جا رہی ہے ابھی تک تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے اگر ہوا تو آپ کو ضرور بتاؤں گی۔

وشہ نے مسکرا کر جواب دیا۔

ٹھیک ہے، یہ تمہاری امی نظر نہیں آ رہیں کہاں ہیں وہ اور ارحم اور طوبیٰ بھی کہیں نظر نہیں آ رہے آپ گھر میں اکیلی ہیں؟ جمشید صاحب نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔

جی وہ بابا امی ساتھ والوں کی طرف گئیں ہیں طوبیٰ سو رہی ہے اور ارحم باہر نکلا ہوا ہے۔۔

اگر آپ کو بھوک لگی ہے تو میں کھانا لادوں ؟؟؟

ارے نہیں بیٹا کھانا تو میں سب کے ساتھ ہی کھاؤں گا ہاں ایک کپ چائے بنا دو مجھے۔

ٹھیک ہے میں ابھی بنا کر لاتی ہوں

وشہ چائے بنانے کے ساتھ یہ سوچ رہی تھی کے بابا کتنے اچھے ہیں اگر وہ انکی اکلوتی بیٹی ہوتی تو وہ اس سے کتنا پیار کرتے۔ طوبیٰ کے آنے کی وجہ سے بابا مجھ سے اتنا پیار نہیں کرتے۔۔۔

یہ سوچتے وقت وہ یہ بات مکمل طور پر بھول چکی تھی کہ ماں باپ کے چاہے جتنے بھی بچے ہوں وہ سب کو ایک سا ہی پیار کرتے ہیں۔۔۔ لیکن جب آپ منفی سوچ کو اپنے اوپر حاوی ہونے دیتے ہیں تو شیطان آپکو اور اکساتا ہے اور دل میں غلط سوچیں پیدا کرتا ہے اس سے شیطان آپ کے دل میں اپنا گھر بنالیتا ہے پھر آپ وہ سوچتے ہیں وہ کرتے ہیں جو وہ آپکو کرنے کا کہتا ہے۔

☆☆☆☆☆

امی میری وین آگئی ہے میں جا رہی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا فی امان اللہ۔

وشہ بہت غصے سے بیٹھی ہوئی تھی کہ پھر اسکی نظر دور سے آتی ہوئی تانیہ پر پڑی تو وہ تیزی سے اسکی طرف لپکی۔

میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں یہ جاننے کے باوجود بھی کہ میری تمہارے علاوہ کوئی سہیلی نہیں ہے تم اتنا لیٹ آئی ہو۔

وشہ کی چلتی زبان کو بریک لگے جب اس نے تانیہ کے پیچھے کھڑے زین کو دیکھا۔۔۔

جی آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں میں نے بھی اس سے بہت بار کہا تھا کہہ وشہ وہاں آپ کا انتظار کر رہی ہو گی جلدی کرو لیکن یہ اسکی تو تیاری ہی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔ وشہ کو اپنی طرف متوجہ پا کر زین نے کہا_

جھوٹے انسان یہ بلکل جھوٹ بول رہا ہے وشہ میں اس کی وجہ سے لیٹ ہوئی ہوں میں بالکل تیار تھی جب اس نے کہا کہ یہ بھی میرے ساتھ پارٹی انجوئے کرنے آنا چاہتا ہے۔ اور تیار ہونے میں اتنا وقت لگا یا اس نے سوری یار ہماری وجہ سے تمہیں اتنا انتظار کرنا پڑا نا چلو اب پہلے ہی بہت ٹائم ہو گیا ہے اندر چلتے ہیں تانیہ کہتے ہی اندر کی طرف بڑھ گئی اور وشہ تو اس پورے وقت میں یہی سوچتی رہی کہ زین اس کے بارے میں کیا سوچتا ہو گا کہ وہ اتنی بد تمیز ہے جسے کسی سے بات بھی کرنا نہیں آتی۔۔۔۔

مس وشہ آپ کہاں کھو گئیں آپکو اندر نہیں جانا کیا؟

زین نے جب کھوئی ہوئی وشہ کو دیکھا تو اسکی آنکھوں کے آگے چٹکی بجا کر اسے ہوش کی دنیا میں واپس لایا۔

ہاں نہیں وہ میں۔۔ میں کچھ سوچ رہی تھی چلیں ہم بھی چلتے ہیں تانیہ تو چلی گئی ہے۔

اوکے ویسے میں نے ایک چیز نوٹ کی ہے آپ بات بات پر کھو جاتی ہیں شاید خیالوں کی دنیا سے بڑا گہرا تعلق ہے آپکا۔ صحیح کہہ رہا ہوں نا؟ زین نے مسکراتے ہوئے استفسار کیا۔

جی گیس تو آپکا بالکل ٹھیک ہے لیکن آپکو پتہ کیسے چلا۔

بات یہ ہے وشہ میڈم کے کچھ چہرے ایسے ہی ہوتے ہیں صاف شفاف جو دل میں چلنے والی ہر بات کو چہرے پر بھی لکھ دیتے ہیں باشرط کہ پڑھنے والا کوئی ہو۔ اپنی بات کہہ کر زین تو چلا گیا لیکن وشہ تو جیسے اس کی باتوں کے سحر میں ہی کہیں کھو گئی پہلے کہاں کسی نے اس سے اس انداز میں بات کی تھی۔۔

وشہ نے نظریں اٹھا کر اس شخص کو دیکھا جو دوسری ملاقات میں ہی اسے اپنا اسیر کر گیا تھا۔ لمبا قد، اکڑا جسم، ڈارک براؤن آنکھیں جن میں ہر وقت چمک نظر آتی تھی، سفید رنگت۔ وہ ایک خوبصورت مرد تھا

اسے دیکھتے ہوئے وشہ کے دل نے یہ خواہش کی تھی کاش وہ اسکا مقدر بن جائے۔

پورا دن وشہ کا بہت اچھا گزرا تانیہ اور زین کے ساتھ۔ زین سارا دن انھیں اپنی لندن کی کہانیاں سناتا رہا اور بہت ساری مزے مزے کی باتیں بھی۔۔ اسی طرح پارٹی میں ان تینوں نے مل کر بہت انجوئے کیا اور زین اور وشہ میں اچھی خاصی دوستی اور بے تکلفی بھی ہو گئی۔۔۔ شام چار بجے پارٹی اپنے اختتام کو پہنچی

وشہ کو بھی زین نے ہی اس کے گھر ڈراپ کیا اس کے بعد وہ اپنے گھر چلے گئے

آج شاید یہ پہلا دن ہو گا جسکے آخر میں وشہ کے پاس اللہ سے کرنے کے لیے شکوے نہیں تھے بلکہ آج تو وہ بہت خوش تھی اسکی اس خوشی کو کرن نے بھی محسوس کیا تھا لیکن یہ سوچ کر کہ آج اسکا یونیورسٹی میں پہلا فنکشن تھا وہ اس لیے خوش ہے اس سے کوئی سوال نہیں کیا بلکہ اللہ کا شکر ادا کیا کہ آج انکی بیٹی خوش خوش گھر لوٹی ہے۔۔۔۔۔

کرن یہ سوچ کر مطمئن تھی کہ شاید اللہ نے انکی دعائیں قبول فرمالی ہیں اور اب تو ویسے بھی وشہ یونیورسٹی جانے لگی ہے نئی لڑکیوں سے ملے گی تو اسکی سوچ میں بہتری آئے گی اور خود ہی وہ پھر اللہ کی رضا میں راضی رہنا بھی سیکھ جائے گی۔۔۔

جبکہ وشہ یہ سوچ رہی تھی کہ اگر زین کو اللہ نے اسکا مقدر بنا دیا تو طوبیٰ کا کیا حال ہو گا کیوں کہ وہ تو ہمیشہ سے اسے خود سے نیچے دیکھنا چاہتی ہے۔ آج خدا کی نعمتوں سے مایوس ہونے کی بجائے وہ اللہ سے یہ دعا مانگنے لگی کہ زین اسکا ہو جائے۔

لیکن خدا اپنی مرضی سے مقدر بناتا ہے ہر انسان کا اور بیشک وہ اپنے بندوں کو ہمیشہ بہترین سے نوازتا ہے لیکن ہم بندے یہ سمجھتے ہی نہیں، خدا کے ہر عمل کے پیچھے چھپی مصلحت کو پہچان ہی نہیں پاتے۔

☆☆☆☆☆

آمنہ تم میری بات سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہی میں نے اپنے موم ڈیڈ کو منانے کی بہت کوشش کی ہے لیکن وہ کسی صورت بھی تمہیں اپنے خاندان کی بہو نہیں بنائیں گے۔

تو پھر ٹھیک ہے فاروق آپ مجھے چھوڑ دیں کیوں کہ میں سب سے چھپ کر آپ سے شادی نہیں کر سکتی۔

آمنہ تم ایسا کیوں کہہ رہی ہو جب کہ تم یہ بات اچھے سے جانتی ہو کہ میں تمہارے بغیر رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اور میرا ابھی یہ آخری فیصلہ ہے کہ اگر آپ اپنے پرنٹس کے ساتھ آئیں گے مجھ سے شادی کرنے تو مجھے اعتراض نہیں لیکن ان کے بغیر میں شادی کے لیے ہاں نہیں کہوں گی۔۔

اور یہ کہتے ہی آمنہ نے اپنا بیگ اٹھایا اور کافی شاپ سے باہر نکل گئی .

فاروق اسے بے بسی سے جاتا دیکھتا رہا اور وہ ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے اسکی کی پوری دنیا ہی اس سے دور جا رہی ہے۔۔۔۔۔

مام مام۔۔۔۔۔۔ کہاں ہیں آپ موم۔۔۔۔۔

بیٹا کیا بات ہے یوں چلا کیوں رہے ہو تم؟؟؟

میں آپ سے ایک آخری بار پوچھ رہا ہوں کیا آپ میرے ساتھ نہیں جائیں گیں آمنہ کے گھر؟

اور تمہاری اس بات کا جواب میں اور تمہارے ڈیڈ تمہیں پہلے ہی دے چکے ہیں اب مزید بحث کا مقصد کیا ہے تمہارا۔۔

موم آپ لوگ کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ ایسا جب کہ آپ اچھی طرح سے جانتی ہیں کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔فاروق نے عاجز آ کر کہا۔

فاروق دیکھو بیٹا جس عمر میں تم ہو نا اس عمر میں ایسی بہت سی محبتیں ہوتی ہیں تو تم کیا چاہتے ہو کہ ان سب کے گھر تمہارا رشتہ لے کر جائیں بولو۔

اوہ موم فار گاڈ سیک آپ تو ایسا مت کہیں آپ جانتی ہیں کہ آپکا بیٹا ایسا نہیں ہے پھر بھی!۔

اپنے جوان بیٹے کو اس حالت میں دیکھ کر مسز شاہد کا دل بہت برا ہو رہا تھا لیکن وہ کسی بھی طرح اس کے سامنے ہار نہیں مان سکتی تھی کیوں کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ان کے بیٹے کی شادی ایک ایسی لڑکی سے ہو جس کا نا کوئی آگے ہے نا پیچھے وہ اس طرح کی لڑکی کو اپنی خاندان کی عزت کیسے بنا سکتی تھیں بھلا۔۔۔

میری بات سنیں آپ غور سے میں آمنہ سے شدید قسم کی محبت کرتا ہوں اور یہ ہر گز کوئی وقتی جذبہ نہیں ہے میں اسے کسی بھی قیمت پہ کھو نہیں سکتا آج آپ ڈیڈ سے پھر بات کریں گی اور فیصلہ یہ سوچ کر کریئے گا یہ آپ کے اکلوتے بیٹے کی زندگی کا سوال ہے ورنہ انجام کے ذمہ دار آپ خود ہوں گے۔

اپنی بات مکمل کرتے ہی وہ گھر سے باہر چلا گیا اور پیچھے مسز شاہد حیران پریشان کھڑی رہ گئیں پہلے تو کبھی بھی فاروق نے ان سے اس لہجے میں بات نہیں کی تھی وہ تو نہایت ہی فرمابردار اور اچھا بچہ تھا لیکن اب۔

اگر اس نے خود کو کوئی نقصان پہنچالیا تو اور اس سے آگے مسز شاہد سوچ بھی نہیں سکتی تھیں،،،،،،،،،

شاہد صاحب کے گھر آتے ہی روبینہ بیگم (فاروق شاہد کی والدہ) نے انھیں ساری روداد الف سے ے تک سنا دی۔۔۔جسے سنتے ہی شاہد احمد گہری سوچ میں ڈوب گئے

شاہد مجھے تو فاروق کے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے کہیں یہ اپنی بات منوانے کے لیے خود کو کوئی نقصان ہی نا پہنچا لے آپ میری مانیں تو اسے کچھ دن کے لیے امریکا بھیج دیں اس کے دوستوں کے ساتھ ماحول

بدلے گا تو تھوڑا بہتر محسوس کرے گا اور یہ عشق معشوقی کا بھوت بھی اس کے سر سے اتر جائے گا ، اپنی طرف سے روبینہ نے بہت مناسب مشورہ دیا جو کے شاہد احمد کو پسند بھی آیا تھا۔

ٹھیک ہے تم ٹینشن مت لو کرتا ہوں میں کچھ۔۔

☆☆☆☆☆

بجو مجھے آپ سے اس قسم کی حماقت کی توقع تو بالکل بھی نہیں تھی جب فاروق بھائی آپکو عزت سے اپنانا چاہ رہے ہیں تو آپ کیوں انکار کر رہی ہیں ؟

کیا مطلب ہے تمہارا تم چاہتی ہو کہ میں چھپ کر اس کے ساتھ نکاح کر لوں اور پھر ساری زندگی لوگوں سے منہ چھپاتی رہوں۔۔۔۔

تو آپی پہلے ہمیں لوگ کونسا ہار پہنا رہے ہیں جو آپ انکی فکر میں اپنی زندگی برباد کر رہی ہیں ، مریم (آمنہ کی چھوٹی بہن) نے خاصے غصے سے کہا۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو پہلے بھی تو لوگ ہماری عزت نہیں کرتے اسی لیے میں چاہتی ہوں کہ اب ہم عزت سے زندگی گزاریں۔۔۔ سچ مانو تو میں بہت تھک چکی ہوں لوگوں کی نظروں میں خود کے لیے ناپسندیدگی دیکھ دیکھ کر۔ اب میرا بھی دل کرتا ہم جہاں رہیں سکون سے عزت سے سر اٹھا کر رہیں۔۔۔

ہمارے ماں باپ نے پسند کی شادی کی تھی اور پھر اس دنیا میں ہمیں تن تنہا چھوڑ کر چلے گئے ہیں تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے جو لوگ ہمارے ساتھ اس طرح کا رویہ رکھتے ہیں یہ دنیا کیا خدا نے صرف ان کے لیے بنائی ہے ہمارا کوئی حق نہیں کہ ہم اپنی مرضی سے زندگی گزاریں،،،،،،،اور اب تم چاہتی ہو میں فاروق کے ساتھ اس طرح شادی کر لوں اور بعد میں مزید ذلت اٹھاؤں۔ نہیں اب مجھ میں اور حوصلہ نہیں ہے تھک چکی ہوں میں اب اور نہیں سہہ سکتی۔۔۔۔۔

آمنہ نے روتے ہوئے مریم کو جواب دیا جواب تک سکتے میں اپنی بہن کو بولتے ہوئے سن رہی تھی۔

وہ جو آج تک یہ سمجھتی آئی کہ آمنہ ہر حال میں خوش رہتی ہے اس کی طرح اللہ تعالیٰ سے شکوے نہیں کرتی آج اپنے اندر کا سارا غبار نکال رہی تھی۔

مریم نے تڑپ کر اپنی بہن کو گلے لگالیا جو ہمیشہ اس کے لیے مظبوط سہارا بنی رہی ایک دیوار کی طرح اس کے آگے کھڑی اسکی حفاظت کرتی رہی۔۔۔۔۔

آپی مجھے معاف کر دیں میں آپکا دل ہر گز نہیں دکھانا چاہتی تھی میں تو آپ کے لیے اچھا سوچ رہی تھی پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔

آمنہ نے سر اٹھا کر اپنی چھوٹی اور لاڈلی بہن کو (جو اسکی پوری دنیا تھی) دیکھا جو اس کے لیے اس قدر پریشان ہو رہی تھی۔

بس میں ٹھیک ہوں بالکل چلو اٹھو بہت بھوک لگی ہے مجھے کچھ کھانے کو بناتے ہیں تم نے بھی تو کچھ نہیں کھایا ہو گا نا آمنہ نے اسے خود سے الگ کر کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مریم نے مسکرا کر اپنی بڑی بہن کو دیکھا (جو اسے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے) اور دل ہی دل میں خدا سے اس کے لیے ڈھیر ساری خوشیوں کی دعا کی۔۔۔۔

اچھا تو بتائیں کیا کھانا پسند کریں گیں،،،،،،، کچن میں آتے ہی آمنہ نے مریم سے پوچھا۔۔۔۔

اممممم۔۔۔۔۔۔۔ کیوں نا آج چاؤمن بنایا جائے؟ کیسا رہے گا؟

چاؤمن؟ چلو کیا یاد کرو گی آج تمہیں بنا کر کھلا ہی دیتی ہوں، آمنہ نے ایک ادا سے جواب دیا، جس پر دونوں بہنیں بہت دیر تک ہنستی رہیں اور پھر آمنہ نے اسکی فرمایش کے مطابق چاؤمن بنایا جو دونوں نے نہایت ہی خوش گوار موڈ میں کھایا۔۔

☆☆☆☆☆

یہ کیا ہے ڈیڈ؟؟؟

ٹکٹس ہیں تمہاری میں نے سب ارینج کروا دیا ہے تم اپنے دوستوں کے ساتھ کچھ دن کے لیے امریکہ چلے جاؤ تمہارا موڈ کچھ فریش ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

شاہد احمد نے آج آفس میں فاروق کو بلا کر کہا،،،،،،،،،

اور آپکو اگر یہ لگ رہا ہے کہ آپ کے اس طرح کرنے سے میں آمنہ کو بھول جاؤں گا تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے ایسا کچھ نہیں ہونے والا کیوں کہ جسے آپ وقتی جذبہ کہہ رہے ہیں نا وہ میرے لیے میری زندگی کا سب سے اہم معاملہ ہے اور آمنہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ میری زندگی بن چکی ہے، دھڑکن بن کر میری سانسوں میں چل رہی ہے اور اگر اسے مجھ سے الگ کیا گیا تو شاید میں بچ نہ پاؤں ۔۔ اس لیے یہ سوچئیے گا بھی مت کہ میں اسے بھول جاؤں گا۔

ویل تھینک یو میں واقع ہی ایک ٹور چاہ رہا تھا خود کو تھوڑا ریفریش کرنا چاہتا تھا میں ۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے انجوئے کرنا اور خیال رکھنا اپنا،،،،،

شام سات بجے کی ٹکٹ ہے تمہارے دوستوں کو میں پہلے ہی انفارم کر چکا ہوں اب بس گھر جا کر اپنی پیکنگ کرو تم ۔۔۔۔۔۔۔ شاہد نے اسکی پہلی تمام باتوں کو اگنور کر دیا اور آخری بات کا جواب دیا ۔۔

واؤ امیزنگ ڈیڈ آپ نے تو ساری پلاننگ کر رکھی ہے آئی ایم امپریسیڈ۔

ویسے آپ کو اتنا یقین تھا مجھ پر کہ میں آپ کی بات مان جاؤں گا؛؛؛؛؛؛؛

ہاں یقین تو تھا مجھے کہ میرا بیٹا میری بات کبھی نہیں ٹالے گا، کیوں کہ وہ مجھ سے بہت پیار کرتا ہے ۔۔۔۔۔

ویسے ایسا ہی کچھ یقین مجھے بھی ہے کہ آپ میری بات نہیں ٹالیں گے کیوں کہ پیار تو آپ بھی بہت کرتے ہیں نا مجھ سے ،،،، سہی کہہ رہا ہوں نا میں ۔۔

ہاہاہاہا میرے باپ بننے کی کوشش مت کرو جاؤ اب ۔۔۔۔

اور ایسا ہی تھا ان دونوں باپ بیٹے کا رشتہ بالکل دوستوں جیسا، ایک پل میں فل سیریس اور اگلے لمحے ہنسی مذاق ؛؛؛؛؛؛؛؛؛؛؛؛

مام آپ میرے کپڑے پیک کر دیں فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے اتنی دیر میں فریش ہو جاؤں۔

اوکے بیٹا روبینہ نے مسکرا کر جواب دیا وہ تو یہ سن کر ہی بہت خوش ہوئی تھیں کہ فاروق جانے کے لیے مان گیا ہے۔

اور تھوڑی دیر بعد ہی فاروق اپنے پیرنٹس سے مل کر دوستوں کے ساتھ ایئر پورٹ کے لیے نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

بجو ویسے آپ کو کیا لگتا ہے فاروق بھائی اپنے ماں بابا کو منانے میں کامیاب ہو جائیں گے ؟؟؟

مجھے کچھ نہیں پتہ گڑیا اور تم پھر یہ سب سوچنے لگ پڑی ہو چپ کر کے سو جاؤ صبح کالج بھی جانا ہے۔۔۔۔

ویسے بجو کیا آپ کو وہ اچھے نہیں لگتے ؛؛؛ میں نے تو انکی آنکھوں میں آپ کے لیے بہت محبت دیکھی ہے آپکے دل میں محبت نہ سہی پسندیدگی تو ہو گی ان کے لیے____ آمنہ کی بات کو مکمل طور پر نظرانداز کر کے مریم نے اس سے ایک اور سوال پوچھا۔۔۔۔

ویسے تم نا بہت بولتی ہو اور مجھے تمہارے کسی بھی فضول سوال کا کوئی جواب نہیں دینا چپ کر کے سو جاؤ پلیز نو مور ڈسکشن۔

اوکے ٹھیک ہے پر میں اپنے سوال کا جواب آپ سے ضرور لوں گی آج نہیں تو کل سہی

اور پھر اس کے بعد خاموشی چھا گئی اور اب صرف ان دونوں کی سانسوں کی آواز آرہی تھی

اور جیسے ہی شام ڈھلتی تھی یوں ہی ان کے گھر سناٹوں کا راج ہوتا تھا ہر طرف فقط تنہائی اور خاموشی اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔۔

تجھے خبر نہیں کیا شے ہے خوف تنہائی
ڈھلے جو شام تو خود اپنا گھر ڈراتا ہے.

محبت!!!!!

یہ ایک لفظ آمنہ کے لیے کتنا اذیت بھرا تھا اس کا اندازہ یا تو اسکو تھا یا اس کے خدا کو۔۔۔۔۔

کیا ملتا ہے محبت کر کے سوائے رسوائی کے ،ذلت کے اور یہ سب صرف آپ کی اپنی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ آپ کی آنے والی نسلوں کو بھی برباد کر دیتا ہے

محبت تو اس کے والدین نے کی تھی تو کیا ملا خود بھی ساری زندگی بدنامی جھیلی اور وراثت میں اپنی اولاد کے لیے بھی چھوڑ گئے۔۔۔۔

پھر آمنہ اس تلخ یادوں سے بھرے ماضی میں کھونے لگی اب ساری رات نیند نے تو اس سے روٹھی رہنا ہی تھا پر ساتھ ساتھ اسے ماضی کے انگاروں پر بھی چلنا تھا۔۔۔۔۔

میرے ماضی کو اندھیروں میں دبا رہنے دو

میرا ماضی، میری ذلت کے سوا کچھ بھی نہیں !!!

میری امیدوں کا حاصل، میری کاوش کا صلہ

ایک بے نام ازیت کے سوا، کچھ بھی نہیں !!!

☆☆☆☆☆

وشہ۔۔۔۔۔ اسلام وعلیکم !!! کیسی ہو یار تم ؟؟؟ تم آج یونیورسٹی کیوں نہیں آئی تمہیں پتا ہے میں اتنا پریشان ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

وعلیکم اسلام !! سانس تو لے لو لڑکی ایک ساتھ اتنے سوال افففف۔۔

مجھے کیا ہونا ہے بالکل ٹھیک ہوں میں بس یوں ہی میرا آج جانے کو دل نہیں کر رہا تھا اس لئے چھٹی کر لی

وہ تو ٹھیک ہے پر تمہیں بتانا تو چاہیے تھا نا میں نے تمہارا اتنا انتظار بھی کیا۔۔۔۔۔ اب کی بار تانیہ نے خاصا منہ بنا کر کہا ۔۔ بلکہ زین تو کہہ رہا تھا تم نے مجھ سے پارٹی والے دن کا بدلہ لیا ہے اس دن میں نے تمہیں انتظار کروایا آج تم نے مجھے۔۔۔۔

ایک دم زین کا ذکر سن کر تو وشہ نہال ہی ہو گئی۔۔۔

اچھا تو تم نے کیا جواب دیا اسے ؟؟

میں نے اس سے کہا کہ ایسا نہیں ہے کیونکہ میری دوست مجھ سے بدلہ نہیں لیتی ضرور کچھ مسئلہ ہوا ہو گا اس لیے اس نے بنا بتائے چھٹی کر لی۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا یار پھر تو مجھے تم سے تہہ دل سے معافی مانگنی چاہیے کیوں کہ میں نے تمہیں تمہارے کزن کے سامنے غلط ثابت کر دیا۔

ارے نہیں یار ایسی بات نہیں ہے ہم دونوں تو بس مذاق کر رہے تھے تم سناؤ کیسی گزری تمہاری چھٹی۔۔۔۔

ہاں ٹھیک تھی کچھ فائدہ نہیں ہوا ویسے وہی عام سی بورسی روٹین؛؛؛؛؛؛

اسی اثنا میں کرن کمرے میں داخل ہوئیں ''''''''''

اسلام وعلیکم آنٹی! کیسی ہیں آپ؟

وسلام بیٹا میں بالکل ٹھیک تم کیسی ہو،اور کب آئی مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا تمہارے آنے کا؟؟؟؟

جی آنٹی میں بھی بالکل ٹھیک،بس ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی ہے آئی۔

دراصل آج وشہ یونیورسٹی نہیں گئی تھی ناتو میں پریشان ہوگئی اور رہا نہیں گیا اس لئے فوراً سے پوچھنے آگئی کہہ سب ٹھیک تو ہے،،،،،،،

یہ تو بہت اچھا کیا بیٹا تم نے اچھا تم لوگ اب بیٹھو اور باتیں کرو میں تم دونوں کے کھانے کے لیے کچھ لاتی ہوں۔۔۔۔۔

ہاں تو تم کیا بتا رہی تھی وشہ نے کرن کے جانے کے بعد تانیہ سے پوچھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں یار بس ہم دونوں آپس میں مذاق کر رہے تھے وہ مجھ سے کہہ رہا تھا کہ تم دونوں کی تو ایسی دوستی ہے ایک دوسرے کے ساتھ کہ بالکل لیلا مجنوں لگتی ہو ایک دوسرے کے بغیر تو گزارا ہی نہیں بلکہ یہاں آنے کا مشورہ بھی اسی نے مجھے دیا اور پھر خود تمہارے گھر تک چھوڑ کے بھی گیا_،،،،

اور وشہ کے لیے تو یہ احساس ہی بہت تھا کہ اس کی غیر موجودگی میں بھی زین اسکاذکر کرتا ہے چاہے کسی بھی طرح سہی؛؛؛؛؛؛؛

کرن بیگم نے مزیدار چاے کے ساتھ آلو کے کباب بنا کر دیے جسے دونوں نے مل کر کھایا اور تانیہ تو ویسے ہی ان کے سب کھانوں کی دیوانی تھی اور وشہ صدا چاے کی عاشق۔

یہ کیسا نشہ ہے،،،یہ میں کس خمار میں ہوں

ایک کپ چائے پی لی ہے اور دوسرے کے انتظار میں ہوں۔
پھر شام تک وہ دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہی اور شام میں ارحم تانیہ کو اس کے گھر چھوڑ آیا۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

امی آج تو میں بہت تھک گئی ہوں اور بھوک سے بھی پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں جلدی سے کھانا دے دیں۔۔۔۔

امی گھر پر نہیں ہے اور اگر کھانا کھانا ہے تو خود اٹھو اور جا کر کچن سے لے کر کھالو

اوہو آج تو بڑے بڑے لوگ بھی گھر ہی موجود ہیں خیریت یونیورسٹی نہیں گئیں آپ؟

ہاں سب ٹھیک ہے اور میں ویسے بھی چھٹی کر سکتی ہوں اس میں اتنا حیران ہونے والی کوئی بات نہیں ہے اور اب مزید میرا دماغ کھانے کی بجائے کھانا کھالو زیادہ بہتر ہوگا___

ارے یار آپ کیوں ہر وقت مجھ سی اتنی اکھڑی رہتی ہیں کبھی تو پیار سی بات کر لیا کریں،لوگ ہیں کہ مرے جاتے ہیں طوبٰی سے بات کرنے کو اور ایک میری بہن ہے جسے میری کوئی قدر ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کہ میں ان لوگو کی طرح بالکل نہیں ہوں جو بناوٹی چیزوں کو پسند کریں۔۔۔۔

وشہ نے بھی طوبٰی کے میک اپ بھرے چہرے پہ چوٹ کی جس کا طوبٰی پر کوئی اثر تو نہ ہوا ہاں البتہ اسے ایک اور طریقے سے وشہ کو نیچا دکھانے کا موقع مل گیا۔۔۔۔

آپ کیا جانیں،میک اپ آپ کے چہرے کے لیے تھوڑی بنا ہے یہ تو مجھ جیسے حسین چہروں کو مزید حسین اور روشن بنانے کے لیے ہے تو اس معاملے میں میں آپکا درد سمجھ سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔ طوبٰی نے بڑی ہی ادا کے ساتھ وشہ کا دل جلایا تھا جس میں وہ کامیاب بھی رہی تھی_

اور ہمیشہ یہی ہوتا تھا جب بھی وشہ اور طوبیٰ کی کبھی آپس میں بات ہوتی تو اس کے بعد وشہ دو گھنٹے بیٹھ کر روتی رہتی اور اللہ سے شکوے کرتی کہ اسے کیوں نہ اچھی صورت عطا کی جب کہ اس کے ہاتھ میں تو سب ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے پھر کیوں۔۔۔۔۔۔

لیکن شاید وشہ یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ "حسن تو ڈھل جاتا ہے "

اپنی خوبصورتی پہ کیوں کر ناز کرتے ہیں لوگ حالاں کہ یہ تو فنا ہو جانے والی چیز ہے۔

☆☆☆☆☆

بجو یار کدھر گم ہیں آپ اسکول نہیں جانا کیا؟؟؟؟

آہاں کیوں نہیں جانا، جانا ہے۔۔۔ آمنہ اپنی سوچوں سے باہر آئی تو ناشتہ کرنے لگی _

ویسے مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ آپ فاروق بھائی کے بارے میں سوچ رہی تھیں،،،،، سہی کہہ رہی ہوں نا میں۔۔۔

سچ مانو تو ہاں انہی کے بارے میں سوچ رہی تھی آج ہماری ملاقات کو ہوئے تیسرا دن ہے اور انہوں نے دوبارہ کوئی بھی رابطہ نہیں کیا۔۔

مطلب تو صاف ہے نا ان کے پیرنٹس نہیں مانے اور اب انہوں نے اپنے اور میرے راستے جدا کر لیے۔۔۔۔۔ آمنہ نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا

اوہ مائے گاڈ آپی کیا میں واقع سہی سوچ رہی ہوں او اللہ اگر ایسا ہے تو یہ کسی معجزے سے کسی بھی صورت کم نہیں ہے۔

میں بالکل نہیں سمجھ پا رہی کہ تم کیا کہنا چاہ رہی ہو کھل کے کہو پلیز۔

اچھا اب زیادہ بنیں مت، آپ فاروق بھائی کے دور جانے کے خیال نے ہی آپکو اتنا غمگیں کر دیا تو اگر سچ میں ایسا ہو گیا تو۔

نہیں نہیں یہ میں کیا اول فول سوچ رہی ہوں اللہ کرے آپ دونوں ہمیشہ ساتھ رہیں اور کبھی بھی الگ نہ ہوں آمین آمین

مریم سیریسلی یار میں نے ایک چھوٹی سی بات کہی اور تم اسے کہاں سے کہاں لے گئی حد ہے، تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔

یار آپی اب ایسے تو مت کہیں سچ ہی تو کہہ رہی ہوں میں جھوٹ تھوڑی نا بول رہی ہوں آپ کی آنکھیں اس سچ کی گواہ ہیں۔۔۔۔۔۔

بس بہت فضول بولتی ہو تم جلدی سے کھانا ختم کرو تم بھی لیٹ ہو رہی ہو اور میں بھی چلو جلدی کرو ____

آمنہ کو نا جانے کیوں اتنا غصہ آرہا تھا یا شاید مریم کی بات پر اسکا دل بھی گواہی دینا چاہ رہا تھے جسے مریم کے ساتھ ہی ڈانٹ کر وہ چپ کروا رہی تھی

پر دل کہاں خاموش رہتا ہے وہ تو آزاد ہے جب چاہے جس کو دل میں بستا ہے ____

☆☆☆☆☆

فاروق بھئی تم کہاں کھوئے رہتے ہو یہاں ہمارے ساتھ ہونے کے باوجود بھی تم یہاں نہیں ہو ایسا کیوں ہے یار

جابر میرا دل نہیں لگ رہا یار کہیں بھی جب سے میں آمنہ کا ہوا ہوں تب سے میں خود کو کھو چکا ہوں

جابر اپنے اس زندہ دل دوست کو یوں دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا وہ جو سمجھا تھا کہ وہ کچھ وقت اس سے دور رہے گا تو ٹھیک ہو جائے گا لیکن اسے اپنے خیالات غلط ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔۔

کیا یار دیوانوں سی باتیں کر رہا تو،،،

"دیوانوں سی بات نہ کرے تو دیوانہ اور کیا کرے"

ہم آج ہی واپس جا رہے ہیں تم دونوں کو اگر میرے ساتھ چلنا ہے تو چلو ورنہ تم لوگ رک سکتے ہو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔ فاروق اپنی بات کہتے ہی ہوٹل کی جانب بڑھ گیا جب کہ وہ دونوں اس دیوانے کی پشت کو تکتے رہ گئے ___

اپنے روم میں آتے ہی فاروق نے آمنہ کو میسج کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ فاروق اپنی بات سے پیچھے ہٹ گیا ہے۔۔ بات تو یہ سچ ہے کہ فاروق نے یہ تہیہ کیا تھا کہ جب تک وہ اپنے مام ڈیڈ کو راضی نہیں کر لیتا تب تک آمنہ سے رابطہ نہیں کرے گا مگر اب اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کے اور اس خیال کے آنے کے تحت کہ آمنہ کہیں اسے غلط نہ سمجھ بیٹھے اس نے اسے میسج کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔

مگر فاروق یہ نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ اسے میسج کرے تو کیا کرے آخر اسے کچھ یاد آیا تو اس کے چہرے پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی۔

☆☆☆☆☆

آمنہ ابھی کلاس لے کر فارغ ہوئی تو کیفے ٹیریا میں آ کر بیٹھ گئی اور پھر سے خیالوں میں کھو گئی کہ اچانک ہی اس کے فون کی بیل ہوئی تو اس نے دیکھا۔۔۔۔

اگر یہ کہہ دو بغیر میرے نہیں گزارا، تو میں تمہارا

یا اس پہ مبنی کوئی تاثر کوئی اشارہ، تو میں تمہارا

غرور پرور، انا کا مالک، کچھ اس طرح کے ہیں نام میرے

مگر قسم سے جو تم نے ایک نام بھی پکارا، تو میں تمہارا

تم اپنی شرطوں پہ کھیل کھیلو، میں جسے چاہوں لگاؤں بازی

اگر میں جیتا تو تم ہو میرے، اگر میں ہارا تو میں تمہارا

تمہارا عاشق، تمہارا مخلص، تمہارا ساتھی، تمہارا اپنا

رہا نا ان میں سے کوئی دنیا میں جب تمہارا، تو میں تمہارا

تمہارا ہونے کے فیصلے کو میں اپنی قسمت پہ چھوڑتا ہوں

اگر مقدر کا کوئی ٹوٹا کبھی ستارہ، تو میں تمہارا

یہ کس پہ تعویذ کر رہے ہو؟ یہ کس کو پانے کے ہیں وظیفے

تمام چھوڑو بس اک کر لو جو استخارہ، تو میں تمہارا

غزل پڑھتے ہی آمنہ اک خوش گوار حیرت میں مبتلا ہو گئی وہ جو یہ سمجھ رہی تھی کہ اب تک تو فاروق اسے بھول چکا ہو گا اب اسکی طرف سے اتنا محبت بھرا میسج دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئی تھی۔

اور یہ بات وہ خود بھی نہیں جانتی تھی نا جانے کتنی بار اس غزل کو پڑھنے کے بعد آمنہ نے سوچا کہ اسے اپنی ناراضگی کا اظہار کرنا چاہیے تو اس نے بھی اک غزل ٹائپ کی اور فاروق کے نمبر پر سینڈ کر دی (اور آمنہ یہ سب کچھ بالکل لاشعوری طور پہ کر رہی تھی، اپنی حالت اور دل کی کیفیت سے وہ بھی کہاں واقف تھی)

سنو ہم ناراض ہیں تم سے

بہت ناراض ہیں تم سے

بہت مجبور ہو نا تم

بہت مصروف ہو نا تم

ہمیں تو یاد کرنے کا

وقت برباد کرنے کا

تمہیں تو وقت کی کب ہے

ہم کو یاد کرنے کا

نہ تمکو یاد آتے ہیں

تمہیں کتنا ستاتے ہیں

جب ہم دنیا سے جائیں گے

تب ہم سے ملنے آؤ گے

تو ہم بھی تم کو بتائیں گے

کہ بہت مجبور ہیں ہم بھی

ہمیں بھی کام ہیں کتنے

تب ہم آنکھیں نہ کھولیں گے

کبھی تم سے نہ بولیں گے

اور جسے ہی یہ غزل فاروق نے دیکھی تو اسے پہلے پہل تو یقین ہی نہ آیا پھر نہ جانے کتنی بار پڑھنے کے بعد اس نے اس بات پہ یقین کیا کہ وہ غزل اسے آمنہ نے بھیجی تھی ہاں اس کی آمنہ نے۔

فاروق کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس وقت اڑ کر آمنہ کے پاس پہنچ جائے۔۔۔

مطلب وہ بھی مجھے یاد کرتی تھی میرا دل مجھے سہی کہہ رہا تھا۔

تو جیت ہی گیا میں مجھے میرے صبر کا پھل مل ہی گیا____ فاروق کے چہرے سے تو مسکراہٹ جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

اللہ تیرا بہت بہت شکر ہے تو نے مجھے اپنی اس نعمت سے نوازا۔

خدا کا شکر ادا کرتے ہی فاروق نے اپنی پیکنگ شروع کر دی وہ آج ہی شام کی فلائٹ سے واپس پاکستان جا رہا تھا اب آمنہ کے اس ان ڈائریکٹ اظہار نے اسکے اندر ایک نئ روح جو پھونک دی تھی

جہاز میں بیٹھنے سے پہلے فاروق نے اک میسج ٹائپ کیا اور آمنہ کے نمبر پہ سینڈ کر دیا اب وہ سکون میں تھا لیکن کوئی نہیں جانتا تھا اس سکون کی مدت کتنی ہے_____

☆☆☆☆☆

وشہ کھانا کھا کر میرے کمرے میں آنا، مجھے تم سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے آتی ہوں امی_ اپنی ماں کے اس سنجیدہ سے رویہ نے اسے ٹھٹھکنے پہ مجبور کر دیا۔

جی امی آپ بلا رہی تھیں مجھے۔۔۔۔۔۔۔ جلدی جلدی کھانا ختم کرنے کے بعد وشہ کرن کے کمرے میں پہنچی .

ہاں تمہارے اور تانیہ کے مضمون میں خاصا فرق ہے پھر یہ روز روز تم اس کے گھر کس کام کے لیے جاتی ہو . اب ظاہر سی بات ہے پڑھنے تو جا نہیں سکتی وہاں پھر ایسی کیا وجہ ہے ؟؟؟ مجھے سچ سچ بتاؤ کیا معاملہ ہے ؟؟؟

کرن بیگم اپنی بیٹی کے بدلتے تیور بہت وقت سے نوٹ کر رہیں تھی اب نہ پہلے کی طرح وشہ مایوسی بھری باتیں کرتی نہ بات بات پر سب سے الجھتی بلکہ زیادہ اکیلے وقت گزارتی یا پھر تانیہ کے گھر چلی جاتی۔۔۔

پہلے پہل تو کرن یہی سوچتی رہیں کہ یونیورسٹی گئی ہے نئی نئی دوستیں بن رہی ہوں گی اسکی اس لیے مزاج میں تبدیلی آرہی ہے لیکن اب انھیں معاملہ کچھ مختلف لگا تو دوٹوک بات کرنے کا فیصلہ کیا_

اور ویسے بھی آج ساجدہ آئی تھیں (پڑوسن) اپنے بیٹے کے لیے وشہ کا ہاتھ مانگنے تو کرن بیگم نے سوچا آج اس سے بات بھی کرلی جائے اور رشتے کے بارے میں اسکی رائے بھی لے لی جائے

اور وشہ کے تو اپنی ماں کے منہ سی ایسی بات سن کر سہی معنوں میں ہوش اڑے تھے

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں امی کیا معاملہ ہو سکتا ہے بھلا میں تو بس یوں ہی چلی جاتی ہوں اسکی طرف ویسے بھی اب ہماری کلاس اک نہیں ہے نہ تو میرا اس سی باتیں کرنے کو دل کرتا ہے اس لیئے جاتی ہوں اور بھلا کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ وشہ نے خود پر بہت حد تک قابو پا کر جواب دیا۔

اس سارے وقت میں بہت کچھ بدل گیا تھا زین اور وشہ اک دوسرے کے قریب ہوتے گئے اور تانیہ کے گھر ہر آئے دن جانے کی وجہ بھی زین ہی تھا وشہ کبھی فون پہ اس سے لمبی لمبی گفتگو کرتی اور جب وہ ملنے کا کہتا تو تانیہ کے گھر چلی جاتی اس سے ملنے۔

زین اپنے ماموں کے گھر اس لیے رہ رہا تھا کیوں کہ وہ اپنے خاندانی بزنس کو پاکستان میں ہر طرف پھیلانا چاہتا تھا اور کراچی میں تو پہلے ہی بہت وسیع پیمانے پر تھا اب وہ لاہور میں بھی اسکی برانچ کھولنا چاہ رہا تھا اس لیے وہ اپنے ماموں کے گھر (یعنی تانیہ لوگوں کے گھر ہی رہ رہا تھا)

ہاں میں نے تم سے اک اور بات کرنی تھی کرن کو وشہ کی بات پر مکمل طور پہ یقین تو نہ آیا تھا لیکن انہوں نے مزید اس بارے میں بات کرنے کا ارادہ ملتوی کردیا اور ساجدہ کے بیٹے کے رشتے کے بارے میں پوچھنے لگی۔

وہ ساجدہ ہے نا ہماری گلی کی نکر میں جو رہتی ہیں وہ آج آئی تھی تمہارے لیے اپنے بیٹے کا رشتہ لے کر___اور مجھے تو وہ تمہارے لیے بہت مناسب لگا پر میں نے سوچا تمہارے بابا سے بات کرنے سے پہلے میں اک بار تمہاری رائے جان لوں

کیا کیا کہا آپ نے،،،،،،،،___وہ ساجدہ آنٹی کا بدصورت بنکر بیٹا وہ اس کے لیے میرا رشتہ لے کر آئی ہیں ۔۔۔۔۔اور مارے صدمے کے وشہ سے تو بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔۔

انکا تو دماغ خراب تھا جو منہ اٹھایا اور چلی آئی اپنے بیٹے کے لیے مجھے مانگنے اور آپ۔۔۔ آپ نے سن کیسے لیا یہ سب منہ کیوں نہ توڑ دیا ان کا۔ وشہ کو اتنا غصہ آیا ہوا تھا کہ وہ بے ربط جملے بول رہی تھی۔

بس۔۔۔۔۔۔۔ اب اگر تم نے اک اور لفظ بھی بولا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھی تم ۔۔ ہوتی کون ہو تم کسی کے بارے میں ایسی باتیں کرنے والی ہاں بولو کس نے دیا ہے تمہیں یہ حق ۔۔ وہ تمہیں بدصورت نظر آرہا ہے صرف اس لیے کہ اس کے پاس پیسہ نہیں ہے، بڑا گھر نہیں ہے، گاڑی نہیں ہے بولو اس لیے کہہ رہی ہو نا

وشہ تو اپنی امی کو اس لہجے میں بولتے دیکھ کر بہت زیادہ حیران ہوئی تھی کیوں کہ وہ تو بہت میٹھا بولنے والی خاتون تھی

امی میں تو۔۔۔

بس اک لفظ نہیں خاموش ہو جاؤ ۔۔ سمجھتی کیا ہو تم خود کو جو خدا کی بنائی ہوئی مخلوق کو برا بھلا کہہ رہی ہو

ارے خدا نے تو خود قرآن میں کہا ہے کہ اس نے ہر چیز کو خوبصورت بنایا ہے۔۔۔۔۔

پھر تم کیسے اس کی بنائی ہوئی چیز میں سے خامیاں نکال رہی ہو_

آپ کو کیا ہو گیا ہے امی پہلے تو آپ نے کبھی اس طرح سے بات نہیں کی اب کیا ہو گیا ہے

اور ویسے بھی آپ نے مجھ سے میری رائے مانگی تھی تو میں نے آپ کو بتا دیا کہ میں اس سے شادی نہیں کروں گی بات ختم

اچھا اس سے نہیں کرو گی تو اور کس سے کرو گی یہ بھی بتا دو مجھے؟؟ کرن بیگم نے تلخ لہجے میں کہا۔۔۔

امی میں آپ سے پہلے بھی کہہ چکی ہوں ایسی کوئی بات نہیں ہے خدارا اک ہی بات بار بار مت دہرائیں، وشہ انکا اشارہ خوب سمجھ چکی تھی

تو پھر ٹھیک ہے آج کے بعد تم تانیہ کے گھر نہیں جاؤ گی اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔۔۔ کرن بیگم نے حتمی انداز میں کہا

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں آپ مجھے گھر میں قید کر کے رکھیں گی کیا؟؟

قید نہیں تم یونیورسٹی جاؤ گی ہاں لیکن تانیہ کی طرف بالکل نہیں جاؤ گی۔

بس کر دیں امی کیا ہو گیا ہے آپکو وہ بھی اس شخص کی وجہ سے جسے آپ اور میں جانتی بھی نہیں ہیں اس کے لیے مجھے کتنا سنایا ہے اور اب فضول سی بات پہ بحث۔۔۔۔۔۔

تم جو بھی کہو لیکن میرا فیصلہ تمہیں ماننا ہی پڑے گا ورنہ میں تمہارے بابا سے اس معاملے پہ بات کروں گی___اپنی بات کرتے ہی کرن کمرے سے نکل گئی اور وشہ پیچھے حیران پریشان بیٹھی رہی۔۔۔

مجھے زین سے بات کرنی ہو گی کہ وہ اپنے پیرنٹس سے میرے اور اپنے رشتے کے بارے میں کہے.

آج تو میں نے امی کو ٹال دیا لیکن اگر انکا شک یقین میں بدل گیا تو وہ سب کچھ بابا کو بتا دیں گی اس سے پہلے مجھے کچھ کرنا ہو گا. وشہ نے چھت پہ آکر زین کو کال کی جو فوراََ ہی اٹھا لی گئی۔

زہے نصیب آج آپکو ہمارا خیال کہاں سے آگیا۔۔

زین میری بات غور سے سنو تم آج ہی اپنی فیملی سے میرے بارے میں بات کرو۔ مجھے لگتا ہے امی کو شک ہو گیا ہے اور ہمارے پڑوس سے میرے لیے ایک رشتہ بھی آیا ہے آج امی نے مجھے بتایا ہے اور تو اور انھیں اس رشتے سے کوئی اعترض بھی نہیں ہے۔ تم پلیز کچھ کرو اور جتنا جلدی ہو سکتا ہے کرو۔۔۔

وشہ تم پریشان مت ہو میں کچھ کرتا ہوں۔ زین نے کہتے ہی فون بند کر دیا۔

یہ کس سے بات کر رہی ہیں آپ ؟؟؟ طوبٰی کے یوں اچانک آکر بولنے سے وشہ ڈر گئی اور موبائل بھی اس کے ہاتھ سے گر گیا۔۔۔

ارے ارے آپ تو ایسے ڈر گئی جیسے میں نے آپ کی کوئی چوری پکڑ لی ہے۔۔

طوبٰی نے اس کے ڈرنے پہ چوٹ کرتے ہوئے کہا

بکواس بند رکھو تم اپنی اور اپنے کام سے کام رکھا کرو۔ بلاوجہ دوسروں کے معملات میں ٹانگ مت اڑایا کرو سمجھی۔۔۔

مممم اگر تو میں آپ کو نہ جانتی ہوتی یا پھر آپ کی اس صورت کو نہ جانتی ہوتی۔ تو یقیناً آپکا اس طرح ڈرنا اس بات کی گواہی تھا کہ آپ کسی لڑکے سے بات کر رہیں تھی پر میں یہ بلکل نہیں کہوں گی۔ کیوں کہ میں جانتی ہوں کوئی اندھا نہیں ہو گا جو آپ کے ساتھ اپنا وقت برباد کرے گا۔۔۔

طوبٰی خاصے دل جلانے والے لہجے میں بولتی ہوئی نیچے چلی گئی اور پیچھے وشہ بے آواز رونے لگی پھر اک دم سے ہی اپنے آنسو صاف کئے اور اگلا پلان تیار کرنے لگی کہ کیسے وہ زین سے شادی کرے گی اور طوبٰی کو منہ کے بل گرائے گی۔۔۔۔۔

آمنہ اپنا فون کھولے فاروق کا آخری میسج پڑھ رہی تھی وہ اب واپس آجائے گا اور میں مزید اسکا امتحان نہیں لوں گی میں اسے بتادوں گی کہ اسکی محبت جیت گئی، وہ جیت گیا

آمنہ میسج پڑھ رہی تھی اور مسلسل مسکرا رہی تھی جب ہی اسکی نظر مریم پر پڑی جو بڑے غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟ آمنہ نے بوکھلا کر جواب دیا

دیکھ رہی ہوں کہ محبت کے رنگ بھی کتنے نرالے ہوتے ہیں جب سے آپکو محبت ہوئی ہے آپ کے چہرے کی رونق تو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔۔۔ مریم نے اک گہری مسکراہٹ کے ساتھ کہا

بلکہ میں تو سوچ رہی ہوں جب فاروق بھائی آپ کو دیکھیں گے اس نئے روپ میں تو ان کا کیا حال ہو گا ۔۔۔۔۔ کہیں مر ہی نا جائیں وہ تو۔۔۔

اللّٰہ نہ کرے کیسی باتیں کر رہی ہو مریم اللہ انکو لمبی زندگی دے۔۔۔۔ آمنہ نے تڑپ کر کہا

او سو سویٹ آپی میں بس مذاق کر رہی تھی۔۔۔ میری بھی تہہ دل سے یہی دعا ہے کے اللّٰہ انھیں لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔۔۔۔۔

اچھا میں تو چلی کچھ دیر ٹی وی دیکھنے آپ پھر سے کھو جائیں اپنے خوابوں کے شہزادے کے ساتھ ۔۔۔۔۔ مریم نے آنکھ دبا کر کہا اور ٹی وی لاؤنج کی طرف چلی گئی

آمنہ نے پھر سے فاروق کی بھیجی ہوئی غزل کھولی اور پڑھنے لگی۔ پر نا جانے اسکا دل اتنا کیوں گھبرا رہا تھا جیسے کوئی انہونی ہونے والی ہو اس سے اللہ سے دعا کی کہ وہ فاروق کی حفاظت کرے اور موبائل بند کر کے مریم کے پاس جانے ہی لگی تھی کہ مریم کے چلانے کی آواز آئی۔۔۔۔۔۔

بجو یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔

تو آپ کو بتاتے چلیں کہ امریکا سے آنے والا یہ طیارہ (جس نے تقریباً اک گھنٹے بعد لینڈ کرنا تھا)، انجن میں خرابی کے باعث تباہ ہو گیا اور اس میں بیٹھے ہوئے تمام مسافر موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ آیئے بات کرتے ہیں عبّاس صاحب سے جو ہمیں اس حادثے کے بارے میں تفصیلاً آگاہ کریں گے۔

جی عباس صاحب۔۔۔۔

تو میں آپ کو بتاتا چلوں کہ یہ طیارہ جو امریکا سے آ رہا تھا جس میں زیادہ تر پاکستانی ہی موجود تھے، انجن میں خرابی کے باعث تباہ ہو گیا اور سارے مسافر ہی ہلاک ہو گئے۔ اب ہم بات کرنے والے ہیں ایک مشہور ہستی کے بارے میں جو کہ پاکستان کے جانے مانے بزنس مین ہیں شاہد احمد، جن کے بیٹے فاروق شاہد اپنے عزیز دوستوں کے ساتھ امریکا کی سیر کرنے گئے تھے اور اب ہمیشہ کے لیے اس دنیا سے رخصت فرما گئے۔

جی شاہد صاحب آپ اس موقع پر کیا کہنا چاہیں گے فاروق غالباً آپ کے اکلوتے بیٹے تھے اور اس حادثے میں آپ نے انکو کھو دیا۔

میرے پاس کہنے کو کچھ نہیں ہے میں نے آج اپنی زندگی بھر کی کمائی کھو دی۔۔۔۔

اور یہ کہتے ہی وہ پریس والوں کو پیچھے کرتے اپنی گاڑی کی طرف چلے گئے۔

جی تو آپ نے دیکھا شاہد صاحب اک ایسی ہستی تھے جن کے چہرے پر بلا کا اعتماد ہر اک کو نظر آتا تھا جن کی شخصیت میں ایسا رعب دبدبا تھا جو ہر اک کو ٹھٹھکنے پہ مجبور کر دیتا تھا آج وہی شخص اک ہارے ہوئے لگ رہے تھے کیوں کہ انہوں نے اپنا عزیز جان بیٹا کھو دیا تھا۔

ہم سب کی دعا ہے کہ ان سمیت وہ سب والدین جنہوں نے اپنے پیاروں کو کھو دیا اللہ انکو صبر و جمیل عطا فرمائے اور تمام شہدا کو جنت میں اعلی مقام عطا فرمائے آمین۔۔۔

مریم نے اٹھ کر ٹی وی بند کر دیا کیوں کہ وہ مزید سننے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔

اس نے رخ موڑ کر اپنی بہن کو دیکھا جس کا رنگ سفید پڑ گیا تھا جو بامشکل دیوار کے سہارے کھڑی تھی اور ایسا لگ رہا تھا کہ کسی بھی وقت گر جائے گی۔ مریم لپک کر آمنہ تک پہنچی اور اسے سہارا دیا لیکن آمنہ تب تک ہوش حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی

بجو۔۔۔۔بجو اٹھیں نا کیا ہو گیا ہے آپکو بجو پلیز اٹھ جائیں ایسے تو نہ کریں نا میرے ساتھ آپ۔۔۔

☆☆☆☆☆

بجو شکر ہے آپ کو ہوش تو آیا۔ پتا ہے میں کتنا پریشان ہو گئی تھی آئندہ میرے ساتھ ایسا کبھی مت کرنا آپ ۔پلیز جلدی سے ٹھیک ہوں جائیں میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر،نہ ہی میں آپ کو اس حالت میں دیکھ سکتی ہوں۔

مریم وہ چلا گیا وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ کیوں کیا اس نے ایسا وہ تو کہتا تھا اسے مجھ سے محبت ہے پھر کیوں کیا اس نے میرے ساتھ ایسا آخر کیوں۔۔۔۔آمنہ نے مریم کی باتوں کو یکسر نظر انداز کر دیا تھا اور بے بسی سے بولتی جا رہی تھی۔۔۔۔

بس بجو اور نہیں، بھول جائیں کہ فاروق نام کا کوئی بھی انسان آپ کی زندگی میں تھا۔ ہمارا اس دنیا میں کوئی بھی نہیں ہے۔اب آپ بھول جائیں خدارا سب بھول جایں۔۔۔مریم نے روتے ہوئے کہا

کیسے ؟کیسے بھول جاؤں ؟مجھے بتاؤ!!ابھی تو میں نے محبت کے صحرا میں قدم رکھا تھا اور اس نے مجھے ریت میں دفن کر دیا،میرے ارمانوں کو مٹی کر دیا!!کیوں۔۔۔؟

مریم نے آج تک اپنی بہن کو اس طرح ٹوٹا بکھرا نہیں دیکھا تھا وہ جو دو دن پہلے اس کے چہرے پہ آئے محبت کے رنگ دیکھ کر خوش ہو رہی تھی آج اسی چہرے پہ ویرانی دیکھ کر اسکا دل ڈوب رہا تھا۔

مریم اسے کہونا واپس آجائے،وہ کہتا تھا کہ اک دن مجھے اس سے محبت ہو جائے گی اس سے کہونا کہ وہ دن آچکا ہے مجھے اس سے بے حد محبت ہے اسے بولو اک بار واپس آجائے۔ صرف اک بار میں اس کے روبرو بیٹھ کر اس سے اظہار کرنا چاہتی ہوں،اس سے کہونا۔۔۔۔۔۔

محبت توڑ دیتی ہے

محبت نچوڑ دیتی ہے

پہلے بناتی ہے اپنا یہ

مرشد پھر بیچ راستے میں

چھوڑ دیتی ہے

بجو ایسا نہ کریں آپ کی طبیعت پھر سے خراب ہو جائے گی، اپنا نہیں تو میرا ہی خیال کر لیں کچھ۔۔۔ یہ کہتے ہی مریم اپنی بہن کو گلے لگا کر اس کے بال سہلانے لگی جس سے وہ جلد ہی پھر سے نیند کی وادیوں میں ڈوب گئی۔

مریم نے سوچا کہ ابھی آمنہ کا سونا ہی بہتر ہے ورنہ اس کی حالت مزید خراب بھی ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ کمفرٹر صیح کرتے کمرے سے باہر نکل گئی اور وضو کر کے نماز پڑھنے لگی۔

نماز پڑھنے کے بعد اس نے اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے اور آمنہ کے لیے دعا کرنے لگی

اے میرے اللہ تو سب جانتا ہے حتی کہ وہ بھی جو ہم زبان سے نہیں بولتے بلکہ اپنے دل میں رکھتے ہیں میرے بہن کو صبر دے سب سہنے کی، کیوں کہ میں جانتی ہوں ہر کام میں آپ کی بہتری ہوتی ہے اور اس میں میں آپ کی کچھ بہتری ہی ہو گی لیکن ہم تیری مخلوق تیری مصلحت کہاں سمجھتے ہیں یااللہ میں جانتی ہوں تو اگر بہتر لیتا ہے تو بہترین سے نوازتا بھی ہے، تو نے میری آپی کے لیے بھی کچھ بہترین ہی سوچا ہو گا بس انھیں صبر دے دیں آمین

اور وہ دعائیں تو کبھی بھی رد نہیں کرتا، ہاں اپنے پاس سنبھال کے رکھ لیتا ہے اور پھر وہاں وہاں سے دیتا ہے جہاں سے ہم نے کبھی گمان بھی نہیں کیا ہوتا۔

وہ ہم سب کا رب ہے جو کسی کی بھی پکار کو رد نہیں کرتا، ہمیشہ صیح وقت آنے پر وہ ان دعاوں پر کن فرما دیتا ہے ۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

وشہ بیٹے آپ کی امی نے آپکو پہلے ہی ساجدہ بہن کے بیٹے کے رشتے کا بتادیا ہو گا۔

میں اپنے فرض سے فارغ ہونا چاہتا ہوں اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ کی پڑھائی مکمل ہوتے ہی میں آپ کو بیاہ دوں۔

مہر (ساجدہ کا بیٹا) کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟؟؟

وشہ نے جو کچھ اپنی ماں سے کہا تھا وہ باپ کے سامنے تو کہہ نہیں سکتی تھی اس لیے اس نے سوچا کہ کچھ وقت مانگ لے۔

بابا مجھے کچھ ٹائم دے دیں سوچنے کے لیے اس کے بعد میں آپ کو جواب دے دوں گی۔

ٹھیک ہے میرا بیٹا پر ذرا جلدی بتانا ہو گا آپکو، کیونکہ ہمیں انکو بھی جواب دینا ہے۔

جمشید صاحب نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا اور باہر کی طرف چلے گئے۔

اور وشہ نے اپنی ماں کی طرف دیکھا جو بالکل بے نیاز بیٹھی تھی جیسے انھیں علم ہی نہ ہو کہ یہاں کیا ہوا ہے وہ اگنور کرتی باہر نکل گئی کیوں کہ اسے اب پھر زین سے بات کرنا تھی۔

وشہ چھت پہ چلی گئی کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ طوبیٰ اور ارحم ٹیوشن گئے ہوئے ہیں، بابا باہر نکل گئے اور امی اپنے کاموں میں مصروف ہو چکی ہیں اس لیے وہ اوپر آ گئی۔

آتے ہی زین کو فون کیا لیکن دوسری طرف سے جواب ندارد، بار بار کال کرنے پر بھی جب نہ اٹھایا گیا تو اس نے تانیہ کے گھر جانے کا فیصلہ کیا۔

امی میں گھر پر بور ہو رہی ہوں کچھ دیر کے لیے تانیہ کی طرف چلی جاؤں۔نیچے آتے ہی اس نے کرن بیگم (جو کچن میں کام کر رہیں تھی) سے نہایت ہی مسکین شکل بنا کر پوچھا۔

کیا مطلب ہے اس بات کا اگر تم بور ہو گی تو بنا مطلب کسی کے بھی گھر چلی جاؤ گی۔

کسی کے گھر تھوڑی جا رہی ہوں اپنی اکلوتی دوست کے گھر جا رہی ہوں جانے دیں نا۔۔۔۔

بالکل بھی نہیں، جا کر ٹی وی دیکھ لو۔ ویسے بھی گھر کوئی نہیں ہے جو تمہیں چھوڑ کر آئے۔

امی پہلے بھی تو میں اکیلی جاتی تھی اب کونسی مصیبت پڑ گئی ہے جو میں اکیلی نہیں جا سکتی۔ وشہ نے چڑ کر کہا

کرن نے بھی سوچا کے جوان بیٹی ہے یوں زیادہ روک ٹوک سے کہیں باغی ہی نہ ہو جائے۔
اس لیے اسے اجازت دے دی لیکن ساتھ ہی وقت پہ واپس آنے کی بھی تاکید بھی کی۔۔۔۔۔۔

خزاں کی وہ شام
ہجر کا وہ دور
آنسوں سے دوستی
مسکرانے کا وہ شوق
کبھی قدم رکھنا دہلیز پہ
بہار لانا زندگی میں
کہ تھک چکا اس ہجر سے
تیرے وصل سے
تیری قربت سے
مسکراؤں گا میں جی بھر کر
آنسوؤں کو بھی نہ چھوڑوں گا
ان سے بھی منہ نہ موڑوں گا
لیکن جی اٹھوں گا
لمحہ بھر کو
آخر مقدر میں تو
پھر ہجر کی شام ہی ہے

☆☆☆☆☆

ارے وشہ تم۔۔۔۔؟
جی آنٹی کیسی ہیں آپ وہ میں تانیہ سے ملنے آئی تھی۔

ہاں بیٹا میں ٹھیک ہوں لیکن تانیہ تو گھر نہیں ہے وہ آج اپنی ایک کلاس میٹ کی طرف گئی ہے۔

اچھا تو کیا زین بھی نہیں ہے؟؟

سیما (تانیہ کی امی) جانتی تھی کہ وشہ کی اور زین کی بھی اچھی دوستی ہو گئی ہے اس لیئے انھیں یوں اسکا پوچھنا عجیب نہیں لگا ویسے بھی وہ بہت سیدھی سادی خاتون تھی جنہیں ان چکروں کے بارے میں کچھ علم نہ تھا۔

ہاں وہ تو کچھ دیر پہلے ہی گھر آیا ہے اور اب اپنے کمرے میں آرام کر رہا ہے تم تانیہ کے کمرے میں بیٹھ جاؤ میں اسے تمہارے آنے کا بتاتی ہوں۔۔ یہ کہتے ہی سیما زین کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں جب کہ وشہ تانیہ کے

۔

ہائے تم اس ٹائم یہاں خیریت تو ہے؟ زین نے تانیہ کے کمرے میں آتے ہی وشہ سے استفسار کیا۔۔۔

فون کہاں ہے تمہارا؟ وشہ نے کڑے تیوروں کے ساتھ پوچھا۔

وہ یار چارجنگ نہیں ہے شاید اسکی ابھی تو گھر لوٹا تھا میں اتنا تھک گیا کہ موبائل دیکھنے کا ٹائم ہی نہیں ملا۔

کیوں کیا ہوا تم مجھے کال کر رہی تھی کیا؟ نہایت ہی معصومانہ انداز میں پوچھا گیا۔

صدقے جاؤں، قربان جاؤں میں تمہاری اس سادگی کے، حد ہے لاپرواہی کی، میں کس قدر مصیبت میں پھنس چکی ہوں اور تم یہاں مزے سے سو رہے تھے۔

خیر مزے سے تو نہیں سو رہا، ہاں البتہ سو ضرور رہا تھا جو تم سے بالکل بھی برداشت نہیں ہوا۔ زین نے منہ بنا کر کہا۔

اور یوں بے خوابی کی سے کیفیت، سرخ آنکھیں اور بکھرے بال،،، اتنے رف حلیے میں بھی وہ سیدھا وشہ کے دل میں اتر رہا تھا، بلکہ وشہ کیا وہ کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل ہو سکتا تھا۔

مجھے معاف کر دو تمہاری نیند میں خلل ڈالا میں نے لیکن میرے پاس کوئی اور راستہ بھی نہیں تھا۔

اتنی دیر میں زین بھی بیڈ پر وشہ سے کچھ فاصلے پہ بیٹھ چکا تھا۔

اب کیا مسئلہ ہو گیا ہے تمہارے ساتھ؟ اس نے بیزاری سے پوچھا۔

وہ جو میں نے تمہیں اپنے گھر کے پاس والی آنٹی کے بارے میں بتایا تھا جو اپنے بیٹے کا رشتہ لائی تھیں میرے لیے۔اس کے بارے میں امی نے بابا کو بھی بتادیا ہے اور وہ لوگ جلد از جلد اپنا جواب چاہتے ہیں اس لیے بابا نے مجھ سے اس بارے میں بات کی تو میں نے ان سے کچھ وقت مانگ لیا اب تم بتاؤ میں کیا کروں۔۔ وشہ نے سارے کہانی زین کو بتادی اور اب اس کے جواب کی منتظر تھی

یار وشہ سیریسلی تم نے اس فضول بات کے لیے میری نیند خراب کی۔

تمہیں یہ بات فضول لگ رہی ہے زین میری زندگی کا سوال ہے یہ۔ بابا میری پڑھائی مکمل ہوتے ہی میری شادی کرنا چاہتے ہیں اور دو مہینوں بعد میری ڈگری پوری ہو جائے گی اور تم اسے فضول سی بات کہہ رہے ہو۔مجھے تم سے اس قسم کے رویے کی توقع ہر گز نہیں تھی۔وشہ نے ناراض ہو کر کہا

زین نے اک نظر اسے دیکھا اور پھر تھوڑا آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ تھام لیے۔وشہ دیکھو میں نے تم سے کہا تھا کہ میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔ پہلے مجھے اپنا بزنس میں نام بنانا ہے اس کے بعد شادی کرنی ہے اور ویسے بھی ابھی کچھ مہینوں میں میری بڑی بہن کی شادی ہے ایسے میں میں مام کو کیسے اپنی شادی کے بارے میں کہہ سکتا ہوں۔ تم خود بتاؤ میں انھیں پریشان کر دوں کیا ایسے اچانک اپنا فیصلہ سنا کر۔۔۔

میں ابھی شادی کی بات نہیں کر رہی زین لیکن تمہاری امی آئیں گی رشتے کی بات کریں گی اور ایک چھوٹی سی منگنی کی رسم بھی کر دیں گیں،تو کم از کم میرے ماں باپ کو تسلی تو ہو جائے گی نا میری طرف سے۔۔۔۔

سوری یار میں آپی کی شادی سے پہلے تو کسی بھی صورت امی سے بات نہیں کر سکتا۔۔زین نے حتمی انداز میں کہا جس پر وشہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئی

پھر کچھ سوچنے کے بعد بولی۔اچھا ٹھیک ہے تم اپنی موم سی بات شادی کے بعد کر لینا لیکن تم خود تو میرے گھر آسکتے ہو نا۔

میں تمہارے گھر؟ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نا وشہ ؟؟ زین نے اس کے سر پہ چت لگاتے ہوئے کہا۔

ہاں میرا دماغ بالکل ٹھیک ہے، میں نے امی کو کچھ کچھ بتادیا ہے تمہارے بارے میں یا یہ کہنا زیادہ صحیح رہے گا کہ انھیں شک ہو گیا ہے اس لیے اب تم ان سے مل لو اگر تم انھیں پسند آ گئے تو وہ خود ہی بابا سے تمہارے بارے میں بھی بات کرلیں گے پھر تم جب بھی اپنی موم کو لے کر آنا چاہو آ جانا ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا
ہممممم ٹھیک ہے میں اس بارے میں سوچوں گا لیکن ابھی مجھے بہت نیند آرہی ہے سو میں تو چلا اپنے کمرے میں بائے بائے

یہ کہتے ہی وہ واپس اوپر والے پورشن میں چلا گیا جہاں اس کا کمرہ تھا۔اور وشہ پیچھے منہ بسورنے لگی

بہت ہی روڈ ہے ویسے زین مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر خود سونے چلا گیا ہنہ

آنٹی ٹھیک ہے پھر تانیہ تو پتہ نہیں کب آئے میں پھر کبھی مل لوں گی اس سے ابھی میں چلتی ہوں۔

اچھا بیٹا ٹھیک ہے دھیان سے جانا اور اپنی امی کو میرا اسلام کہنا۔

اوکے آنٹی خداحافظ !

یہ کہتے ہی تانیہ کے گھر سے نکل گئی اور اپنے گھر کی طرف بڑھ گئی، اب وہ کچھ مطمئن تھی لیکن آنے والی قیامت سے یکسر بے خبر بھی۔۔۔

تانیہ کے گھر سے آرہی ہیں کیا؟ وشہ کے گھر آتے ہی طوبیٰ نے اس سے پوچھا۔

جہاں سے بھی آؤں تم سے مطلب ہنہ۔

اور وہی جواب آیا جس کی طوبیٰ توقع کررہی تھی، ویسے آپی میں سوچ رہی ہوں کہ آپ کی شادی پہ کیا پہنوں ؟ بڑی معصومیت سے پوچھا گیا تھا۔ویسے مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ اتنی جلدی مان جائیں گیں۔

مطلب یہ تو مجھے پتہ تھا کہ کوئی شہزادہ تو آنے سے رہا آپ کے لیے لیکن پھر بھی وہ مہر۔۔۔۔۔۔۔مجھے آپ سے ہمدردی ہو رہی ہے لیکن سوری میں آپ کے لیے کچھ کر نہیں سکتی۔۔۔۔ ایک دل جلانے والی مسکراہٹ وشہ کی طرف اچھالتے ہوئے چلی گئی۔

میری پیاری بہن اب کی بار تم مجھ سے نہیں جیت پاؤ گی، آے گا تو شہزادہ ہی، وہ تصور میں زین کو دیکھتے ہوئے مسکرادی وہ یہ سمجھ رہی تھی بازی مارلے گی اب کی بار ۔ پر دور کہیں تقدیر اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی جس کی خبر کسی کو بھی نہیں تھی۔ کل وشہ کا یونیورسٹی میں ٹیسٹ تھا زین سے بات کر کہ وہ اب سکون سے اپنا ٹیسٹ یاد کرنے میں مصروف ہو گئی۔

وشہ اٹھو یہاں سے اور میرے ساتھ کچن میں چلو میں آج سے تمہیں کھانا بنانا سکھاؤں گی۔

کیا میں کھانا بناؤں ؟ پر وہ کیوں امی پہلے بھی تو آپ ہی بناتی ہیں اب بھی بنالیں نا۔ ویسے بھی میرا ٹیسٹ ہے جو مجھے ابھی یاد کرنا ہے۔۔۔۔

میں کچھ نہیں سنوں گی کل کو اگلے گھر جاؤ گی تو کیا وہاں بھی یہی کہو گی ہاں۔۔۔۔۔اٹھو فوراََ سے اور چلو میرے ساتھ۔

انکی اس بات پر وشہ نے سوچا کہ زین کے گھر تو ملازموں کی فوج گھومے گی اس کے ارد گرد تو اسے کیا پڑی تھی یہ سب سیکھنے کی، لیکن وہ کم از کم اس وقت امی کی ناراضگی مول نہیں لے سکتی تھی کیوں کہ اسے اپنے خوابوں کو پورا کرنے کے لیے انکی بھی اشد ضرورت تھی اس لیے بد دلی سے اٹھ کر کچن کی طرف چلی گئی

☆☆☆☆☆

آج پھر پورے ایک دن بعد آمنہ ہوش میں آئی تھی اور مریم اسے آنکھیں کھولتا دیکھ کر اس کی طرف بڑھ گئی۔

بجو آپ اب کیسا محسوس کر رہی ہیں، آمنہ نے اپنی چھوٹی بہن کو دیکھا جس کے حسین چہرے پہ اس کے لیے پریشانی رقم تھی اور وہ پہلے سے بہت زیادہ کمزور بھی لگ رہی تھی۔ بلکل ایک مرجھایا ہوا پھول۔

مجھے معاف کردو میری جان میری وجہ سے تمہیں کتنی تکلیف اٹھانی پڑی۔

اس نے مریم کا ہاتھ پکڑ کر اس سے کہا۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ، ہمیشہ آپ نے میرا خیال رکھا کچھ دن میں نے رکھ لیا تو کونسا بڑا کام کر دیا ہے جو آپ ایسے بول رہی ہیں ویسے بھی یہ میرا فرض تھا، مریم نے مسکرا کر جواب دیا۔

اب میں بالکل ٹھیک ہوں میری گڑیا،اب تم مزید کام نہیں کرو گی دیکھو کیسے چہرہ اتر گیا ہے تمہارا، آمنہ نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا

ایک منٹ کہاں جارہی ہیں آپ یہاں بیٹھی رہیں ابھی، مرہم نے اسکاارادہ بھانپ کر دوبارہ سے اسے بیڈ پہ بیٹھایا۔ میں نے یہ تو نہیں کہا ابھی اٹھیں اور شروع ہو جائیں چپ کر کے لیٹ جائیں ویسے بھی اس دنیا کی سب سے خوش نصیب لڑکی ہیں آپ جس کے لیے مریم نے خود کھانا بنایا ہے اس نے اترا کر کہا جس پر آمنہ محض مسکرا کر رہ گئی۔

اچھا ٹھیک ہے دادی اماں نہیں اٹھتی میں پر مجھے کھانے کو تو کچھ دے دو قسم سے بہت بھوک لگ رہی ہے۔ مسکینوں کی طرح کہا جس پر مریم ہنستے ہوئے کچن میں چلی گئی اور آمنہ پیچھے سوچوں میں گم ہو گئی۔

یااللہ کیا میں اتنی گناہگار ہوں کہ تو نے مجھ سے میری اتنی بڑی خوشی لے لی۔ میں جانتی ہوں وہ تیری امانت تھا سو تو نے اسے واپس لے لیا لیکن ابھی تو میری محبت کا آغاز ہوا ابھی اختتام کر دیا کیوں میرے اللہ۔۔۔۔ مجھے تو ابھی اس کے ساتھ بڑی لمبی مسافتیں طہ کرنا تھی۔

اگر اسے میرا ہونا ہی نہیں تھا تو وہ مجھے ملا ہی کیوں۔ تو تو سب جانتا ہے نا میرے خدایا تو دل کے حالوں سے خوب واقف ہے پھر کیوں مجھے اس راہ پہ چلایا جس کی کوئی منزل ہی نہیں ہے کیوں اللہ کیوں۔۔۔۔ آمنہ روتے ہوئے اپنے خدا سے سوال کر رہی تھی

ملے ہی کیوں تھے، جب بچھڑنا ہی تھا

ان سانسوں کو بھی آخر اکھڑنا ہی تھا

جتنا بھی مرتے روز روز

ہمیں پھر بھی جینا ہی تھا

جی بھی آخر کتنا لیتے، ایک دن تو مرنا ہی تھا

بس ایک موقع دے اے خدا اس سے پوچھنا ہے مجھے

ملے ہی کیوں تھے جب بچھڑنا ہی تھا

☆☆☆☆☆

امی مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے، وشہ نے سوچا بغیر کسی بھی لگی لپٹی کے بات کرنا ہی صیح رہے گا تو آج ہمت کر کے اپنی ماں سے سب کہنے کا فیصلہ کیا۔

ہاں بولو۔

امی میں مہر سے شادی نہیں کر سکتی، کیوں کہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں۔ نہایت ہی صاف الفاظ میں سب بتا دیا گیا

اور کرن بیگم کا تو وہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔ وہ اپنی بیٹی کے منہ سے ایسی بات سن کر تو کچھ کہنے کے قابل ہی نہ رہیں تھیں وہ جسے اپنا وہم سمجھ رہی تھی، وہ ایک حقیقت تھا۔

یہ تم کیا بول رہی ہو کچھ اندازہ بھی ہے تمہیں۔ کرن نے اپنے غصے اور حیرانی پر قابو پاتے ہوئے کہا

جی امی جانتی ہوں اور یہی سچ ہے، میں بس صیح وقت کا انتظار کر رہی تھی آج مجھے لگا کہ آپکو سب بتا دینا چاہئے اس لیے میں نے بتا دیا۔ سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

کون ہے وہ اور کیسے جانتی ہو اسے۔ کرن بیگم کو اندازہ تو تھا ہی کہ وہ کون ہو سکتا ہے لیکن پھر بھی ایک بار پوچھنا چاہا

وہ میں نے آپکو تانیہ کے کزن کے بارے میں بتایا تھا نا جو باہر سے پڑھ کر آیا ہے، زین نام ہے اسکا۔

کیا وہ بھی، کرن سے بات بھی مکمل نا ہو پائی تھی لیکن وشہ انکی آدھی بات کا مفہوم سمجھ چکی تھی۔

جی امی وہ بھی مجھے پسند کرتا ہے، اسکی بڑی بہن کی شادی ہے جس کی وجہ سے وہ ابھی اپنے موم ڈیڈ کو لے کر نہیں سکتا لیکن وہ خود آئے گا اک دو دن میں آپ سے ملنے اور شادی کے بعد اپنے پیرنٹس کے ساتھ۔۔۔۔۔۔

مجھے امید ہے امی اس سے ملنے کے بعد آپ میرے اس فیصلے پر خوش ہوں گی کیوں کہ وہ ایک اچھا لڑکا ہے اور اس کے پاس وہ سب کچھ ہے جو ہر لڑکی خواہش کرتی ہے اور مجھے نہیں لگتا آپ اور بابا میرے ساتھ کسی بھی قسم کی زبردستی کی کوشش کریں گے، باقی کی سب باتیں اس کے آنے پر ہوں گی۔

وہ اپنی بات مکمل کرتے ہی اٹھ گئی اور کرن پیچھے گم صم سی بیٹھی رہیں۔

وشہ کی باتوں نے یہ تو انھیں اچھے سے سمجھا دیا تھا کہ وہ وہی کرے گی جو اسکا دل چاہے گا لیکن اب وہ یہ سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہیں رہی تھیں کہ اس بات کو سننے کے بعد جمشید صاحب کا ردعمل کیا ہو گا۔

☆☆☆☆☆

زین آج تم آ رہے ہو نا؟؟ دیکھو انکار مت کرنا تم روز ہی مجھے ٹال دیتے ہو آج میں تمہاری ایک نہیں سنوں گی تم آؤ گے اور بس۔۔۔۔

وشہ نے آج یونیورسٹی سے چھٹی کی ہوئی تھی تو اس نے سوچا کہ آج زین کو بلا لے تاکہ وہ امی سے مل لے پھر اس کی ٹینشن بھی ختم ہو جائے گی۔۔۔۔ تو وہ بھی سکون سے اپنے فائنل پیپروں کی تیاری کرے گی۔

اچھا ٹھیک ہے میں آج آنے کی کوشش کرتا ہوں۔ زین نے عاجز آ کر کہا کیوں کہ وہ روز روز کی اس مصیبت سے تھک چکا تھا، تو سوچا آج فیصلہ ہو ہی جائے۔

کوشش نہیں کرنی آج ہر حال میں آنا ہے تمہیں ہمارے گھر!! وشہ نے حتمی انداز میں کہا

اچھا بابا آ جاؤں گا اور کچھ اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

اور وشہ تو پھولے نا سمائی، ہواؤں میں اڑ رہی تھی۔۔۔۔

کیا بات ہے آج تو آپ کسی اور ہی دنیا میں لگ رہی ہیں خیریت تو ہے۔ طوبیٰ نے وشہ کو دیکھ کر ابرو اچکا کر کہا

۔

تم بس دیکھتی جانا میں تمہیں شکست دوں گی کیوں کہ ہر بار تمہارا سکہ ہی نہیں چلے گا وقت سب کا آتا ہے اب میرا آئے گا اور میری پیاری بہن اب تم دیکھو گی اور پھر دیکھتی ہی جاؤ گی۔ وشہ کہتے ہی چلی گئی کیوں کہ اب اس نے زین کے آنے کے بارے میں امی کو بھی آگاہ کرنا تھا۔

لگتا ہے انکا دماغ خراب ہو گیا ہے ہاہاہاہاوہ ہنستے ہوئے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

امی آج زین آئے گا آپ سے ملنے تو کچھ اچھا سا بنا لیجیے گا، بڑی گہری مسکراہٹ سمیت اس نے اپنی ماں کو بتایا۔

کرن بیگم نے جانچتی نظروں کے ساتھ وشہ کو دیکھا جو آج کسی اور ہی دنیا میں لگ رہی تھی۔

انہوں نے اپنی بیٹی کی خوشیوں کی دعا کی جو بھی تھا وہ تھی تو ماں ہی نا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور کچھ ہی دیر میں دروازے کے کھٹکنے کی آواز آئی آج ارحم بھی گھر ہی تھا سو اس نے جا کر دروازہ کھولا جب کہ اتنی دیر میں وشہ بھی دروازہ کے پاس آچکی تھی۔

اسلام وعلیکم !

واسلام آپ کون ؟ارحم نے پوچھا

زین کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا جواب دے اتنی دیر میں پیچھے سے وشہ کی آواز آئی

ارحم یہ میرے مہمان ہیں آنے دو اندر انہیں۔۔۔۔۔

پہلے تو ارحم نے حیرانی سے زین کو دیکھا پھر وشہ کو ،اور پھر دروازے سے ہٹ کر زین کو اندر انے کا راستہ دیا۔

جب تک ارحم نے دروازہ بند کیا زین وشہ کے ساتھ اندر بڑھ گئی ،اسی اثناء میں زین کا فون بجا تو اس نے وشہ سے معذرت کی اور صحن میں فون سننے چلا گیا وشہ وہیں کھڑی اسکا انتظار کرنے لگی

زین جوں ہی فون سن کر پلٹا وہ ایک نرم سے وجود سے ٹکرایا۔

اوہ سوری میں نے دیکھا نہیں۔۔۔زین نے فورا معذرت کی۔

تم اندھے ہو ،دیکھ کر نہیں چل سکتے اور ویسے ہو کون اور ہمارے گھر میں کیا کر رہے ہو

اور پھر زین نے اپنا سر اٹھا کر اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو بامشکل اس کے کندھے تک آ رہی تھی ٹھیک اسی پل زین کھو گیا اس حسن میں ایسا حسن وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا اور اسکی آنکھیں جسے پوری دنیا نظر آ رہی تھی ان میں۔۔۔۔۔ بڑی بڑی کالی آنکھیں جن پر بڑی نفاست سے کاجل لگایا ہوا تھا سفید رنگت ،کھڑی ناک اور اس میں پہنی ہوئی چاندی کی رنگ۔۔میک اپ کے نام پر صرف آنکھوں میں کاجل ہی لگایا ہوا تھا۔

زین کے منہ سے بے ساختہ ماشااللہ نکلا اور دوسری طرف طوبیٰ کی حالت بھی کچھ مختلف نہیں تھی۔

کالی پینٹ اور ساتھ میں سفید شرٹ ماتھے پہ بکھرے بال، گہری آنکھیں جن میں ایک مخصوص قسم کی چمک تھی، سفید رنگت۔۔۔۔۔اسکی شخصیت میں ایسا سحر تھا جو سب کو جکڑ لیتا تھا، بلاشبہ وہ وجاہت کا مکمل شہ کار تھا اور طوبیٰ تو اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔

وہ دونوں ایک دوسرے میں کھو چکے تھے جب وشہ کی آواز انھیں حال میں دنیا میں واپس لائی

زین کہاں رہ گئے ہو تم امی انتظار کر رہی ہیں۔

ہاں آرہا ہوں، زین گہری نظروں سے طوبیٰ کو دیکھتے ہوئے اندر کی جانب جانے لگا۔

سنیں آپ کا تعارف؟؟ طوبیٰ نے استفسار کیا

زین۔۔۔زین ملک اور آپ غالباً وشہ کی چھوٹی بہن ہیں۔

جی طوبیٰ نام ہے میرا اور آپ سے مل کر اچھا لگا۔۔

مجھے بھی!! زین نے مسکرا کر کہا اور اندر چلا گیا۔۔جب کہ طوبیٰ یہ سوچنے لگی کہ اسکی آنے کی وجہ کیا ہے کہیں وشہ کے لیے تو نہیں

نہیں، یہ میں کیا سوچ رہی ہوں وشہ اور زین یہ تو کسی بھی صورت ممکن نہیں ہے، بھلا اتنا خوبصورت لڑکا وشہ جیسی لڑکی سے شادی کیسے کر سکتا ہے۔۔۔۔۔اور پھر وہ بھی مسکراتی ہوئی اندر چلی گئی جہاں سب بیٹھے ہوئے تھے

جی آنٹی میری دو بہنیں ہیں اور گھر میں امی اور ابو ہوتے ہیں۔۔۔۔جب طوبیٰ اندر پہنچی تو زین اپنے بارے میں کرن بیگم کو بتا رہا تھا۔

بیٹا مجھے آپ سے مل کر اچھا لگا اور امید ہے اب آپ جلد ہی اپنے پیرنٹس کو لے کر آئیں گے پھر وشہ کے بابا سے بھی آپ کی ملاقات ہو جائے گی۔۔

جی آنٹی میں اب جلد ہی موم ڈیڈ کے ساتھ آؤں گا، زین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

ارے آپ چائے کیوں نہیں پی رہے ٹھنڈی ہو جائے گی پی لیں۔

جی میں لے رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

وشہ تو مسلسل اسکی طرف دیکھ کر مسکراتی جارہی تھی آج تو اس تیاری بھی دیکھنے لائق تھی، وشہ کے لیے تو یہ تصور ہی بہت حسین تھا کہ اس کے سامنے بیٹھا شخص بہت جلد اس کا ہونے والا ہے تبھی زین کی نظر بھی اس پر پڑی اور اسے اپنی طرف تکتا پا کر محض ایک آہ بھر کر رہ گیا اس نے پہلو بدل لیا۔

تھوڑی دیر تک کرن بیگم اس سے اسکی فیملی کے بارے میں پوچھتی رہیں جس کا جواب وہ شائستگی سے دیتا رہا۔

اچھا آنٹی میں اب چلتا ہوں اور ہاں بہت جلد موم کے ساتھ آؤں گا اس نے طوبٰی کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا پھر ایک مسکراہٹ وشہ کی طرف اچھالی اور باہر نکل گیا۔

وشہ اسے باہر تک چھوڑنے آگئی اسی پل ارحم اندر داخل ہو رہا تھا۔

برو تم تو بڑے تیز ہو میں کیا اچھا نہیں لگا میرے آتے ہی نکل گئے اور اب میں جا رہا ہوں تو تم واپس آ گئے ارحم بہت شرمندہ ہوا اور ساتھ ہی وضاحت دینے لگا۔

وہ سوری میرا دوست آگیا تھا۔ تو میں اس کے ساتھ چلا گیا ویسے آپ کی تعریف؟؟؟

ارے یار تعریف تو جتنی بھی کرو کم ہے کیوں وشہ ٹھیک کہہ رہا ہوں نا اس نے یکدم اپنا رخ وشہ کی طرف موڑا جو بڑی غور سے اسے سن رہی تھی۔

نہیں میرا مطلب تھا کہ آپ کون ہیں اور ہمارے گھر آنے کی کوئی خاص وجہ؟؟ ارحم کو اسکا یوں اتنا بے تکلف ہونا کچھ خاص پسند نہ آیا تھا اس لیے ذرا غصے سے پوچھا۔

ارحم کے ایسے پوچھنے پر وشہ تو گڑبڑا ہی گئی بروقت ہی طوبٰی آگئی اور اس نے بات سنبھالی۔

ارحم انکا ہمارے گھر کے ساتھ بہت پیارا رشتہ جڑنے والا ہے بس کچھ وقت انتظار کرو۔

ارحم نے ناسمجھی سے دونوں کی طرف دیکھا جب کہ زین مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔ پھر کندھے اچکا دیے جیسے کہہ رہا ہو میری بلا سے اور وہ بھی اندر چلا گیا۔

ارحم کے جانے کے بعد وشہ نے ایک نظر طوبیٰ کو دیکھا اس نے ایسے سر اٹھایا تھا جسے پوری دنیا فتح کر لی ہو جب کہ طوبیٰ محض مسکرا دی۔ وشہ نے اپنے کمرے میں آ کر سکون کا سانس لیا اور جم کر اپنے فائنلز کی تیاری میں لگ گئی

مشکلوں سے گزر کر ہی شخصیت نکھرتی ہے

جو چٹانوں سے نا الجھے وہ چشمہ کس کام کا

☆☆☆☆☆

مریم جلدی سے تیار ہو جاؤ نا کیوں اتنا ٹائم لگا رہی ہو یار۔۔۔۔۔

جی آ گئی آ گئی۔۔۔۔ چلیں مریم کے آتے ہی اس نے دروازے کو تالا لگایا اور چل پڑی۔

بجو میں نے آپ کی اپلیکیشن دے دی تھی آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا لیکن مجھ سے تو ٹیچر فائن لیں گی چار چھٹیاں کی ہیں میں نے۔۔۔۔ مریم بولتے ہی جا رہی تھی کہ اچانک اس کی نظر آمنہ پر پڑی جو بے نیاز سی چلتی جا رہی تھی جسے وہ کسی اور ہی دنیا میں ہو

مریم کو اپنی بہن پہ بہت ترس آیا تھا، ابھی تو بجو نے جینا شروع کیا تھا اور انھیں مار بھی دیا گیا۔۔۔۔ ہاں مارا ہی تو گیا تھا محبت میں، محبت کی مار ! اس محبت نے نا جانے کتنی زندگیاں برباد کر دی ہیں اب ایک اور اس کی بھینٹ چڑھ گئی۔۔۔۔۔ ایک سرد آہ!!

آمنہ آپی میں آپ سے بات کر رہی ہوں کہاں کھوئی ہوئی ہیں آپ ۔ مریم نے اسکا کندھا جھنجھوڑ کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔

ہاں ہاں کیا کہہ رہی تھی تم میں وہ میں یہ سوچ رہی تھی کہ بچوں کا کتنا ہرج ہو گیا میری وجہ سے خیر میں کروا لوں گی کوور تم بتاؤ کیا کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

نہیں کچھ بھی نہیں اور آپ ٹینشن مت لیں ہو جائے گا سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک کھوکھلی مسکراہٹ نے مریم کے لبوں کا آحاطہ کیا۔ کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ آمنہ کس کے بارے میں سوچ رہی ہے

آپی جیناان کے لیے چاہئیے جو آپ کے سامنے ہوں ،اس دنیا میں ہوں لیکن ہم لوگ ہمیشہ مرے ہوئے لوگوں کے لیے جیتے ہیں حالانکہ انھیں ہماری دعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے جو ان کے لیے اگلے جہاں میں باعث بخشش بنے پھر آپ کیوں انھیں ازیت دی رہی ہیں وہ ایک اچھے انسان تھے جنھوں نے ہمیشہ دوسروں کی مدد کی ہے سب سے ہمدردی کی ہے، کیا ہمارا فرض نہیں بنتا کہ ان کے لیے رونے کی بجائے ان کے آخری سفر کو آسان بنانے کا وسیلہ بنیں۔۔۔

آج آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ دوبارہ فاروق بھائی کے لیے روئیں گیں نہیں بلکہ ان کے لیے دعا کریں گی۔

اور آمنہ حیرانی سے اپنی چھوٹی بہن کو بولتے دیکھ رہی تھی کتنی تھوڑی عمر میں اس نے کتنی لمبی مسافتیں طے کی تھیں صیح کہتے ہیں وقت اور حالات انسان کو وقت سے پہلے بوڑھا کر دیتے ہیں آج اسے احساس ہو رہا تھا کہ اسکی بہن جسے وہ چھوٹی سی گڑیا سمجھتی رہی وہ در حقیقت کتنی بڑی ہو گئی ہے

لیں پھر سے کھو گئیں آپ کریں نا وعدہ مجھ سے۔۔۔۔ مریم نے اپنی ہتھیلی آمنہ کے آگے پھیلائی، آمنہ نے بھی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔ وعدہ اور وہ نم آنکھوں سے مسکرادی اور پھر دونوں اپنی اپنی منزل کی طرف بڑھ گئیں

☆☆☆☆☆

مریم تم کالج آئی ہو تو کلاس کیوں نہیں لی۔ طوبٰی کی دوست لبنٰی نے اسے لان میں بیٹھے دیکھا تو اس کے پاس آ گئی۔ پہلے ہی تم اتنی چھٹیوں کے بعد آئی ہو۔۔۔

ہاں یار وہ بجو کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے اور میں لیکچر لینے ہی آئی تھی لیکن دل نہیں کیا تو یہاں بیٹھ گئی۔

حد ہے یار یہ کیا بات ہوئی کتنا ہرج ہو رہا ہے تمہارا کچھ اندازہ بھی ہے تمہیں فائنل پیپر کیسے دو گی تم۔

کرلوں گی تیاری بس تم سر کے لیکچر مجھے دے دینا۔۔

ہاں وہ تو دے دوں گی اچھا چھوڑو سب، کینٹین پہ چلو گی میرے ساتھ بڑی بھوک لگ رہی ہے مجھے نہیں یار تم جاؤ میں یہاں ہی بیٹھی ہوں۔۔۔ مریم نے سہولت سے انکار کیا

چلو ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی جانا مت کہیں میں تھوڑی دیر تک آتی ہوں .

او کے ۔۔۔۔۔۔

مریم کیسی ہو اور اتنے دن بعد آئی ہو طبیعت تو ٹھیک تھی نا تمہاری ؟؟؟

لبنیٰ کے جاتے ہی احتشام اس کے پاس آیا اور آتے ہی اتنے دن غیر حاضر رہنے کی وجہ دریافت کی ۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں بس کچھ مسئلہ تھا جس کی وجہ سے میں آ نہیں سکی اتنے دن ۔ مریم نے رخ موڑ کر جواب دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ مزید بات نہیں کرنا چاہتی ۔

ابھی تک ناراض ہو کیا ۔۔۔ مجھے معاف کر دو پر میں نے تمہیں صرف سچ بتایا تھا لیکن شاید تمہیں مجھ پر اور میری محبت پر یقین نہیں ہے ۔

ہاں نہیں ہے یقین نہ تم پر اور نہ تمہاری سو کولڈ محبت پر ۔۔۔ کیا ملتا ہے انسان کو محبت کر کے سوائے دکھ اور ازیت کے آئندہ میرے سامنے ایسی بات مت کرنا ورنہ اچھا نہیں ہو گا کیوں کہ مجھے محبت سے نفرت ہے شدید نفرت کرتی ہوں میں ۔

مریم نے روتے ہوئے کہا ۔۔۔۔ جب کہ احتشام کو بہت انسلٹ محسوس ہو رہی تھی کیوں کہ مریم کی آواز قدرے بلند تھی جس نے آس پاس کے لوگوں کو بھی اپنی طرف متوجہ کیا تھا

بس بہت اڑا لیا تم نے مذاق میرا بھی اور میری محبت کا بھی اور تم جیسی لڑکیوں کا نا یہی مسئلہ ہے ہر کام میں نفع اور نقصان ڈھونڈتے رہنا لیکن میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا محبت چھیننے کا نام نہیں ہے دینے کا ہے اور جب انسان بلکل ٹوٹ جاتا ہے نا بکھر جاتا ہے تو یہ سمیٹ لیتی ہے لیکن صرف ان کو جو اس کی قدر جانتے ہیں تم جیسے بے قدروں کے ساتھ جانتی ہو کیا ہو گا

وہی جو آج تم نے کیا جیسی تم نے بھری محفل میں محبت کا مذاق اڑا کر اسے ٹھکرایا ہے نا بلکل ویسے ہی یہ تب تمہیں چھوڑے گی جب تمہیں سب سے زیادہ اس کی ضرورت ہو گی یاد رکھنا ۔۔۔۔ اپنی بات مکمل کرتے ہی احتشام نے بیگ اٹھایا اور چل دیا پھر کچھ یاد آنے پر رکا اور دوبارہ سے مریم کے پاس آیا

میں نے تمہیں بہت چاہا ہے مریم خود سے بھی زیادہ لیکن مجھے کچھ بھی نہیں ملا یہاں تک کہ میں نے اپنا آپ بھی کھو دیا لیکن میں سب سہہ سکتا ہوں سوائے اپنی محبت کی تذلیل کے اس لیے آج سے میرے اور تمہارے راستے جدا ہوئے میں کبھی تمہارے راستے میں نہیں آوں گا خدا حافظ ! ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔

اور وہ چلا گیا بہت دور شاید اتنا کہ اب وہ چاہے گی بھی تو وہ لوٹ کر کبھی نہیں آئے گا۔۔۔۔۔۔

مریم نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا دیا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہوا ہے اپنی حالت کے پیش نظر اس نے گھر جانے کا فیصلہ کیا فوراً ہی بیگ اٹھایا اور گھر کی طرف روانہ ہو گئی۔۔۔۔

تجھے عشق ہو یہ خدا کرے

تجھے کوئی اس سے جدا کرے

تیرے ہونٹ ھنسنا بھول جائیں

تیری آنکھ پر نم رہا کرے

تو جسے بھی دیکھ کر رک پڑے

وہ نظر جھکا کے چلا کرے

تو اس کی باتیں سنا کرے

تو اس کی باتیں کیا کرے

تجھے دوستی بھی نہ آئے راس

تو تنہا تنہا رہا کرئے

تجھے ہجر کی وہ جھڑی لگے

تو ملن کی ہر پل دعا کرے

تیرے خواب بکھریں ٹوٹ کر

تو کرچی کرچی چنا کرے

تجھے عشق پر ہو یقین

اسے تسبیحوں میں پڑھا کرے

پھر میں کہوں عشق ڈھونگ ہے

تو نہیں نہیں کیا کرے

☆☆☆☆☆

احتشام مریم کا کلاس فیلو تھا وہ ایک اچھے گھر کا لڑکا تھا اور دکھنے میں بھی خوبصورت تھا وہ کم گو تھا لیکن اسکی دوستی مریم سے ہو گئی پھر یہ دوستی نا جانے کب محبت میں بدل گئی مریم یہ بات جان چکی تھی ڈائریکٹ نہیں لیکن وہ باتوں ہی باتوں میں کئی بار اپنی محبت کا اظہار کر چکا تھا جب کہ مریم سب جانتے بوجھتے بھی انجان بنی رہتی لیکن آج اپنی بہن کی حالت دیکھ کر اسے محبت سے ہی نفرت ہونے لگی تھی کیسے دنوں میں ہی اس کھلتے پھول کو مرجھا کر رکھ دیا تھا اس کمبخت نے اور بد قسمتی سے سارا غصہ احتشام پر نکل گیا۔

اب مریم پچھتا رہی تھی کہ اسے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی لیکن اس نے بھی تو مجھے کتنا کچھ سنا دیا تھا

مطلب بدلہ پورا ہوا

اممممم لیکن میں اپنے دل کے سکون کے لیے اس سے معافی مانگ لوں گی یہ سوچ کر وہ کچھ پر سکون ہوئی تو سوچا کچھ کھانے کے لیئے بنا لے۔

اب گھر آ ہی گئی ہوں تو کھانا پکا لیتی ہوں بجو بھی تھک کر آئیں گیں یہ سوچتے ہی وہ کچن میں چلی گئی اور کھانا بنانے لگی جب ہی دروازے پہ بیل ہوئی اور وہ دروازہ کھولنے چلی گئی۔۔۔

اسلام و علیکم بجو !

واسلام ! یہ تم آج اتنی جلدی کیوں آ گئی ہو پہلے ہی اتنے دنوں بعد گئی تھی۔۔۔

وہ بجو میرا کوئی لیکچر ہی نہیں تھا تو اس لیئے میں نے سوچا وہاں بیٹھے رہنے سے اچھا ہے میں گھر آ جاؤں۔۔۔۔

ویل جلدی تو آپ بھی آ گئیں آج طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپ کی۔۔؟؟ اس نے فکر مندی سے پوچھا

ہاں بھئی ٹھیک ہوں فنکشن ہے اسکول میں اسکی تیاری ہو رہی تھی تو سر نے مجھ سے کہا میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو میں گھر چلی جاؤں اس لیے میں آ گئی۔

چلیں اچھا کیا اب آپ فریش ہو جائیں میں کھانا بنانے لگی پھر مل کر کھائیں گے

ارے تم کیوں بناؤ گی کھانا میں بس آتی ہوں منہ ہاتھ دھو کر اور بناتی ہوں۔۔۔

ہاں ہاں بس ٹھیک ہے آپ یہ کہنے کی کوشش کر رہی ہیں نا کہ اتنے دن میرے ہاتھ کا بے سواد کھانا کھا کھا کر تھک چکی ہیں اب مزید نہیں کھائیں گیں۔۔۔۔۔ پر یار سیکھ جاؤں گی نا آپ جیسا بنانا بھی آپ آہستہ آہستہ

نہیں میری جان ایسی بات نہیں ہے میں اس لیے کہہ رہی ہوں کہ تم تھک نہ جاؤ ورنہ تمہارا کھانا تو میرے کھانے سے بھی زیادہ اچھا ہوتا ہے اور اگر تم ایسا سوچتی ہو تو ٹھیک ہے تم ہی بناؤ میں آتی ہوں۔۔۔ آمنہ اسکا گال کھینچتی ہوئی کمرے میں چلی گئی اور مریم اپنے کام میں مصروف ہو گئی

☆☆☆☆☆

احتشام میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہی تھی کہاں تھے تم ؟؟ مریم نے کالج آتے ہی احتشام کو ڈھونڈنا شروع لیکن وہ اسے نہیں ملا بریک ٹائم میں باہر لان میں بیٹھے دیکھا تو اس کے پاس چلی آئی۔

میں تم سے اپنے کل کے رویئے پہ معافی مانگنا چاہتی ہوں لیکن تم نے بھی تو اتنا سنایا تھا مجھے تو دیکھو حساب برابر ہوا اب تم مجھے معاف کر دو اور میں تمہیں معاف کر دیتی ہوں۔ مریم اپنی ہی رو میں بولتی جا رہی تھی کہ احتشام نے اس کی طرف دیکھا تو وہ سن رہ گئی۔۔۔۔۔۔

سرخ آنکھیں، بکھرے بال، بے رونق چہرہ اس کے حلیے نے مریم کو ٹھٹھکنے پہ مجبور کر دیا

یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے تم نے، طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری؟؟ مریم نے فکر مندی سے پوچھا۔

احتشام طنزیہ مسکرایا اور بولا

قطرہ قطرہ زہر پلا کر صبح شام ہمیں

جناب پوچھتے ہیں حال کیا بنا رکھا ہے

کیسی باتیں کر رہے ہو تم دیکھو میں نے پہلے بھی تم سے کہا تھا اب پھر کہہ رہی ہوں ہم بہت اچھے دوست ہیں اور ہمیشہ رہیں گے

نہیں اب ہم دوست بھی نہیں رہیں گے مجھے کسی بھی ایسے انسان کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں رکھنا جس کے نزدیک میری احساسات محض ایک مذاق ہوں۔ لیکن تم میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا یہ دنیا مکافات عمل ہے آج جو تم نے میرے ساتھ کیا ہے نا کل وہ تمہارے ساتھ بھی ہو گا پھر تم مجھے یاد کرو گی اور مجھے اس دن کا انتظار رہے گا۔۔۔

جا رہا ہوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اب تم مجھے کبھی نہیں دیکھ سکو گی میں نے اپنا ٹرانسفر کروالیا ہے تمہاری وجہ سے صرف تمہاری وجہ سے میں اس کالج کو چھوڑ رہا ہوں۔۔۔ تمہیں میری محبت ایک ڈھونگ لگتی ہے تو چلو آج سے بلکہ ابھی سے میں نے تمہیں اس سے آزاد کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احتشام اب تم اوور ری ایکٹ کر رہے ہو یہ اتنی بڑی بات نہیں جس کی وجہ سے تم مجھے اتنی باتیں سنا رہے ہو اور کالج چھوڑ کر جا رہے ہو۔ ٹھیک ہے تمہیں میں اچھی لگتی ہوں میں نے مان لیا بات ختم اب غصہ تھوک دو.

نہیں مریم بات ختم کہاں بات تو اب شروع ہوئی ہے تم نے واقع ہی کبھی محبت نہیں کی اس لیے تمہیں یہ اتنی سی بات لگ رہی ہے۔ اس نے طنزا کہا اور میں تم سے پوچھنے نہیں آیا بلکہ آج تمہیں بتانے آیا ہوں کہ میں جا رہا ہوں خدا حافظ ہمیشہ کے لیے۔

میں اپنی کہانی ابھی نہیں لکھوں گا

ابھی کن فیکون، مکافات ہونا باقی ہے

اپنی بات مکمل کرتے ہی احتشام نے بیگ اٹھایا اور چلا گیا پیچھے مریم گم صم سی اسے دیکھتی رہی۔۔ کیا کوئی اتنی سے بات پر بھی اتنا سخت قسم کا ردعمل دے سکتا ہے۔

وہ بہت دیر یونہی بیٹھی رہی اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا بیشک احتشام سے اسے محبت نہیں تھی لیکن وہ اسکا دوست تھا بہت اچھا دوست اور وہ یوں اس سے ناراض ہو کر چلا گیا تبھی اسے اپنے کندھے پر ہلکا سا دباؤ محسوس ہوا

مریم کیا تم ٹھیک ہو ہم کب سے تمہیں دیکھ رہے ہیں تم ایسے ہی بیٹھی ہوئی ہو سب ٹھیک تو ہے نا کوئی مسئلہ تو نہیں؟؟

اس نے سر اٹھا کر دیکھا اس کی ایک کلاس فیلو تھی۔ نہیں میں ٹھیک ہوں انفیکٹ سب ٹھیک ہے میں تو ویسے ہی بیٹھی تھی یہاں۔۔۔۔۔اس نے مسکرا کر جواب دیا

یار تمہیں پتا ہے احتشام کالج چھوڑ کر چلا گیا تمہارا تو بہت اچھا دوست تھا نا وہ تمہیں پتہ ہے وہ کیوں گیا ہے؟ اس نے بڑے تجسس سے پوچھا۔

ہاں نہیں تو مجھے بھی کچھ صیح سے نہیں پتہ لیکن شاید وہ ابروڈ چلا جائے گا نیکسٹ اسٹڈی وہاں ہی کرے گا مریم نے مسکرا کر جواب دیا

لیکن یار کم از کم اپنا انٹر میڈیٹ تو کمپلیٹ کر لیتا چلو اس کی مرضی تم چلو گی ہمارے ساتھ کلاس سٹارٹ ہونے والی ہے۔۔۔۔

ہاں چلو اور سب مل کر کلاس کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

گڑیا کہاں گم ہو کیا کالج میں کچھ ہوا ہے جب سے آئی ہو ایسے ہی بیٹھی ہو۔۔۔۔۔۔۔

آمنہ نے بڑے پیار سے پوچھا

ہاں جی بجو سب ٹھیک ہے۔ کالج سے آنے کے بعد بھی مریم اداس ہی تھی وہ خود یہ بات سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ احتشام کے جانے کی وجہ سے اداس ہے یا اس کے یوں ناراض ہو کر جانے کی وجہ سے

بجو آپکو احتشام تو یاد ہے نا میرا دوست؟

ہاں بھئی یاد ہے ایک ہی تو تمہارا سب سے اچھا دوست ہے وہ بھی یاد نہ ہو گا کیا۔۔۔۔۔

وہ کالج چھوڑ کر چلا گیا ہے ابروڈ اب وہ وہاں اپنی پڑھائی مکمل کرے گا۔۔۔۔۔۔

یہ تو اچھی بات ہے اسکا کیریئر بن جائے گا اپنی لائف میں سیٹ ہو جائے گا وہ۔۔۔اچھا تو تم اس کے جانے کی وجہ سے اداس ہو لیکن پار وہ تمہیں بھول تھوڑی جائے گا تمہارے ساتھ رابطے میں ہی رہے گا تو پریشان کیوں ہو۔۔آمنہ نے اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا

وہ مجھ سے کبھی بات نہیں کرے گا بجو کبھی بھی نہیں اس نے کہا وہ ساری زندگی مجھے اپنی شکل بھی نہیں دکھائے گا وہ کالج بھی میری وجہ سے چھوڑ کر گیا ہے۔۔۔۔مریم نے کہتے ساتھ ہی رونا شروع کر دیا اور آمنہ تو اس کے یوں ریکٹ کرنے کی وجہ سے ہی پریشان ہو گئی

چندہ تمہاری وجہ سے کیوں کیا تمہاری اس سے لڑائی ہوئی تھی کوئی؟؟؟

اور پھر مریم نے الف سے ے تک ساری کہانی آمنہ کو سنا دی اور ساتھ ساتھ رونے کا شغل بھی جاری رکھا اور آمنہ تو یہ بات سنتے ہی سکتے میں چلی گئی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنی چھوٹی اور لاڈلی بہن کو کیا تسلی دے

مریم یہاں دیکھو میری طرف ایسے رونے سے کیا ہو گا اب چلو چپ کر جاؤ وہ ابھی غصے میں ہے جب اسکا غصہ ٹھنڈا ہو گا وہ خود تم سے کنٹیکٹ کرلے گا۔آمنہ نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

نہیں بجو میں اسے جانتی ہوں اس نے کہا ہے کہ بات نہیں کرے گا تو وہ مجھ سے کبھی بھی بات نہیں کرے گا وہ جو کہتا ہے وہی کرتا ہے۔مریم روتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی اور آمنہ اپنی بہن کے لیے دعا کرنے لگی اگر وہ صرف مریم کا دوست تھا تو مریم اس کے جانے پہ کیوں اتنا رو رہی تھی تو کیا مریم بھی۔۔۔نہیں نہیں اے خدا میری بہن کو اس ان دیکھے قفس سے بچا لے میرے خدا وہ بہت معصوم ہے محبت کی مار کہاں سہہ پائے گی یااللہ اسے اس کنویں میں گرنے سے بچا لے وہ رو رو کر اپنے خدا سے دعا مانگنے لگی لیکن وہ شاید یہ بھول گئی تھی کہ محبت کبھی پوچھ کر یا بتا کر تھوڑی ہوتی ہے یہ تو وحی کی طرح دل میں اترتی ہے،بغیر پوچھے، بغیر دستک دیے

☆☆☆☆☆

امی آج کچھ اچھا سا بنائے گا کھانے میں آج کیوں کہ آج زین اور اسکی بہنیں آرہی ہیں میرا۔۔۔۔۔۔وشہ نے کرن بیگم کو بتایا

اچھا اسکی ماں نہیں آئیں گی کیا؟؟؟

نہیں امی میں نے آپکو بتایا تھا نا وہ بیمار رہتی ہیں اس لیے وہ تو آ نہیں سکتی اور اس کے ڈیڈ ایک بہت بڑے بزنس مین اس لیے ان کے پاس بھی آنے کا ٹائم نہیں ہو گا اس لیے وہ خود آرہا ہے اپنی دونوں بہنوں کے ساتھ۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔۔کرن بیگم نے بس یہی جواب دیا اور پھر اپنے کاموں میں مصروف ہو گئیں

اور وشہ کندھے اچکا کر کچن سے باہر آ گئی ویسے بھی جس دن سے زین ان کے گھر آیا تھا اس کے تو مزاج ہی بدلے ہوئے تھے وہ تو سارا دن آسمان میں اڑتی تھی اور آج صبح ہی زین نے اسے اپنے آنے کا بتایا یہ سن کر تو وہ پھولے نہ سمائے ہواؤں میں اڑ رہی تھی

آج تو بہت دل سے تیار ہو رہی ہیں آپ خیریت تو ہے کہیں بابا نے آپ کے رشتے کے لیے مہر بھائی کو ہاں تو نہیں کر دی؟ طوبیٰ نے وشہ کی تیاری دیکھی تو اس سے پوچھ بیٹھی

میری پیاری بہن ہاں تو بابا کہیں گے میرے رشتے کے لیے آج لیکن مہر کو نہیں زین کو۔۔۔ایک تپا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ دے گئے اس جواب نے تو اک پل کے لیے طوبیٰ کے ہونٹوں کی ہنسی کو غائب کیا۔

اووو تو یہ بات ہے اللہ کرے آپ کی یہ تیاری بیکار نہ جائے۔۔۔کچھ ہی دیر میں خود کو سنبھالنے کے بعد اس نے وشہ سے کہا اور پھر اپنے کمرے میں چلی گئی

ہنہ بڑی آئی تیاری بیکار نا چلی جائے وشہ نے منہ بنا کر اسکی نقل اتری اور پھر تیار ہونے میں مصروف ہو گئی۔

اممم تو آج زین صاحب آرہے ہیں وہ بھی اپنے گھر والوں کے ساتھ وشہ کا ہاتھ مانگنے۔۔۔۔۔ہاہاہا بیچاری وشہ ۔۔۔طوبیٰ نے اپنے لیے ایک خوبصورت بلیو رنگ کا جوڑا نکالا اور فریش ہونے چلی گئی اس کے بعد وہ تیار ہونے لگی سادہ سے اس جوڑے میں بھی اسکا حسن دیکھنے لائق تھا نیوی بلیو رنگ کے کرتے میں تو اسکا گورا رنگ اور بھی نکھرا نکھرا الگ رہا تھا اور اوپر سے ہلکا سا میک اپ وہ تو پوری اپسرا الگ رہی تھی اور دوسری

طرف وشہ نے ہلکا گرے کلر کا کرتا پہنا تھا آج تو اس نے بھی ہلکا سا میک اپ کیا تھا اور وہ پیاری بھی لگ رہی تھی لیکن طوبیٰ کے مقابلے میں وہ پیچھے رہ گئی۔۔۔۔

یہ تم اتنا تیار کیوں ہوئی ہو وہ لوگ تمہیں دیکھنے نہیں تمہاری بہن کو دیکھنے آ رہے ہیں۔۔۔۔ کرن نے جیسے ہی طوبیٰ کو کمرے سے باہر نکلتے دیکھا تو اس کی تیاری دیکھ کر ٹھٹھک کر پوچھا۔

کیا مطلب ہے آپکا میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا بس ذرا سا تیار ہی ہوئی ہوں ایسا کونسا گناہ کر دیا جو آپ مجھے ڈانٹ رہی ہیں

دیکھو طوبیٰ آج کوئی گڑ بڑ مت کرنا بلکہ تم اپنے کمرے سے ہی نہل نکلنا جب مہمان چلے جائیں گے تب باہر آنا تم

کیوں مجھے کس بات کی سزا مل رہی ہے میں کیوں کمرے میں بند رہوں گی بھلا

طوبیٰ تم۔۔۔۔۔۔

امی کیسی لگ رہی ہوں میں یہ کرتا مجھ پہ جچ رہا ہے نا۔۔۔۔ کرن بیگم ابھی طوبیٰ سے بات کر رہیں تھی کہ وشہ آ گئی اور اپنا کرتا دکھانے لگی

تبھی وشہ کی نظر طوبیٰ پر پڑی جو سائیڈ پہ کھڑی اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ یہ تم کس خوشی میں اتنا تیار ہوئی ہو کہیں جا رہی ہو کیا.

نہیں تو میں نے کہاں جانا ہے لیکن گھر مہمان آئیں تو آپکو تیار تو رہنا چاہے نا اچھا تاثر ہوتا ہے۔۔۔۔ طوبیٰ جانتی تھی اب وشہ شروع ہو جائے گی اس لیے فوراً ہی اپنے کمرے میں چلی گئی

امی یہ۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا تم پریشان مت ہو کچھ نہیں ہوتا اور تم دیکھاؤ تو ذرا واہ کتنا اچھا لگ رہا ہے یہ سوٹ میں نے کہا تھا نا یہ تم پہ بہت اچھا لگے گا

کرن بیگم نے اسکی توجہ طوبیٰ سے ہٹا کر اس کے شرٹ کی طرف کی تا کہ اسکا موڈ کچھ بہتر ہو

لیکن وشہ بغیر کوئی جواب دیئے اپنے کمرے میں چلی گئی اور کرن محض ایک آہ بھر کے رہ گئیں اور پھر سر جھٹک کر اپنے کام میں مصروف ہو گئیں

کچھ دیر بعد ہی دروازہ کھٹکنے کی آواز آئی طوبیٰ اور وشہ ایک ساتھ کمرے سے نکلی جب تک ارحم دروازہ کھول چکا تھا

دو خوبصورت لڑکیاں ایک تو بلکل طوبیٰ کی ہم عمر ہی لگ رہی تھی جب کہ دوسری کچھ بڑی تھی ساتھ ایک لڑکا (جو غالبا زین کی بڑی بہن کا شوہر تھا) آخر میں زین (جس نے ریڈ کلر کی شرٹ اور ساتھ وائٹ پینٹ پہنی تھی ہمیشہ کی طرح ماتھے پہ گہرے ہوئے بال جنہیں وہ ہاتھ کی دو انگلیوں کی مدد سے پیچھے کر رہا تھا) گھر میں داخل ہوئے۔۔۔

وہ سب بہت خوش اخلاق لوگ تھے جیسے زین تھا سب کے ساتھ بڑی گرم جوشی سے ملے تو کرن بیگم انھیں ڈرائنگ روم میں لے گئیں

آپ لوگ بیٹھیں نا کھڑے کیوں ہیں انکو کھڑا دیکھ کر طوبیٰ نے جلدی سے کہا جب کہ وہ سب کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھے سوائے زین کے جس کی نظریں طوبیٰ سے ہٹنے سے انکاری تھیں وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا طوبیٰ بھی وقتاً فوقتاً اس پر ایک نگاہ ڈال لیتی تھی۔

اسی اثنا میں جمشید صاحب بھی اندر داخل ہوئے (کرن بیگم نے انھیں زین کے بارے میں سب بتا دیا تھا لیکن وہ چاہ کر بھی مکمل سچ نہ بتا پائیں اس لیے آدھا جھوٹ اور آدھا سچ ملا کر یہ بتایا کہ زین کی بہنوں نے وشہ کو تانیہ کے گھر دیکھا تھا اور اپنے بھائی کے لیے پسند کیا ہے)

انھیں اندر آتا دیکھ کر سب ہی کھڑے ہو گئے اور انھیں سلام کیا جس کا جواب دینے کے ساتھ انہوں نے دونوں بچیوں کے سر پہ ہاتھ رکھا اور باقی دونوں سے ہاتھ ملا کر طوبیٰ کے ساتھ ہی صوفہ پر بیٹھ گئے اور جمشید صاحب یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے کہ ان کے ساتھ کوئی بھی بڑا نہیں تھا سب بچے ہی تھے

کیسے ہیں آپ سب ؟ اور بیٹا آپ کے ساتھ کوئی بڑا کیوں نہیں آیا اس طرح کے کاموں میں تو بڑوں کا کردار بڑا اہم ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ جمشید صاحب نے گفتگو کا آغاز کیا

اللہ کا شکر انکل سب ٹھیک ہیں، جواب ماہین (زین کی بڑی بہن) کی طرف سے آیا اور شاید زین نے آپکو بتایا ہو گا کہ میری امی بیمار ہے چلنے پھرنے سے قاصر ہیں اور بابا بزنس ڈیلنگز کی وجہ سے نہیں آ سکے جب وہ واپس آ جائیں گے تو ضرور چکر لگاییں گے آپ کی طرف۔۔۔

میں باقی سب سے بھی آپکا تعارف کرواتی ہوں۔۔۔

یہ میرے شوہر ہیں ماہین نے علی کی طرف اشارہ کیا جس نے جواباً ایک مسکراہٹ دی اور پھر رامین کی طرف اشارہ کیا یہ میری اور زین کی چھوٹی بہن ہے ہم تین ہی بہن بھائی ہیں ماہین نے مسکرا کر بات مکمل کی

۔۔۔۔۔۔۔

ماشااللہ بہت پیارے بچے ہو آپ سب۔ اور جمشید صاحب کو حقیقتاً وہ سب بہت اچھے لگے تھے خوش اخلاق اور باوقار قسم کے لوگ

اسی پل کرن بیگم ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی ان کے ہاتھ میں چائے کا سامان اور دیگر لوازمات تھے

ارے آنٹی اس سب کی کیا ضرورت تھی خواہ مخواہ ہی تکلف کیا آپ نے۔

بیٹا تکلف کیسا بس چائے ہی تو ہے۔ وشہ بیٹا سب کو ڈال کر دو۔

جی امی! اور پھر اس نے سب کو چائے دی جو بڑے اچھے ماحول میں پی گئی

اھمم تو انکل اب وہ بات کر لیتے ہیں جس کے لیے ہم نے یہاں آ کر آپکو زحمت دی ماہین نے گلہ کنگھار کر بات شوروع کی

زحمت کی کوئی بات نہیں ہے بیٹے آپ بات کریں

میں جانتی ہوں اس موقع پر ہمارے پیرنٹس کا ہونا ضروری تھا لیکن جیسا کہ میں آپکو بتا چکی ہوں ان کے نہ آنے کی وجہ اس لئے میں زین کی بڑی بہن ہونے کے ناطے آپ سے آپ کی بیٹی طوبیٰ کو اپنے بھائی کے لیے مانگتی ہوں کیا آپ کو یہ رشتہ منظور ہے ؟؟؟ مجھے امید ہے آپکو کوئی اعترض نہیں ہو گا میں یقین کے ساتھ آپکو یہ کہتی ہوں کہ طوبیٰ ہمارے گھر بہت خوش رہے گی اسے کسی بھی قسم کی مشکل نہیں ہو گی

کرن بیگم کو ایک جھٹکا لگا انہوں نے فوراََ ہی طوبیٰ کی طرف دیکھا جو بہت مطمئن بیٹھی تھی جیسے وہ جانتی تھی کہ یہی ہونا ہے کچھ عجیب نہیں ہو رہا اور پھر کرن نے وشہ کی طرف دیکھا جو گم صم سی بیٹھی ہوئی تھی،_
حیران تو جمشید صاحب بھی بہت ہوئے تھے کیوں کہ کرن نے انھیں یہ بتایا تھا کہ وشہ کو لوگ دیکھنے آرہے ہیں ان کے یوں طوبیٰ کا رشتہ مانگنے پر وہ حیران ہوئے

وشہ وہاں سے اٹھ کر تقریباََ بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں آگئی۔۔

انھیں کیا ہوا؟ رامین نے پوچھا

وہ بیٹا اسکی صبح سے طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے شاید۔۔۔۔۔ کرن نے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر کہا

اوہ

انکل میں انکار نہیں سننا چاہتی بس میں چاہتی ہوں بہت جلد زین کی بھی شادی ہو جائے تاکہ میں سکون سے باہر جاسکوں، پھر اتنی جلدی واپس آنا بھی ممکن نہیں ہو گا

بیٹے اس طرح کے معملات میں اتنی جلدی تو نہیں کی جاسکتی نا اس لئے ہمیں سوچنے کا وقت چاہیے

جی جی جتنا چاہے لے لیں لیکن جواب ہم ہاں میں سننا چاہتے ہیں اس نے ایک بہت پیاری مسکراہٹ طوبیٰ کی طرف اچھالتے ہوئے کہا

جی بیٹا ان شااللہ آپ کو مناسب جواب ہی ملے گا

پھر وہ سب ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے جمشید صاحب علی اور زین سے گفتگو میں مصروف تھے جب کہ ماہین اور رامین کرن بیگم اور طوبیٰ کے ساتھ ان دونوں بہنوں کو یہ چھوٹی سی شوخ سی لڑکی بہت پسند آئی تھی اور انہوں نے اپنے بھائی کی پسند کو داد دی تھی

کچھ دیر بیٹھنے کے بعد ان لوگوں نے اجازت مانگی اور جس خوش گوار ماحول میں آئے تھے ویسے ہی واپس بھی چلے گئے۔

ان کے جاتے ہی کرن بیگم جلدی سے وشہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں

دروازہ کھولتے ہی اندھیرے نے انکا استقبال کیا۔ ہاتھ بڑھا کر لائٹ جلائی تو وشہ کو دیکھا جو بیڈ کے پاس نیچے بیٹھی ہوئی تھی آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ ہوئی ہوئی تھی اور بال بکھرے ہوئے تھے

وشہ یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے اور اتنا اندھیرا کیوں کیا ہوا تھا کمرے میں۔

چراغ بھی بیچارہ پھر کیا کرے

جب اندھیرا ہی کسی کے اندر ہو

امی کیوں کیا اس نے میرے ساتھ ایسا کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امی ہمیشہ وہ مجھ سے سب چھین لیتی تھی مگر زین کو تو نہ چھینتی وہ جانتی تھی میں اس سے کتنی محبت کرتی ہوں پھر بھی اس نے کیوں کیوں کیا اس نے۔۔ وہ زور زور سے چلانے لگی

آپ تو کہتی تھیں اللہ دعاؤں کو کبھی رد نہیں کرتا پھر میری دعا کیوں رد کی، اس سے میں مانتی ہوں میں آج تک اس سے صرف شکوے ہی کئے ہیں کبھی اس سے محبت نہیں کی لیکن امی میں نے پہلی بار اس سے بابا کو مانگا تھا بہت پہلے اس نے مجھے نہیں دیا اس کے بعد میں نے اللہ سے کبھی کچھ نہیں مانگا۔۔۔۔۔۔

اب مانگا تھا میں نے زین کو، اس نے پھر سے مجھے نہیں دیا بلکہ مجھ سے لے کر طوبیٰ کو دے دیا۔۔ نہ کونسی غلطی کی سزا دی ہے ہے مجھے اللہ نے

وہ بہت بے ربط باتیں کر رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ زار و قطار رو رہی تھی کرن بیگم نے اسے چپ نہیں کروایا کیوں کہ وہ خود چاہتی تھیں کہ وشہ روئے اور اپنے اندر کا سارا غبار نکال دے

ایسا نہیں ہے وشہ اللہ اپنی مخلوق سے بہت محبت کرتا ہے ستر ماؤں سے بھی زیادہ وہ اپنے بندوں کا برا چاہ ہی نہیں سکتا وہ بہتر جانتا ہے ہمارا اچھا برا بس اسکی رحمت سے مایوس نہ ہو

جو تمہاری 99 غلطیوں کو بھول کر تمہاری ایک غلطی کو پکڑ لے وہ انسان ہوتا ہے اور جو تمہاری 99 غلطیوں کو معاف کر کے تمہاری ایک خوبی کو پکڑ لے وہ رحمان ہوتا ہے بچے

اللہ کچھ چیزیں تمہاری دسترس سے اس لیے بھی نکال دیتا ہے

تاکہ تم یہ جان سکو کہ کچھ چیزیں اللہ کو پانے کے بعد ہی ملا کرتی ہیں۔

اللہ کے پاس کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہے وہ سب رکھتا ہے حتی کہ اسے عبادت کے لیے بھی ہم جیسوں کی ضرورت نہیں ہوتی اس کے پاس فرشتے ہیں جو اسکی دن رات عبادت کرتے ہیں ضرورت تو ہمیں ہے اسکی، اسکی رحمتوں کی یوں مایوسی والی باتیں مت کرو دعا کرو بہتری کی۔

اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ تم مجھ سے جیسا گمان کرو گے میں تمہیں ویسے ہی عطا کرونگا

امی میں کسی کو معاف نہیں کروں گی کبھی نہیں امی پلیز آپ زین کے رشتے کے لیے نہ کر دیں اس نے آپ کی ایک بیٹی کو ٹھکرایا ہے آپ کیسے اس کی شادی اپنی دوسری بیٹی سے کر سکتی ہیں آپ بابا سے کہیں وہ اسے منع کر دیں ہمیں نہیں کرنا رشتہ اس کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔اس نے کرن کی باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا

ایسا سوچیے گا بھی مت اگر کسی نے بھی کوئی ایسی ویسی حرکت کرنے کی کوشش کی تو انجام کا زمہ دار وہ خود ہو گا میں اگر کسی سے شادی کروں گی تو صرف زین سے ہی ہے اور آپکا انکار آپ کو بہت مہنگا پڑ سکتا ہے ۔۔۔۔۔امید ہے آپکو میری بات سمجھ آ گئی ہے۔ کھلے دروازے میں کھڑی اپنی بات مکمل کی اور مڑنے لگی کہ وشہ کی آواز سن کر رک گئی۔

طوبٰی دیکھو پہلے اس نے مجھے دھوکہ دیا مجھے پھنسایا اور اب تمہیں، وہ فراڈ ہے وہ تمہیں بھی دھوکہ دے دے گا میری بات سمجھنے کی کوشش تو کرو تم۔

بس ایک اور لفظ نہیں بولنا اور میں پھر بتا رہی ہوں آپکو اگر آپ لوگوں نے ہمارے بیچ آنے کی کوشش کی تو میں گھر سے بھاگ کر زین سے شادی کر لوں گی سمجھے آپ سب۔

اور کرن تو وھیں صوفے پہ ڈھے گئی یہ کیا کہہ کر گئی ہے گھر سے بھاگ کر۔۔۔۔۔۔ یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے میری تربیت میں کہاں اتنی کمی رہ گئی جو مجھے یہ دن دیکھنا پڑ رہا ہے۔

امی کچھ نہیں ہو گا کچھ نہیں کرے گی یہ بس آپکو دھمکا رہی ہے پریشان مت ہوں آپ۔

بس بس کرو وشہ خدارا کچھ تو رحم کرو ہم پہ۔ ویسے بھی یہ سب تمہاری وجہ سے ہی ہو رہا ہے۔۔۔

امی میں نے کیا کیا ہے بلکہ میرے ساتھ تو خود بہت برا ہوا ہے آپ بھی مجھے ہی الزام دے رہی ہیں

کچھ برا نہیں ہوا اللہ اپنے بندوں کے ساتھ کچھ برا کر ہی نہیں سکتا اور اب میں تمہاری ایک نہیں سنوں گی آج ہی ساجدہ بہن کو بلا کر میں تمہاری بات پکی کرتی ہوں۔۔۔۔۔

امی امی میری بات تو سنیں آپ ایسا کچھ نہیں کر سکتیں میرے ساتھ۔۔۔۔۔آپ یہ زیادتی نہیں کر سکتیں امی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یا اللہ کیوں کیوں کیا میرے ساتھ ایسا میں مانتی ہوں میں نے کبھی بھی آپ کی عبادت نہیں کی نا ہی نماز پڑھی لیکن میں نے پہلی بار سچے دل سے کچھ مانگا تھا وہ بھی نہیں دیا آپ نے بلکہ مجھ سے چھین کر طوبیٰ کو دے دیا ہمیشہ کی طرح کیوں اللہ کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تلقین کرو بیشک مجھے صبر کی لیکن

اے شہر کے لوگوں میرا نقصان تو دیکھو

☆☆☆☆☆

کرن نے جمشید صاحب کو یہ کہہ کر مطمئن کیا تھا کہ ان کے منہ سے غلطی سے وشہ کا نام نکل گیا جبکہ وہ لوگ تو طوبیٰ کو ہی دیکھنے آئے تھے،تانیہ کے گھر انہوں نے وشہ کے ساتھ طوبیٰ کو دیکھا تھا اور پسند کیا تھا_ اور یہ جھوٹ انہوں نے طوبیٰ کی طرف سے ملنے والی دھمکی کے بعد بولا تھا کیوں کہ وہ حقیقتاً بہت زیادہ ڈر گئیں تھی اور ویسے بھی طوبیٰ سے تو کسی بھی چیز کی امید کی جاسکتی ہے

دو دن بعد۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟ کیا سوچ رہے ہیں آپ طبیعت تو ٹھیک ہے آپ کی۔۔۔

کرن جب کمرے میں آئی تو جمشید صاحب کو بڑی گہری سوچ میں ڈوبا پایا۔

ہاں بلکل ٹھیک ہوں بس یہ سوچ رہا تھا کہ اللہ ہم پر کتنا مہربان ہوتا ہے اور ہم کتنے ناشکرے ہیں پھر بھی اس سے شکوے کرتے ہیں۔

فون آیا تھا ابھی علی کا اس نے میری بات زین کے والد سے بھی کروائی ہے لگ تو وہ بھی بہت اچھے انسان رہے تھے اتنی تمیز اور عزت کے ساتھ انہوں نے بات کی اور یہ بھی بتایا کہ وہ آج ہی صبح واپس آئے

ہیں۔۔۔وہ ہمیں اپنے گھر آنے کی دعوت دے رہے تھے وہ تو بڑے یقین کے ساتھ کہہ رہے تھے کہ وہ سب ہمیں بہت پسند آئیں گے اور ہماری طوبٰی کو تو وہ پسند کر کے جا ہی چکے ہیں پھر وہ ہمارے گھر آ کر رسم کر جائیں گے اور شادی کی تاریخ طہ کر لیں گے۔

مطلب آپکو پسند ہے یہ رشتہ ؟؟

کیا مطلب ہے اس بات کا کرن تمہیں کوئی اعترض ہے ؟؟ ماشااللہ زین بہت پیارا اور پڑھا لکھا بچہ ہے، اسکی بہنیں بھی کتنی ملن سار اور خوش اخلاق تھی باپ سے بھی بات ہوئی لگ تو وہ بھی ویسا ہی رہا تھا جیسے ان کے بچے تھے اور رہی بات ماں کی تو وہ ہم جائیں گے تو دیکھ لیں گے گھر بھی اور باقی سب بھی

مجھے تو کوئی خامی نظر نہیں آئی اس رشتے میں ہاں البتہ آپکو کوئی بات اچھی نہیں لگی تو مجھے بتائیں۔

نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے آپ نے انھیں کہہ دیا کہ ہم آئیں گے ؟

ہاں کہہ دیا تھا لیکن یہ نہیں بتایا کہ کب آئیں گے میں نے سوچا تم سے مشورہ کر کے بتاؤں گا۔۔۔۔ کرن کوئی مسئلہ ہے تو آپ مجھے بتا سکتی ہیں میں نوٹ کر رہا ہوں کہ آپ پریشان ہیں پر وجہ جاننے سے قاصر ہوں میں۔۔۔۔۔ جمشید صاحب نے کرن کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بڑے خلوص سے کہا

نہیں جمشید صاحب بس مجھے وشہ کی طرف سے ٹینشن ہے

وشہ کی طرف سے کیوں مہر بھی بہت اچھا بچہ ہے فرمابرار ہے اور اچھی جاب کر رہا ہے۔۔۔ کیا وشہ خوش نہیں ہے ؟؟؟ کچھ کہا ہے اس نے آپ سے ؟

نہیں کہا تو کچھ نہیں لیکن میں نے محسوس کیا ہے۔۔۔۔۔۔

اچھا آپ فکر نہ کریں ہم خود بات کرتے ہیں اس سے اگر اسے کوئی اعترض ہوا تو ہم ہر گز اس کی شادی مہر کے ساتھ نہیں کریں گے پریشان مت ہوں آپ۔

ہممممم۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

عجب سے خواب دیکھاتے ہو مجھے

جو نہیں ہو وہ بتاتے ہو مجھے
میں بھی انسان ہوں سنبھالوں کب تک
عشق کے جال میں ایسے کیوں پھنساتے ہو مجھے
جو نہیں ہونا ہے ممکن تیری تمنا ہے
ایسی حسرت کے سمندر میں ڈوباتے ہو مجھے
سوچتی ہوں کہ یقین کرلوں میں کیسے ہو
آگ ہے آگ !!! شبنم سا بناتے ہو
اب یہی حل ہے عمر یوں ہی بتادی جائے
ہوں گے ہم اک وہاں پھر کیوں ستاتے ہو مجھے
مجھ کو آنکھوں میں بسا کر نگاہ رکھتے ہو
چاہ میں روتے ہو اشکوں میں بھیگاتے ہو مجھے

دن یوں ہی گزرتے گئے مریم کے انٹر کے فائنل ہونے والے تھے وہ بہت حد تک کوشش کرتی کہ احتشام کو یاد نہ کیا کرے لیکن یادیں پابند تھوڑی ہوتی ہیں کسی کی۔۔۔۔۔۔۔اور آمنہ کا حال بھی مختلف نہ تھا وہ دونوں ایک دوسرے سے نظریں چراتی رہتی اور اپنے اپنے کاموں میں مصروف۔۔

آمنہ، مریم کو تھوڑا وقت دینا چاہتی تھی تاکہ وہ سنبھل جائے جب کہ مریم تو اس بات پہ شرمندہ ہوتی کہ وہ تو اپنی بہن سے کہتی تھی محبت وہبت کچھ نہیں ہوتا اور اب خود۔۔۔۔۔۔۔۔

آج چھٹی کا دن تھا دونوں لیٹ ہی اٹھیں پھر آمنہ نے ناشتہ بنایا اور مریم کو اٹھانے اس کے کمرے میں گئی

گڑیا تم جاگ رہی ہو تو باہر کیوں نہیں آئی،،، میں تو یہی سمجھ رہی تھی کہ تم اب تک سو رہی ہو۔۔۔۔۔آمنہ نے دیکھا مریم ابھی بھی ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھی جیسے غرق ہو کسی گہری سوچ میں

مریم کیا ہوا کس سوچ میں گم ہو اتنا۔۔۔۔۔۔۔آمنہ نے اسے کندھے سے جنجھوڑ کر کہا

ہاں نہیں کچھ بھی تو نہیں، بجو آپ کب آئیں

میں تو کب کی آئی ہوں اور تم سے باتیں بھی کر رہی تھی مگر تم ہو کہ کوئی جواب ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔۔ چندہ ہم پہلے کی طرح کیوں نہیں ہو جاتے نا تم مجھ سے کوئی بات کرتی ہو نا میں۔۔۔۔۔۔ آمنہ نے بڑی شدت اور عاجز لہجے میں کہا۔۔

مریم نے غور سے اپنی بہن کو دیکھا جس کے چہرے پے نجانے کیا کچھ تھا، اداسی، پریشانی، اذیت تکلیف ۔۔۔وہ بھی صرف اس کی وجہ سے ۔۔۔۔ میں کیوں اپنی عزیز جان کو تکلیف دے رہی ہوں انکا کیا قصور ہے۔

نہیں بجو میری پیاری بجو ایسا مت کہیں کچھ بھی تو نہیں بدلہ میں بس تھوڑی ڈسٹرب تھی بٹ ناؤ آئی ایم آل رائیٹ۔۔۔۔۔ کہتے ساتھ ہی مریم آمنہ کے گلے لگی۔۔۔۔ آمنہ نے بھی زور سے اسے خود میں بھینچ لیا

ہم بھول جائیں گے سب۔ ہماری زندگی میں کوئی آیا ہی نہیں تھا، ماما بابا اور چوٹو کے جانے کے بعد سے اب تک ہم اکیلے ہی تھے اور بس کوئی فاروق، کوئی احتشام نہیں۔۔۔۔۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کے لیے جینا ہے کسی تیسرے کی تو گنجائش ہی نہیں ہے۔۔۔ ٹھیک کہہ رہی ہوں نا میں۔

بلکل ٹھیک کہا آپ نے ایسے لگتا ہے اللہ نے ہم پر آزمائش ڈالی تھی فاروق بھائی اور احتشام کی صورت میں اور آزمائش کو تو ختم ہونا ہی تھا سو ہو گئی۔

ہاں اور ویسے بھی زندگی سوائے آزمائش کے اور کچھ ہے بھی نہیں۔

بس ہمیں اللہ سے یہ دعا کرنی ہے کہ ہمیں ثابت قدم رکھے کبھی بھی ہم گمراہ نہ ہوں

آمین صم آمین

چلو شاباش اٹھو اور فریش ہو جاؤ میں تب تک ناشتہ لگاتی ہوں۔۔۔۔۔

اوکے آپ چلیں میں آتی ہوں

اور پھر وقت یوں ہی گزرتا رہا سارا دن کاموں میں مصروف اور گھر آکر وہ دونوں ایک دوسرے کو بھی وقت دیتیں لیکن رات وہ یوں ہی یادوں میں بہت کچھ سوچتے سوچتے گزر جاتی وہ دونوں ایک دوسرے کی اذیت سے بے خبر نہ تھیں لیکن نظریں چراتی رہتیں۔

مریم کو احتشام کے جانے کے بعد یہ احساس ہوا تھا کہ وہ اس کی زندگی میں کیا حیثیت رکھتا ہے لیکن اب وقت گزر چکا تھا اور صرف پچھتاوا بچا تھا جو کسی کے کام نہیں آتا

سب سے بڑی جنگ تنہا بیٹھ کر اپنے خیالات سے لڑنا ہے۔

اور یہ جنگ دونوں بہنیں پوری پوری رات لڑتی تھیں۔۔

کیا اسے میری یاد آتی ہو گی یا پھر وہ بھول گیا ہو گا مجھے۔۔۔ نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے اتنی آسانی سے کوئی کسی کو کیسے بھول سکتا ہے۔۔۔ ملے گا وہ مجھے ایک دن ضرور ملے گا، میں معافی مانگوں گی اس سے اور وہ ضرور مجھے معاف کر دے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بجو کہتی ہیں اللہ سے سچے اور اچھے دل سے دعا کرو جو صدقِ دل سے ہو تو وہ کبھی آپ کی دعا رد نہیں کرتا، بلکہ آپکو وہاں وہاں سے نوازتا ہے جہاں سے آپ نے کبھی گمان بھی نہیں کیا ہوتا۔

میں بھی اللہ سے مانگوں گی اور وہ مجھے بھی رد نہیں کرے گا وہ میری ضرور سنے گا

پھر یوں ہوا کہ غیر کو دل سے لگا لیا

اندر وہ نفرتیں تھیں کہ باہر کے ہو گئے

اے یاد یار تجھ سے کریں کیا شکایتیں

اے درد ہجر ہم بھی تو پتھر کے ہو گئے

☆☆☆☆☆

دروازہ کھٹکنے کی آواز نے وشہ کو متوجہ کیا۔ دروازے میں جمشید صاحب کھڑے تھے

بیٹا میں اندر آجاؤں؟ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔

جی جی بابا آجائیں، وشہ نے فوراً اٹھ کر بیڈ پڑ سے لحاف اٹھایا تا کہ ان کے بیٹھنے کے لیے جگہ بن سکے۔

یہاں آپ بھی ہمارے ساتھ ہی بیٹھیے۔۔۔ انہوں نے وشہ کو بھی اپنے پاس ہی بیٹھا لیا۔

جی بابا۔! وہ سر جھکا کر بیٹھ گئی

یہاں دیکھیئے ہماری طرف۔ آپکو کیا ہو گیا ہے بچے، نہ کمرے سے باہر نکلتی ہو نہ کسی سے بات کرتی ہو۔۔۔ سب ٹھیک تو ہے نا؟

جی سب ٹھیک ہے وہ بس پیپر ختم ہوئے تو میں ریسٹ کرتی رہی۔۔۔ اور تو کوئی بات نہیں ہے

وشہ آپ اس رشتے سے خوش ہو؟ آپکو مہر سے کوئی اعترض تو نہیں ہے۔

بڑی آس اور امید سے سوال کیا گیا۔۔ جیسے جواب میں وہ سننا چاہتے ہوں، کوئی اعترض نہیں،،،،،___ وشہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

دیکھو بیٹا مہر بہت اچھا لڑکا ہے ہم نے یوں ہی اسے تمہارے لیے ہاں نہیں کر دی، بہت کچھ سوچ سمجھ کر کیا ہے اچھا خاندان ہے اسکا جاب بھی اچھی عزت والی ہے اور سب سے بڑی بات ہمارا دیکھا بھالا ہے کبھی کوئی ایسی حرکت دیکھنے یا سننے میں نہیں آئی اس کے بارے میں۔۔۔۔۔ پھر کس چیز پر اعترض ہے؟ آپ وجہ بتاؤ مجھے اگر مجھے لگا کہ وجہ معقول ہے تو میں خود انکار کر دوں گا۔۔۔

نہیں بابا مجھے کوئی اعترض نہیں ہے آپ جہاں چاہے میری شادی کر سکتے ہیں ۔۔۔ اک زبردستی کی مسکراہٹ کو ہونٹوں پہ سجا کر کہا۔

تو میرا حوصلہ تو دیکھ، داد تو دے کہ اب مجھے

شوق کمال بھی نہیں، خوف زوال بھی نہیں

دروازے کی اوٹ میں کھڑی کرن بیگم نے بھی سب سنا تھا، وشہ کی آواز سن کر ان کے دل میں ایک درد اٹھا تھا۔ وہ ماں تھی جانتی تھی کہ کس ضبط کے دور سے گزر رہی ہے انکی بیٹی

یااللہ میں جانتی ہوں تو جو کرتا ہے بہتری کے لیے کرتا ہے، تو کبھی اپنے بندوں کا برا نہیں چاہ سکتا، یہ تو ہم ہی نادان ہیں جو تیری مصلحت تو جاننے اور پہچاننے سے انکاری ہیں اور وشہ تو بہت نادان ہے تو اسے اسکی تمام غلطیوں پہ معاف فرمانا میرے مالک اور اسے توبہ کا وقت نصیب فرما آمین ثم امین

جمشید صاحب نے کچھ ادھر ادھر کی باتیں کیں، اس کے رزلٹ کے بارے میں پوچھا اور پھر اٹھ کر چلے گئے۔

تو کیا یہی تھی میری قسمت، یہ لکھا تھا میرے نصیب میں اونچے اونچے گھروں کے خواب کی تعبیر میں مجھے مہر اور اسکا چھوٹا سا گھر ملے گا۔ کیوں اللہ کیوں میری دعاؤں پہ تونے کن نہ کہا کیوں مجھے یوں سزا دی کیوں؟ لیکن میں جانتی ہوں وقت صدا ایک سا نہیں رہتا بدل جاتا ہے آج اگر طوبٰی جیتی ہے تو کل میں بھی جیتوں گی وہ مجھے توڑنا چاہتی تھی میں اسے مضبوط بن کر دکھاؤں گی لیکن کبھی معاف نہیں کروں گی کبھی بھی نہیں۔ مجھے اس وقت کا انتظار ہے جب میں جیت کر طوبٰی کے سامنے سر اٹھا کر کھڑی ہوں گی اور وہ سر جھکائے۔ وشہ نے بے دردی سے اپنی گال پر آئے آنسو کو پونچھا

چراغ سب کے بجھیں گے

ہوا کسی کی سگی نہیں

وشہ باہر آؤ دیکھو کون آیا ہے۔۔۔۔۔۔

کون ہے امی۔۔۔۔ اور نظر پڑتے ہی اس نے سر پر دوپٹہ اوڑھ لیا ہے آکر سلام کیا

وعلیکم اسلام بیٹا کیسی ہو !!

جی ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ سر جھکا کر جواب دیا

مجھے تو جب کرن بہن نے بتایا کہ تم مان گئی ہو تو مجھ سے تو رہا نہیں جا رہا تھا دل کر رہا تھا اڑ کر آ جاؤں اور اپنی بیٹی کو اپنے بیٹے کی نام کی انگوٹھی پہنا دوں۔

اور کرن بیگم مسکرا کر وشہ کو دیکھ رہی تھیں کہ دیکھو کتنے اچھے لوگ ہیں کتنی اپنائیت ہے ان کے لہجے میں ۔۔۔۔۔ وشہ نے انکے یوں دیکھنے پر منہ پھیر لیا۔

کرن بہن مجھے اجازت دیں میں انگوٹھی پہنا دوں اپنی بچی کو؟؟؟

اجازت کی کیا بات کرتی ہیں ساجدہ بہن یہ اب آپ کی ہے جب چاہے پہنا لیں۔۔۔۔۔۔ کرن نے خوش دلی سے جواب دیا۔

ٹھیک ہے لیکن بھائی صاحب نہیں ہیں گھر میں کیا، وہ بھی ہوتے تو اچھا رہتا اور باقی دونوں بچوں کو بھی بلا لیتے۔

جمشید صاحب کا کام توزیادہ تھا آج تو شاید وہ نہ آسکیں گھر ارحم اور طوبیٰ کو بلا لیتے ہیں۔

ارحم ارحم بیٹا نیچے آؤ ذرا جلدی۔۔۔۔۔۔۔ارحم چھت پر بیٹھا پڑھائی کر رہا تھا۔۔۔

جی امی آ رہا ہوں

جی آپ نے بلایا۔۔۔ہاں بیٹا پڑھائی چھوڑو کچھ وقت کے لیے اور پہلے تو طوبیٰ کے کمرے میں جاؤ اور اسے اٹھا کر فوراً باہر لاؤ۔ چلو جلدی

امی میں نہیں اٹھا رہا انھیں بھئی بھوکے شیروں کی طرح چیختی ہیں وہ جب نیند سے جگایا جائے انھیں۔

ارحم بری بات بیٹا جاؤ آنٹی انتظار کر رہی ہیں جلدی۔

اچھا امی۔۔۔۔۔۔۔وہ منہ بنا کر چلا گیا

وشہ تو ابھی تک گم صم ہی بیٹھی ہوئی تھی ایک دم لاتعلق جیسے بات اسکی نہیں کسی اور کی ہو رہی ہو۔

کیا ہے امی کیوں مجھے اٹھا دیا آپ نے۔۔۔۔۔طوبیٰ نے رونی صورت بنا کر کہا۔۔۔

وہ فریش بھی ہو کر نہیں آئی تھی ویسے ہی بکھرے بال اور بغیر منہ دھوئے آ گئی تھی

طوبیٰ یہ کیا بدتمیزی ہے سلام کرو آنٹی سے اور حلیہ درست کرو اپنا۔

اوہ اسلام وعلیکم! آنٹی کیسی ہیں آپ۔۔سوری وہ میں نے دیکھا نہیں تھا آپکو۔

ارے کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔۔میں یہاں تمہاری بڑی بہن کو انگوٹھی پہنانے آئی ہوں اس لیے اب جلدی سے منہ ہاتھ دھو کر آ جاؤ پھر میں رسم شروع کرتی ہوں۔

طوبیٰ کو تو یہ سن کر حیرت کا جھٹکا لگا تھا تو کیا یہ مان گئی مہر سے شادی کے لیے۔

واؤ! طوبیٰ نے وشہ کی طرف دیکھا جو اسکی طرف دیکھنے سے مسلسل گریز کر رہی تھی

بس پانچ منٹ میں ابھی تیار ہو کر آئی۔۔۔۔۔نیند تو جیسے آپ اس سے بہت دور تھی یاد رہا تو صرف اتنا کہ وہ واقعی جیت گئی اور اسنے وشہ کو ہرا دیا اور اب اسے اپنی یہ خوشی منانا تھی

اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد وشہ کو مہر کے نام کی انگوٹھی پہنا دی گئی۔اس سارے وقت میں وہ خاموش رہی جب کہ طوبیٰ بہت خوش تھی۔خوش تو کرن بیگم بھی تھی کہ انکی بیٹی کو اتنا اچھا اور نیک سسرال مل رہا ہے

لیکن وشہ وہ ماتم کر رہی تھی اندر ہی اندر اپنے ٹوٹنے کا، زین کے کھونے کا، طوبٰی کے جیتنے کا اور بھی نا جانے کیا کیا چل رہا تھا اس کے ذہن میں۔۔۔۔۔ سوچیں کہاں ختم ہوتی ہیں

لا محدود سی سوچیں، لا محدود سے غم

خوشیاں نظر آتی ہیں خوابوں میں، مگر بہت کم !!!

اسی شام تانیہ آئی وشہ سے ملنے۔۔

اسلام وعلیکم آنٹی! کیسی ہیں آپ

ہاں بیٹا میں ٹھیک ہوں تم سناؤ کتنے بعد چکر لگایا۔

جی وہ بس فائنل میں بزی تھی میں تھوڑا اس لئے نہیں آسکی، وشہ کہاں ہے ؟۔

اپنے کمرے میں ہے بیٹا جاؤ مل لو آج تو تمھیں ایک خوش خبری بھی ملنی ہے۔

ھیں خوش خبری پر کیسی؟

یہ تو تم اس سی ہی جا کر پوچھو۔۔۔۔

اوکے ابھی جاتی ہوں

وشہ افففف کیا اندھیرا کیا ہوا ہے کمرے میں تم نے۔

لڑوں گی تو بعد میں پہلے یہ بتاؤ خوش خبری کیا ہے جو آنٹی کہہ رہی تھیں۔

تماشا دیکھنے آئی ہو تم میرا۔۔۔۔۔ دیکھ تو گیا تھا اس نے اسی سے پوچھ لیتی۔

کیسی باتیں کر رہی ہو کیسا تماشا اور کس سے پوچھ لیتی۔

اسے سے جس نے مجھے اس حال میں پہنچایا ہے۔۔۔۔ وشہ ہزیانی انداز میں چیخنے لگی

وشہ کیا ہو گیا ہے ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہی ہو

واہ تانیہ واہ کیا خوب بن رہی ہو تم جیسے تمھیں کچھ پتہ ہی نہ ہو

مجھے واقعی کچھ نہیں پتہ تم بتاؤ گی تو پتہ چلے گا نا۔

زین نے مجھے دھوکہ دیا ہے مجھے اپنی محبت کے جال میں پھنسا کر وہ اب میری بہن سے شادی کر رہا ہے۔

یہ دیکھواسکو، یہ مہر کے نام کی انگوٹھی مجھے پہنادی گئی ہے اور میرے اونچے اونچے خوابوں کی یہ تعبیر لکھی گئی ہے۔

کیا؟ یہ تم کیا کہہ رہی ہو طوبیٰ اور زین او میرے اللہ

ہنہ اب انجان بننے کا ناٹک نہ کرو میرے سامنے میں جانتی ہوں تمہیں سب پتہ ہے پھر بھی تم نے ____

خدا کی قسم میں کچھ نہیں جانتی تھی بس مجھے اتنا پتہ تھا کہ زین تمہارے ساتھ صرف وقت گزار رہا ہے وہ تمہیں لے کر سیریس نہیں ہے لیکن یہ طوبیٰ والا سین مجھے خود نہیں پتہ تھا بلکہ اب تمہارے منہ سے سن رہی ہوں میں۔

مطلب تم جانتی تھی زین مجھے دھوکہ دے رہا ہے پھر بھی تم نے مجھے نہیں بتایا۔۔۔ یہ دوستی نبھائی ہے تم نے۔

وشہ تم پر زین کے پیار کا بھوت سوار تھا تم کہاں کسی کی سن رہی تھی ایسے میں تمہیں بتاتی تو تم مجھ سے دوستی نہیں ختم کر سکتی تھی۔

وہ تو میں اب بھی ختم کر دوں گی۔

تمہارا دماغ ٹھیک ہے وشہ یہ کیا بول رہی ہو

بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں میں تم دوست نہیں ہو ایک آستین کا سانپ ہو جس سے مجھے اب چھٹکارا چاہیے۔

چلی جاؤ یہاں سے ابھی اور اسی وقت دوبارہ کبھی مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔ سمجھی تم۔

ہاں ٹھیک کہا تم نے مجھے جانا ہی چاہئے لیکن تم ایک بات یاد رکھنا بہت پچھتاؤ گی تم ایک دن پر تب وقت گزر چکا ہوگا۔تانیہ نے اپنا بیگ اٹھایا اور چلی گئی۔

دروازہ کے باہر طوبیٰ کھڑی تھی تک تک تک بہت بری ہوئی آپ کے ساتھ تو۔

دیکھا ایسی ہیں آپ کی دوست اتنی محبت کے بدلے یہ دیا آپ کو۔بے عزت کر کے اپنے گھر سے نکال دیا اور آپ تھی کہ جان دیتی تھی ان کے لیے تففف ہے ویسے وشہ آپی پر بھی۔

یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہی تو ہو رہا ہے سب کیا دھرا تمہارا ہے یاد رکھنا تم یہ سب کر کے کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گی۔

اوو میں تو ڈر گئی ہاہاہاہاہا

جائیں جائیں اتنے سب کے بعد آپ کا یہاں رکنا ٹھیک نہیں ہے۔

جا رہی ہوں۔۔۔۔۔

طوبیٰ یہ تانیہ کہاں گئی میں اس کے لیے چائے بنا کر لائی ہوں۔

وہ تو چلیں گئی کوئی ضروری کام یاد آ گیا تھا دوبارہ پھر آ جائیں گی

آپ یہ چائے مجھے دے دیں مجھے شدید طلب ہو رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

اپنے عمال کی خبر کسی نے نا رکھی

خدا سے گلہ بہر حال سب کو رہا

امی کیا ہو گیا ہے آپ لوگوں کو ابھی تک نہیں گئے، پہلی بار جانا ہے کیا سوچیں گے وہ لوگ کہ یہ ذرا وقت کے پابند نہیں ہیں۔

تم چپ کرو طوبیٰ کچھ نہیں سوچتے اور ویسے بھی میں اور تمہارے بابا تو تیار ہیں اب بس ارحم ہی رہ گیا ہے وہ بھی بس آتا ہی ہو گا

آ ہی نا جائے وہ لے کر آتی ہوں میں اسے۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم ارحم جلدی باہر آؤ

کیا ہو گیا ہے آپی کیوں اتنی زور زور سے چلا رہی ہیں آپ؟؟

یہ تم کس خوشی میں اتنا تیار ہو رہے ہو تمہارا رشتہ تو لینے نئ جا رہے۔۔۔۔ طوبیٰ نے اسکی تیاری پہ چوٹ کی

میرا نہیں پر میری بہن کا تو لینے جا ہی رہے ہیں نا اور ویسے بھی ہم نے سنا ہے ایک چھوٹی بہن بھی ہے زین صاحب کی، تو سوچا کیا پتہ ہمارا ابھی چانس لگ جائے۔۔۔۔۔ ارحم نے آنکھ مار کر کہا۔

بدتمیز، بے شرم ابھی بتاتی ہوں بابا کو___ دیکھنا کیسا چانس نکالتے تمہارا۔

ارے ارے آپو مذاق کر رہا تھا یار بس آپ چلیں میں آرہا ہوں۔

ہاں اب جلدی آجانا ورنہ دوبارہ میں بابا کو ساتھ لاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا او کے___

اسلام وعلیکم ! کیسے ہیں آپ سب ؟؟

زین بیٹا تم۔۔۔۔ تم کیوں آئے ہو ہم آہی رہے تھے بس۔۔۔۔۔

ارے آنٹی ڈیڈ نے بھیجا ہے مجھے کہ آپ لوگ پہلی بار ہمارے گھر آرہے ہیں کوئی مشکل نہ ہو آپکو اس لیے میں خود جا کر لے آؤں۔

ایسی کوئی بات نہیں تھی بیٹا ہم آرام سے آجاتے لیکن اب تم آہی چکے ہو تو بیٹھو ذرا میں کچھ سامان خریدنا چاہتا ہوں وہ لے کر آتا ہوں۔۔۔۔ جواب جمشید صاحب کی طرف سے آیا

آپ مجھے بتادیں کیا لینا ہے آپ نے میں لا دیتا ہوں۔۔

نہیں بیٹا یہاں پاس سے ہی لینا ہے میں آتا ہوں ذرا۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے جیسا آپ مناسب سمجھیں_ ،،،،،،___

کرن بیگم نے زین کو اکیلے بیٹھے دیکھا تو سوچا بات کلئیر کر ہی لیں اس سے اچھا موقع پھر ملے نا ملے

زین بیٹا مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔

جی آنٹی کریں اور آپکو اجازت لینے کی کیا ضرورت تھی آپ ماں کی جگہ ہیں میری۔۔۔۔۔۔۔

شکریہ بیٹا۔۔۔۔۔۔ کرن بیگم کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ بات کیسے شروع کریں

زین مجھے تم سے وشہ کے بارے میں بات کرنی تھی۔۔۔۔ بیٹا وہ _

آنٹی اگر آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ وشہ نے میرے بارے میں آپ سے یہ بات کی تھی کہ میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں تو یہ جھوٹ ہے میں کبھی بھی وشہ کو اس نظر سے نہیں دیکھا تھا وہ میری دوست ہے اور بہت اچھی دوست ہے۔۔۔ لیکن اس نے ہماری دوستی کو غلط سمجھ لیا۔

آپ اب خود بتائیں میری کیا غلطی ہے اس میں ؟؟؟نہایت ہی معصومیت سے پوچھا گیا۔۔

پھر تم وشہ کے بلانے پر ہمارے گھر مجھ سے ملنے کیوں آئے تھے ؟؟اور تم نے رشتے کی بات بھی کی تھی کہ تم اپنی بہن کی شادی کے بعد سب کو لاؤ گے_ وہ سب پھر کیا تھا

آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں میں نے کہا تھا یہ سب لیکن میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ میں وشہ کے لیے رشتہ لاؤں گا۔۔۔۔

میں جب یہاں اس گھر میں آیا تو میری ٹکر طوبیٰ سے ہوئی اور پہلی نظر میں ہی وہ مجھے بہت اچھی لگی تب ہی میں نے فیصلہ کر لیا کہ زین کی اگر کوئی بیوی بنے گی تو صرف طوبیٰ اور کوئی نہیں۔۔۔۔۔۔

وشہ میرے بارے میں جو بھی سوچتی ہے اس میں اب میرا تو کوئی قصور نہیں ہے نا،،، لیکن پھر بھی میری وجہ سے آپ کو یا آپ کے گھر والوں کو کوئی تکلیف پہنچی تو میں معافی چاہتا ہوں۔

نہیں نہیں بیٹا تمہیں معذرت کی کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے ایک غلط فہمی تھی اب ختم ہو گئی

خوش رہو ہمیشہ۔۔۔۔ میں تمہارے پینے کے لیے کچھ لاتی ہوں۔

جی ضرور واقعی ہی پیاس بہت لگ رہی تھی

زین ایزی ہو کر صوفہ پر آڑھا ترچھا لیٹ گیا تبھی کوئی اندر داخل ہوا۔

آنے والے تو دیکھ کر زین کو حیرت کا ایک جھٹکا لگا۔

وشہ تم۔۔۔۔۔۔

ہاں میں،،، ڈر لگ رہا ہے مجھے دیکھ کر کہیں بتا نہ دوں میں سبکو تمہارے بارے میں_ ہاں بولو ۔۔۔ فکر نہیں کرو یہاں سب کو تم خرید چکے ہو کسی کو بھی مجھ پر یقین نہیں آئے گا سچ کہتے ہیں پیسے میں بڑی طاقت ہے

لیکن تم ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا سب کا آتا ہے اور میرا بھی آئے گا۔

منہ کے بل گرو گے تم،،،، کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گے کبھی سکون نہیں حاصل کر پاؤ گے

سیریسلی تم مجھے بد دعا دے رہی ہو اپنے زین کو۔۔؛؛؛؛۔۔ یقین نہیں آ رہا مجھے

بکواس بند کرو اپنی اور یہ دیکھو انگوٹھی میں تمہارے فریب اور دھوکے کو لے کر ساری زندگی بیٹھ نہیں رہی بلکہ شادی کروں گی

Ahan tha's great میں تم جیسی سمجھدار لڑکی سے یہی توقع کر رہا تھا گڈ۔

یہ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟

کچھ نہیں تمہارے ہونے والے شوہر سے بات کر رہی تھی آخر کو میرا بھی تو حق بنتا ہے آدھی گھر والی بن جاؤں گی میں اسکی_ طوبیٰ کمرے میں آئی تو وشہ کو یہاں دیکھ کر حیران ہوئی اور فوراً غصے سے پھٹنے لگی۔

شٹ اپ اور دفع ہو جاؤ یہاں سے

مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہارے منہ لگنے کا"""جا رہی ہوں

یہ کیا کہہ رہی تھی تم سے؟؟وشہ کے جانے کے بعد طوبیٰ نے زین سے پوچھا۔

کچھ نہیں یار بس ایسے ہی آپ نے مجھے دھوکہ دیا میں کبھی معاف نہیں کروں گی وغیرہ وغیرہ

زین نے ناک سے مکھی اڑائی۔

ہنہ انکو چھوڑو تم اپنی سناؤ خود ہی لینے آ گئے امی بابا کو۔۔۔

ہاں یار رہا نہیں جا رہا تھا تمہارے بغیر سوچا خود چلا جاتا ہوں اور کچھ نہیں تو دیدار یار ہی ہو جائے گا۔

ہاہاہاہا اچھا جی اگر اتنی ہی جلدی ہے نا تمہیں تو شادی کی ڈیٹ کوئی پاس والی ہی رکھوا لینا

ہاں تو دیکھنا تم اسی مہینے کے آخر میں لینے آ جاؤں گا تمہیں پوری بارات کے ساتھ___ زین نے ذرا سا طوبیٰ کی طرف جھک کر کہا

طوبیٰ شرم سے لال پیلی ہو گئی اور فوراً اٹھ کر بھاگ گئی اور پیچھے زین کے ہونٹوں پہ ایک جاندار مسکراہٹ ابھری

یہ لو بیٹا فریش جوس پیو

تھینک یو سو مچ آنٹی۔۔۔۔۔۔۔

چلیں کافی ٹائم ہو گیا ہے___ زین نے اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا

ہاں وہ بس ارحم دیکھنے گیا ہے جمشید صاحب کو۔۔۔ تبھی باہر باتوں کی آواز آنا شروع ہو گئی

لگتا ہے آ گئے، چلو آؤ باہر چلیں

جی______

معافی چاہتا ہوں بیٹا دکان پہ بہت رش تھا اس وجہ سی دیر ہو گئی مجھے اور تمہیں اتنا انتظار کرنا پڑا

ارے انکل کیوں شرمندہ کر رہیں ہیں آپ؛؛؛؛؛؛؛؛؛؛؛؛؛؛؛

چلیں۔۔۔ارحم بیٹا یہ سامان گاڑی میں رکھو

ہم دونوں مل کر رکھ لیتے ہیں آپ بیٹھ جائیں

اور تھوڑی ہی دیر بعد وہ سب زین کے گھر پہنچ گئے جہاں سب نے بہت خوش دلی سی انکا استقبال کیا۔

زین کے والد احمد صاحب بھی بہت اچھے انسان تھے زین کی ماں تو باہر نہ آ سکیں لیکن کرن بیگم ان سے کمرے میں جا کر مل آئی اور تھوڑی دیر ان کے پاس بھی بیٹھ گئی۔

وہ زیادہ بولنے والی نہیں بلکہ ایک کم گو خاتون تھی یا شاید انکی بیماری نے انھیں ایسا بنا دیا ہے۔۔

کوئی بھی اندازہ لگانا مشکل تھا

خیر احمد صاحب کی ضد پہ شادی کی تاریخ پکی کی گئی جو کہ اگلے ماہ تھی زین کے گھر والے تو اسی مہینے کے آخر تک چاہ رہے تھے لیکن جمشید صاحب نے انھیں بتایا کہ انہوں نے ایک نہیں دو بیٹیوں کی شادی ایک ساتھ کرنی ہے تو تیاری کے لیے وقت تو درکار ہے نا

اسی طرح ہنستے باتیں کرتے سارا وقت گزر گیا اور رات کا اندھیرا پھیلنے لگا تو احمد صاحب کے کہنے پر زین ان کو چھوڑنے گھر تک آیا

بیٹا اندر آ جاؤ۔۔۔۔۔ جمشید صاحب نے اسے دعوت دی

نہیں انکل پھر کبھی آ جاؤں گا ابھی بہت ٹائم ہو گیا ہے ماما بھی انتظار کر رہی ہوں گی میرا

اوکے ٹھیک ہے دھیان سے جانا

جی خدا حافظ !

آہ میں تو بہت تھک گیا آج۔۔۔۔۔ارحم نے گھر آتے ہی صدا بلند کی۔

تم کیسے تھک گئے بتاؤ نا ذرا کیا تو کچھ ہے نہیں۔۔۔۔۔ جمشید صاحب نے بڑے لاڈ سے اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر کہا

ارے بابا ہمیں عادت نہیں ہے نا بیٹھ کر سارا دن گزرنے کی اس لیے کہہ رہا تھا میں اب چھوڑ دیجیے نا۔

افففففف امی آج بابا اس گھر کے اکلوتے چاند کو مارنے کے دم پر تھے۔۔۔۔ شکر ہے میں بچ گیا

ہاہاہاہا شریر بدمعاش۔

استغفر اللہ گالی دی آپ نے امی دیکھ لیں آپ کے ہوتے ہوئے۔

چلو بس کرو اب ارحم جاؤ جا فریش ہو جاؤ اور پھر سونے کی تیاری کرو صبح کالج بھی جانا ہے

اوکے جو حکم سرکار آپکا

کیا جمشید صاحب آپ بھی اس کے ساتھ بچے ہی بن جاتے ہیں۔

کیا ہو گیا ہے بیگم ایک ہی ایک تو بیٹا ہے ہمارا اس کے ساتھ لاڈ نہیں کریں گے تو اور کس کے ساتھ کریں گے

یہ ہماری دونوں شہزادیاں کہاں ہیں۔۔۔۔۔

طوبٰی، وشہ بیٹا کہاں ہو تم دونوں

جی بابا آ گئے آپ لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا کہاں تھی آپ؟؟؟

میں اپنی الماری سیٹ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اچھا اور طوبٰی کہاں ہیں؟؟؟ وہ شاید سو رہی ہے اسے پتہ نہیں چلا ہو گا آپ لوگوں کے آنے کا ورنہ فوراً اٹھ جاتی۔

نہیں نہیں سونے دو اسے اب۔۔۔ ویسے ہم شادی کی تاریخ پکی کر آئے ہیں

اچھا کیا رکھی۔۔۔ وشہ نے دل پر پتھر رکھ کر پوچھا اور بہت سارے آنسوؤں کو اپنے اندر اتارا۔

ٹھیک ایک مہینے بعد اور تمہاری بھی یہی رکھیں گے کیوں کہ ایک ہی بار ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔

آپ کے لئے کیا لاؤں کھانا یا چائے وغیرہ

نہیں ہم تو اب آرام کریں گے آپ بھی جاؤ اور آرام کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آرام۔۔۔کیسے کر لیتی وشہ اب تو ساری رات اسے ایسے ہی گزرنا تھی گھٹی روتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اکیلی وہ اپنے آپ سے لڑ رہی تھی کرن بیگم اور تانیہ کے سوا تو ویسے بھی اس کی کسی سی نہیں بنتی تھی اور اب وہ دونوں بھی نہیں تھیں۔

آج وہ خود کو زیادہ ہی اکیلا محسوس کر رہی تھی۔

آپکی بات سے انکار نہیں ہے لیکن

بولتی کیوں نہیں دیوار اگر سنتی ہے۔

☆☆☆☆☆

امی کب آئے تھے رات کو آپ لوگ، اور کیا باتیں ہوئیں؟؟؟ طوبیٰ نے تجسس سے پوچھا۔

باتیں تو بہت ساری کی ہم نے شادی کی ڈیٹ بھی فائنل کر لی۔۔۔۔۔۔

طوبیٰ بیٹا وہ سب لوگ بہت اچھے ہیں ان کے ساتھ اچھی ہی رہنا تم بھی اپنی ساس کو ہمیشہ ماں سمجھنا۔

اوہو امی آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے کل میری شادی ہے۔۔۔۔ طوبیٰ نے منہ بنا کر کہا

تو بیٹا ایک مہینے بعد تو ہے نا اور اتنے سے وقت کو گزرنے میں کہاں ٹائم لگتا ہے۔۔۔۔

پھر تم دونوں اپنے اپنے گھر کی ہو جاؤ گی

اچھا یہ بتاؤ وشہ کہاں ہے؟؟

اپنے کمرے میں ہوں گی اور کہاں جانا ہے۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے تم یہ دودھ دیکھو ابالنا ہے اسے میں وشہ سے کچھ بات کر کے آتی ہوں

ٹھیک ہے۔

وشہ بیٹا کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟

کچھ نہیں آپ کو کوئی کام تھا کیا؟؟؟

میں کیا صرف کام کے لیے ہی تمہارے پاس آسکتی ہوں بیٹا کیوں ہر وقت اتنی بدگمان رہتی ہو سب سے۔

واہ امی آپ ابھی بھی یہ بات کر رہیں کہ میں ہر ایک سے بدگمان رہتی ہوں جو باقی سب میرے ساتھ کرتے ہیں کیا وہ آپ نہیں دیکھ رہیں بلکہ آپ کو کیوں نظر آئے گا آپ تو خود بہت خوش ہیں آخر کو آپکی بیٹی اتنے اچھے گھر میں بہو بن کر جائے گی۔۔۔۔

بس کرو وشہ میں تمہارے لیے بھی بہت خوش ہوں کیوں کہ تمہارا سسرال بھی بہت اچھا ہے۔۔۔

جانے دیجئے۔۔۔۔ایک استہزایہ مسکراہٹ۔۔۔۔

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا میں تو بس اپنے خدا سے تمہارے لئے دعا ہی کر سکتی ہوں کہ وہ تمہیں ہدایت دے۔

میں بس تم سے کچھ بات کرنے آئی تھی، شادی کی ڈیٹ تو ہم نے رکھ دی ہے اور اب کچھ دنوں بعد ہی تم دونوں اپنے اپنے گھر کی ہو جاؤ گی اس لئے میں تمہیں کچھ باتیں سمجھانا چاہتی ہوں۔

دیکھو بیٹا شادی کے بعد سسرال ہی بیٹی کا اپنا گھر ہوتا ہے اور اس گھر کے لوگ بھی۔۔۔۔اپنی ساس کو ہمیشہ ماں ہی سمجھنا وہ بہت اچھی خاتون ہیں اور مہر بھی بہت اچھا انسان ہے اسکی عزت کرنا ____

باقی میری اللہ سے دعا ہے کہ تم ہمیشہ خوش رہو اور آباد رہو آمین۔ اپنی بات مکمل کر کے کرن بیگم چلیں گئیں کیوں کہ وہ جانتی تھیں وشہ کچھ الٹا ہی بولے گی اس لیے انہوں نے جانے میں ہی عافیت سمجھی۔

کیسے سمجھ لوں ان کو ماں امی،، جب میری اصلی ماں ہی مجھے نہ سمجھ سکی تو اور کوئی کیا خاک سمجھے گا۔۔۔۔

وشہ نے بے دردی سے آنسو صاف کرتے ہوئے سوچا۔

پر کیسے ایک ماں اپنی بیٹی کو کیسے نہیں سمجھ سکتی وہ کیوں اسکی آنکھوں میں چھپے درد کو جان نہیں پاتی۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔ پھر وہی لا محدود سوچیں۔۔

ایسا کیوں ہوا امی کیوں بدل گئی ہیں آپ اتنا۔۔۔ میں جب چھوٹی تھی آپ سے جھوٹ بولتی تھی آپ کو فوراََ پتا چل جاتا تھا جب بھی اداس ہوتی تھی اپ بغیر کہے جان جاتی تھیں پھر اب جب مجھے اس سب کی زیادہ ضرورت ہے اب آپ کیوں نہیں ہیں میرے پاس،، پاس ہوتے ہوئے بھی۔

میں بہت یاد کرتی ہوں آپکو امی ___ اپنی اس ماں کو جو میری آنکھیں پڑھتی تھی، جو میری خاموشی کے پیچھے چھپے راز جان لیتیں تھی

آہ امی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں چھوٹی سی ایک بچی تھی
تیری انگلی تھام کے سوتی تھی
تو دور نظر سے ہوتی تھی
میں آنسو آنسو روتی تھی
خوابوں کا ایک روشن بستہ
تو روز مجھے پہناتی تھی
جب ڈرتی تھی میں راتوں کو
تو اپنے پاس سلاتی تھی
ماں تو نے کتنے برسوں تک
اس پھول کو سینچا ہاتھوں سے
جیوں کے گہرے بھیدوں کو
میں سمجھی تیری باتوں سے
میں تیری یاد کے تکیے پر
اب بھی رات کو سوتی ہوں
ماں میں ایک چھوٹی سی بچی ہوں

تیری یاد میں اب بھی روتی ہوں

☆☆☆☆☆

ارحم بیٹا تم باہر دیکھو میں یہاں دیکھتا ہوں۔۔۔

او میری پیاری امی جان کیوں ٹنشن لے رہی ہیں آپ سب ٹھیک ہے اور آپ نہ آرام سے بیٹھ جائیں ہم سب دیکھ لیں گے

ارے کیسے بیٹھ جاؤں میں آرام سے اتنا کام ہے گھر میں اور یہ شسسہ نا جانے کہاں ہیں۔۔۔۔۔۔

افففف ایک تو امی بھی نا ٹینشن لینا تو لازمی ہے ان کے لیے۔۔۔۔۔۔

وشہ بیٹا ہو گئی تیار تم ؟؟؟

یہ کیا تم نے صرف کپڑے تبدیل کئے ہیں ابھی تک بیٹا تھوڑا میک اپ بھی کر لو۔۔۔ کہیں سے لگ رہی ہو تم مہندی کی دلہن

میں دلہن ہوں بھی کہاں امی۔۔۔۔۔ اپنے جذبوں کو سولی پہ چڑھا کر ایک ان چاہے شخص کے ساتھ رخصت ہونے والی لڑکی دلہن کہاں ہوتی ہے، جس انسان کا دل ہی مردہ ہو وہ کیسے جی سکتا ہے وہ بھی اس صورت میں۔۔۔۔ جس شخص کے خواب میں نے دیکھے، جسے میں نے چاہا اسے میرے ہی سامنے مجھ سے چھین کر میری بہن کی جھولی میں ڈال دیا گیا____

یہ دنیا بھی کتنی عجیب ہوتی ہے نا پل پل دل کو مارنے کے بعد بھی یہ چاہتی ہے کہ ہم جیتے رہیں۔۔۔ کوئی پوچھے ان سے کہ ایسے جینا آسان ہوتا ہے کیا،،؛؛؛،،

زخم دیتے ہیں کہتے ہیں سیتے رہو

جان لے کر کہیں گے کہ جیتے رہو

وہ یہ سب صرف دل میں ہی سوچ پائی کہنے کی ہمت نہ ہوئی۔

کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ جمشید صاحب اور کرن بیگم بہت خوش ہیں وہ انھیں اداس یا پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

ٹھیک ہے امی میں تیار ہو کر آتی ہوں آپ چلیں باہر۔۔۔

میرا بچہ خوش رہو،،اب زیادہ وقت نہ لگانا بس جلدی آجاؤ۔۔۔۔۔۔

جی آتی ہوں وہ بے دلی سے میک اپ کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

مہندی کا فنکشن بہت اچھا ہو گیا۔۔۔ طوبیٰ پر تو ٹوٹ کر روپ آیا تھا۔

جمشید صاحب نے مہندی ایک ساتھ کرنے سے انکار کر دیا تھا کیوں کہ انھیں نکاح سے پہلے اس طرح کی بے تکلفیاں پسند نہ تھیں ورنہ زین کے گھر والوں نے تو بہت زور دیا ایک ساتھ مہندی کرنے کو۔۔۔۔۔۔۔البتہ رامین اور ماہین طوبیٰ کے لیے مہندی کا جوڑا لائیں تھیں

دوسری طرف وشہ کی نند رمشہ اور اریبہ بھی اس کے لیے مہندی کا جوڑا لائیں تھی جیسے پہننے نے اس نے انکار کر دیا اور اپنی امی کے ہاتھ کا بنا جوڑا پہنا۔۔۔۔

اور وہ رات بھی وشہ کے لیے بہت بھاری تھی تن تنہا اپنے خیالات سے لڑتے لڑتے وہ بہت تھک چکی تھی اور اس وقت میں وہ تانیہ کو بہت زیادہ یاد کر رہی تھی۔ کاش تم آجاتی میرے دل کا بوجھ ہی کچھ ہلکا ہو جاتا۔
اور یہ سب سوچتے کب اسکی آنکھ لگی وہ اندازہ نہ کر سکی۔۔۔۔۔ صبح اسکی چچازاد ماہ نور نے اسے آکر جگایا۔۔۔

وشہ اٹھ جاؤ اور کتنا سوؤ گی۔ چلو اٹھو فریش ہو جاؤ اور ناشتہ کرو پھر پارلر کے لیے نکلنا ہے

تم جاؤ میں آتی ہوں تھوڑی دیر میں

اچھا ٹھیک ہے پر آجانا اب جلدی۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

اور پھر وہ وقت آگیا جس کا سب کو بے صبری سے انتظار تھا سوائے ایک شخص کے۔۔۔۔۔۔

بارات آگئی ارے دیکھو تو طوبیٰ کا دولہا ماشاءاللہ! مجھے تو شہزادہ لگ رہا ہے

لگنے کی کیا بات ہے، شہزادہ ہی تو ہے مجھے تو رشک آرہا ہے طوبیٰ کی قسمت پر۔۔۔۔۔۔

ہاں صحیح کہہ رہی ہو لیکن وشہ کا دولہا تو دیکھو کتنا معمولی سا ہے اور زین کے سامنے تو زیادہ ہی۔۔۔۔۔۔۔

ارے یار بس کرو تم لوگ کسی نے سن لیا نا تو بہت برا ہو گا،، چلو نیچے جا کر دیکھتے ہیں

وشہ نے سب کی باتیں سن لیں تھی، اس نے کمرے کا دروازہ بند کر لیا اور گھٹ گھٹ کر رونا شوروع کر دیا اور تو کچھ اس کے بس میں تھا بھی نہیں

اس کا دل کر رہا تھا کہ سب کو چیخ چیخ کر بتائے کہ یہ طوبیٰ کی نہیں اس کی قسمت تھی جو اس سے چھین لی گئی۔۔۔۔۔ مگر شاید وہ یہ بھول گئی تھی کہ جوڑے تو اسمانوں پہ بنتے ہیں اور خدا نے کسی کو اتنی ہمت نہیں بخشی کہ وہ کسی دوسرے کی تقدیر لکھ سکے یہ تو صرف اللہ کی ذات ہی ہے جو کن فرماتی تھی

اس کی اجازت کے بغیر تو ایک پتہ بھی ہل نہیں سکتا کجا کسی کی قسمت کا فیصلہ کوئی اور کرے۔۔۔۔۔

وشہ بیٹا دروازہ کھولو۔۔۔۔ کرن بیگم وشہ کو دیکھنے آئیں تھیں کیوں کہ کچھ ہی دیر بعد نکاح شروع ہو جانا تھا

کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا تو کرن جلدی سے اندر آ گئی جیسے ہی انکی نظر وشہ پر پڑی ان کے حواس بختہ ہو گئے

وشہ یہ کیا حال بنا رکھا ہے تم نے۔۔۔۔ میرے خدایا کچھ دیر میں مولوی صاحب نکاح کے لیے آ جائیں گے

امی روک دیں یہ سب مجھ میں نہیں ہے اتنی ہمت، نہیں ہو سکے گا مجھ سے یہ

چٹاخ!! خبر دار جو ایسا کچھ سوچا بھی تم نے تو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا___ میں جتنا تمہارے ساتھ نرمی سے پیش آ رہی ہوں تم اتنا ہی مجھے ذلیل کروانے کے درپے ہو۔

اور وشہ تو ہکا بکا کھڑی اپنی ماں کو تک رہی تھی جس نے آج تک اس پہ ہاتھ اٹھانا تو دور اونچی آواز میں بات بھی نہیں کی تھی

یہ چادر اور گھونگھٹ اوڑھ لو میں ماہ نور کو بھیجتی ہوں تمہارا میک اپ ٹھیک کرنے کے لیے

کرن مولوی صاحب آ گئے ہیں وشہ تیار ہے نا نکاح کے لیے

جی لے آئیں آپ انھیں۔۔۔۔

اور پھر وہ وقت آ گیا جس کے آنے سے پہلے وشہ اپنے مر جانے کی دعا کر رہی تھی

وشہ فاطمہ بنت جمشید کیا آپکو مہر رشید ولد رشید اختر کے ساتھ حق مہر ۔ ۔ ۔ ۔ ۵ اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔۔ وشہ کو لگ رہا تھا کہ کوئی پگھلا ہوا سیسہ اس کے کانوں میں انڈیلا جا رہا ہے

کرن نے اسے خاموش پا کر ہلکا سا اس کے کندھے پر دباؤ ڈالا۔بیٹا جواب دو

جی قبول ہے۔۔۔۔۔۔بہت ساری ہمت جمع کر کے اس نے یہ الفاظ بولے تھے

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟

جی

کیا آپ کو قبول ہے ؟؟

جی قبول ہے۔

پھر وشہ نے پیپرز پر سائن کئے اور خود کو مہر کے نام کر دیا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔

جمشید صاحب نے آگے بڑھ کر اسکا ماتھا چوما اور اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر ڈھیر ساری دعائیں دیں اور مولوی صاحب کے ہمراہ باہر نکل گئے۔۔۔۔وشہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں

نکاح پہ جو پوچھا اس کی خوشی کا

کہنے لگی بابا بہت خوش ہیں !!!

دوسری طرف طوبٰی نے بڑے جوش خروش کے ساتھ اس نکاح کو قبول کیا اور ہمیشہ کے لیے زین کی ہو گئی۔آج تو وہ بغیر پروں کے ہواؤں میں اڑ رہی تھی جیسے اس نے دنیا فتح کر لی ہو۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد رخصتی بھی کر دی گئی۔۔۔

وشہ تو اپنے ماں باپ کے گلے لگ کر بہت روئی جب کہ طوبٰی خوشی خوشی رخصت ہو گئی

بارات واپس چلی گئی اور کرن بیگم کو لگ رہا تھا ان کے گھر کی ساری رونق لے گئی حالانکہ گھر میں ابھی بھی بہت مہمان موجود تھے لیکن بیٹیاں تو بیٹیاں ہوتی ہیں نا ان کے دم سے گھر میں جو رونق ہوتی ہے وہ کسی اور سے کہاں سے ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے ایک بڑا سا چارٹ دیکھا جس پر لکھا ہوا تھا

ویلکم ٹو یور ہوم !

کیسا لگا بھابھی آپکو؟ ہم نے خود بنایا ہے یہ آپ کے لیے

ھمممم اچھا ہے۔۔۔اس نے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر لا کر کہا۔

چلو اب کیا میری بچی کو یہیں کھڑے رکھو گی کیا تم لوگ۔

چلو مہر بیٹا وشہ کا ہاتھ پکڑ واور اسے اندر ٹی وی لاؤنج میں لے جاؤ وہاں کچھ رسمیں کرنی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رسمیں؟ کسی رسمیں۔۔۔۔۔

بیٹا تم اپنے سسرال آئی ہو اور یہاں کچھ رسمیں ہوں گی۔

آنٹی میں بہت زیادہ تھک گئی ہوں کیا یہ سب ہم کل کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ مجھ سے اب مزید بیٹھا نہیں جائے گا۔

رمشہ اور اریبہ کی کزنز اور دوستیں تو اسکی اس قدر صاف گوئی پر حیران تھیں شادی والے دن ہی دلہن کو دیکھو کیسے اپنی ساس کو منہ پھاڑ کر جواب دے دیا۔۔۔

ہاں کوئی بات نہیں بیٹا یہ سب تو ہوتا رہے گا تم جا کر آرام کرو۔۔۔ مہر جاؤ بیٹا وشہ کو کمرے میں لے جاؤ____ ساجدہ بیک وقت دونوں سے مخاطب ھوئیں۔

دوسری طرف ان دونوں بہنوں کے تو منہ ہی لٹک گئے تھے کیا کچھ سوچا تھا انہوں نے یہ کریں گی وہ کریں گی پر ہوا تو کچھ بھی نہیں۔۔

امی بھابھی تھوڑی دیر تو بیٹھ جاتی کتنا انتظار کیا ہم نے انکا اور وہ۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تمہیں اریبہ وہ کہہ تو رہیں تھی کہ طبیعت ٹھیک نہیں ہے تم بھی سمجھا کرو نا۔۔۔ کیسے سارا دن وہ بیٹھی ہی تو رہیں تھی اب تو تھکنا ہی تھا انہوں نے

ہاں رمشہ ٹھیک کہہ رہی ہے بچے اب تم بھی جاؤ اور جو کام میں نے کرنے کو دیئے ہیں وہ کرو

یہ ہے ہمارا کمرہ اپ اندر چلی جائیں میں کچھ دیر تک آتا ہوں۔

مہر نے اسے کمرے کے باہر ہی چھوڑا اور خود باہر آ گیا جہاں اس کے دوست اسکا انتظار کر رہے تھے وشہ کے ساتھ کوئی اس لیے نہیں آیا تھا اسے کمرے تک چھوڑنے کیوں کہ وہ پہلے ہی منع کر چکی تھی۔

کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا اور مہر قدم قدم اٹھاتا بیڈ تک آیا جہاں وشہ ٹیک لگا کر بیٹھی ہوئی تھی

وشہ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ مہر نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اس کے جھکے چہرے کو اوپر اٹھایا

مہر کے منہ سے بے اختیار ماشااللہ نکلا

اور ویسے بھی عاشق کو تو اپنا محبوب ہی سب سے خوبصورت نظر آتا ہے۔

نہ پوچھو حسن کی تعریف ہم سے

بس جس سے محبت ہو وہی حسین ہے

وشہ نے گھبرا کر اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا اور لمبے لمبے سانس لینے لگی

وشہ آپ ٹھیک تو ہیں؟؟

ٹھیک۔۔۔۔ تم نے مجھے ٹھیک چھوڑا ہی کہاں ہے۔ تم نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ

وشہ میں سمجھ نہیں پا رہا آپ کیا کہہ رہی ہیں

کیوں کی تم نے مجھ سے شادی کیوں تم میری تقدیر پر میری خوشیوں پر مہر بن کر لگ گئے کہ بس اب یہاں میرا سب کچھ ختم۔۔۔ خواب توڑ دیئے تم نے میرے، میری ساری خواہشیں ادھوری رہ گئیں صرف تمہاری وجہ سے ____ بتاؤ کیوں کی تم نے مجھ سے شادی کیوں بھجواتے تھے بار بار ہمارے گھر رشتہ

وشہ ہزیانی انداز میں چلا رہی تھی اور مہر کو کالر سے پکڑ کر اس سے پوچھ رہی تھی جو بڑی اذیت بھری نظروں نے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

کیوں کی میں نے تم سے شادی یہی جاننا چاہتی ہو نا تم تو سنو میں محبت کرتا ہوں تم سے وہ بھی دل و جان سے صرف ایک بار دیکھا تھا میں نے تمہیں صرف ایک بار حفظ ہو گئی تم مجھے تب سے بہت چاہا بھول جاؤں مگر اس دل نے میری ایک نہیں سنی۔۔۔۔ اس کا ایک ایک لفظ اپنے سچ ہونے کی خود گواہی دے رہا تھا اور وشہ کو لگ رہا تھا کہ اس کی سانسیں رک جائیں گی

لیکن خدا کی قسم وشہ اگر میں آپ کے دل کا حال جانتا ہوتا تو کبھی آپ سے شادی کرنے کی ضد نہ کرتا

میں نے بہت دعاؤں سے حاصل کیا ہے۔۔۔اپنے خدا کے آگے جھولی پھیلا کر مانگا ہے آپکو میں نے اپنی ہر نماز کے بعد۔ حالانکہ میں آپکے نام کے علاوہ آپکے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔۔۔ میرا یقین کرو امی کہتی ہیں کہ دعا اگر سچے دل سے مانگو تو ضرور قبول ہوتی ہے تم نے مجھے خدا سے اتنا مانگا کہ اس نے میری دعا رد کر کے تمہاری قبول کرلی_ تمہیں وہ دے دیا جو تم چاہتے تھے لیکن مجھے وہ نہ دیا جو میں چاہتی تھی___

وشہ آپ روییئے مت آپ جیسا چاہیں گیں ویسا ہی ہو گا میں اپکی ہر بات مانوں گا

اسکی بات سنتے ہی وشہ ہنسنے لگی،،،اس کی ہنسی میں کیا نہ تھا اذیت، بے بسی، مایوسی اور سب سے بڑھ کر ہار۔ ایک انسان کی روح کو مار کر اسے زندہ رہنے کی آسائشیں نہیں بخشی جاتی۔

تم کیا کر سکتے ہو ہاں بتاؤ کیا مجھے وہ لا کر دے سکتے ہو جو مجھے چاہئے۔۔۔

نہیں تم وہ کبھی نہیں دے سکتے مجھے۔۔۔ جانتے ہو کیوں؟؟ کیوں کہ وہ میری پہنچ سے بہت دور چلا گیا ہے۔

وہ خود ہی بولتی جا رہی تھی مہر تو بس اسے سن رہا تھا۔اس کے پاس کہنے کو کچھ بچا بھی تو نہ تھا

وشہ کون تھا وہ؟؟؟

اور کس طرح اس سے یہ سوال پوچھا تھا یہ صرف وہ یا اسکا خدا جانتا تھا کیسے اپنی شادی کی پہلی رات وہ اپنی بیوی (جس سے وہ محبت بھی کرتا تھا) یہ سوال پوچھ رہا تھا۔۔۔

زین !!!!

کیا؟؟؟ کونسا زین_ اس کے دل میں ابھی بھی ایک امید تھی کہ شاید وہ غلط سمجھ رہا ہو

ہاں تم ٹھیک سمجھے میں اسی شخص کی بات کر رہی ہوں جس کی شادی آج میری آنکھوں کے سامنے میری بہن سے ہوئی

اب تو مہر کو لگ رہا تھا کہ وہ کبھی بھی بول نہیں پائے گا۔

پلیز کچھ مت کہنا، میں مزید نہ کچھ بول سکتی ہوں اور نہ ہی سن سکتی ہوں

اگر اس وقت تم میرے لیئے کچھ کرنا چاہتے ہو تو مجھے اکیلا چھوڑ دو تمہارا احسان ہو گا مجھ پر۔۔

اور مہر بنا کچھ کہے کمرے سے باہر نکل گیا وہ جانتا تھا کہ گھر میں تو مہمان موجود ہیں اور اگر کسی نے بھی اسے باہر دیکھ لیا تو طرح طرح کے سوال اس لیے وہ سیدھا اوپر آ گیا

یااللہ یہ کیسا امتحان ہے میرا،،، کیا مجھ میں اتنا صبر ہے کہ میں یہ سب سہہ سکوں اے میرے رب اگر یہ تیری طرف سے کوئی آزمائش ہے تو ہمت عطاء کر ثابت قدم رہنے کی اور مجھے کامیاب کرنا۔

ساری رات وہ بہت کچھ سوچتا رہا اور آئندہ آنے والے دنوں میں اسے کیا کرنا ہے یہ سوچنے لگا۔

اور سوچوں کا دھاگے تو ویسے ہی بہت مظبوط ہوتا ہے ہر کوئی الجھ کر رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔

انسان کو تھکا دیتا ہے سوچوں کا سفر

سوچتے سوچتے کب رات گزر گئی اسے پتہ بھی نہ چلا ہوش تب آیا جب فجر کی اذان شروع ہوئی

پھر اس کو اپنے دل میں شدید درد اٹھتا محسوس ہوا کیا کیا سوچا تھا اس نے کیسے وہ شادی کی پہلی صبح اپنی ہمسفر کے ساتھ نماز پڑھے گا اور اپنے رب کا شکر ادا کرے گا مگر ہائے ری قسمت؛؛؛؛؛؛

اس نے چھت پر لگے نل سے ہی وضو کیا اور اسٹور میں پڑے جائے نماز پر نماز ادا کی اور جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو بے بسی سے اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھنے لگا

لکھا ہے کیا لکیروں میں مجھے پڑھنا نہیں آتا

تیری بے درد دنیا سے مجھے لڑنا نہیں آتا

بس اتنا حوصلہ دے دے کبھی نہ آنکھ یہ جھلکے

بھٹکنا گر مقدر ہے کبھی نا دل میرا بھٹکے

☆☆☆☆☆

کہنے کو محبت ہے لیکن،،،

اب ایسی محبت کیا کرنی؟؟؟

جو نیند چرا لے آنکھوں سے،،،

جو خواب دکھا کر آنکھوں کو،،،

تعبیر میں کانٹے دے جائے!!!۔۔۔

جو غم کی کالی راتوں سے،،،

ہر آس کے جگنو لے جائے!!!۔۔۔

جو خواب سجاتی آنکھوں کو،،،

آنسو ہی آنسو دے جائے!!!۔۔۔

جو مشکل کر دے جینے کو،،،

جو مرنے کو آسان کرے!!!۔۔۔

وہ دل جو پیار کا مندر ہو،،،

اس مندر کو برباد کرے!!!۔۔۔

اور یادوں کو مہمان کرے!!!۔۔۔

اب ایسی محبت کیا کرنی؟؟؟

جو عمر کی نقدی لے جائے،،،

اور پھر بھی جھولی خالی ہو!!!۔۔۔

وہ صورت دل کا روگ بنے،،،

جو صورت دیکھی بھالی ہو!!!۔۔۔

جو قیس بنادے انسان کو،،،

جو رانجھا اور فریاد کرے!!!۔۔۔

جو خوشیوں کو برباد کرے!!!۔۔۔

اب ایسی محبت کیا کرنی؟؟؟

دیکھو تو محبت بارے میں،،،

ہر شخص یہی کچھ کہتا ہے!!!۔۔۔

سوجو تو محبت کے اندر،،،

ایک درد ہمیشہ رہے!!!۔۔۔۔

پھر بھی جو محبت ہوتی ہے،،،

کب ان باتوں سے ڈرتی ہے!!!۔۔۔

کب ان کے باندھے رکتی ہے!!!۔۔۔

جس دل میں اس نے بسنا ہو،،،

بس چپکے سے بس جاتی ہے!!!۔۔۔

ایک بار محبت ہو جائے،،،

پھر چاہے جینا مشکل ہو،،،

یہ جھولی خالی رہ جائے،،،

یہ آنکھیں آنسو بن جائیں،،،

پھر اسکی حکومت ہوتی ہے!!!۔۔۔

آباد کرے،،، برباد کرے!!!۔۔۔

ایک بار محبت ہو جائے،،،

کب ان باتوں سے ڈرتی ہے!!!۔۔۔۔

کب کسی کے روکے رکتی ہے!!!۔۔۔۔

اب ایسی محبت کیا کرنی؟؟؟

اسلام و علیکم !

مہر نے آہستہ آواز میں دروازہ کھولا اور اندر آتے ہی سلام کیا

و علیکم اسلام!!!

رات کو نیند ٹھیک سے آگئی تھی کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا تھا نا۔۔۔وہ بالکل ایسے بات کر رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔۔۔۔

نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہوا

وشہ اپنے رات والے رویے پر شرمندہ تھی وہ یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ اس نے ساری رات کہاں گزاری لیکن چاہ کر بھی پوچھ نہ پائی

وشہ دیکھیں ہمارے درمیان جو کچھ بھی باتیں ہوئی وہ ہم تک ہی رھنی چاہیں میری یا آپکی فیملی کو پتہ نہیں چلنا چاہئے

لیکن میں آپ پر کوئی پابندی نہیں لگاؤں گا آپ جیسے چاہیں اپنی زندگی گزاریں۔

یہ نکاح جن بھی حالات میں ہوا ہے وہ الگ بات ہے لیکن ___

لیکن یہ کہ میرے نزدیک اس نکاح کی نہ ہی کوئی عزت ہے اور نہ ہی کوئی ووقت سمجھے !

وشہ نے مہر کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی،،،

ٹھیک ہے۔۔۔لیکن کیا ہم دوست بھی نہیں بن سکتے ؟؟

اب جو بھی ہے ہمیں ایک ساتھ ہی رہنا ہے اور اس کے لیے کم از کم ہمارے درمیان دوستی کا رشتہ تو ہونا چاہئے نا۔۔۔

وشہ نے سوچا کہ اسکی بات تو بالکل ٹھیک ہے اور پھر اس نے مہر کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

اب ہم دوست ہیں۔۔۔۔۔

باہر سب ناشتے پر ہمارا انتظار کر رہے ہوں گی اگر تیار ہو گئی ہو تو چلیں

کیا میرے گھر والے نہیں آئے ؟؟؟

پتہ نہیں میں نے دیکھا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

چلیں ____

ہاں

اسلام و علیکم امی !!!

واسلام ! میرے بچے اٹھ گئے میں اریبہ کو کہنے ہی والی تھی تم دونوں کو اٹھادے۔

آؤ بیٹا اؤ بیٹھو یہاں۔۔۔۔۔۔ساجدہ بیگم نے بڑے پیار سے وشہ کو کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا میری امی نہیں آئیں ؟؟

بیٹا مجھے فون آیا تھا صبح انکا انہوں معذرت کرلی وہ نہیں آ سکتے۔

یہ سنتے ہی وشہ کی انکھوں میں آنسو آ گئے وہ طوبیٰ کے گھر گئے ہوں گے یقیناََ۔

تم بیٹھو ناناشتہ تو کرو وہ چپ چاپ بیٹھ گئی اور ناشتہ کرنے لگی . ___

کسی نے بھی مزید اس سے کوئی بات نہیں کی سب ناشتے میں مصروف ہو گئے

وشہ تم اب تیار ہو جاؤ اریبہ تمہارے ساتھ جائے گی پارلر۔۔۔ ٹھیک ہے

جی ٹھیک ہے

پھر مہران دونوں کو چھوڑ آیا لینے بھی وہی گیا تھا۔

طوبیٰ کا ولیمہ ایک دن بعد رکھا گیا تھا اس لیے آج سب وشہ کے ولیمہ پر آئے۔

وقت گزرتا رہا، وشہ بھی پہلے سے کافی بدل گئی تھی اس کی ساس بہت اچھی خاتون تھیں وہ اسے بالکل بیٹیوں کی طرح چاہتی تھیں لیکن وشہ نے کبھی ان سے زیادہ بات نہیں کی وہ ان کے ساتھ بدتمیزی نہیں کرتی تھی بس کام کے وقت انہیں بلاتی تھی۔

اریبہ اور رمشا بھی بہت اچھی تھیں وہ بھی وشہ سے محبت کرتی تھیں لیکن وشہ ان کے ساتھ بھی ریزرو رہتی بس پوری پوری بات کرتی۔ سب گھر والے یہی سمجھتے تھے کہ وشہ کم گو ہے اس لیے ایسا کرتی ہے مگر سچائی سے صرف مہر ہی واقف تھا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

دو سال بعد

دیکھیں امی میری بیٹی کتنی پیاری ہے ماشااللہ ! آنکھیں تو دیکھیں اس کی پریوں جیسی ہیں گول گول اور بڑی بڑی

ہاں بیٹا بہت پیاری بچی ہے۔۔۔۔

امی میں اسکا نام حباء رکھوں گا اچھا نام ہے نا،،___

نام تو بہت پیارا ہے بیٹا لیکن تم اسکی ماں سے پوچھ کر رکھنا اخر اسکا سب سے زیادہ حق ہے اس بچی پر

جی ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ میں وشہ کو دکھاتا ہوں اپنی چھوٹی سی گڑیا۔

مہر کی تو خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی

یااللہ میرے بیٹے کی خوشیوں کو کسی کی نظر نہ لگے اسے ہمیشہ ایسے ہی خوش رکھنا۔۔۔ ساجدہ نے دل سے اپنے بیٹے کے لیے دعا کی۔۔۔۔

مہر بچی کو لے کر اندر کمرے میں گیا جہاں کرن بیگم وشہ کے پاس بیٹھی ہوئیں تھی

وشہ یہ دیکھیں ہماری بیٹی بالکل گڑیا جیسی ہے۔۔۔۔۔۔

مہر نے بچی کو اسکی طرف بڑھایا

میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں نہیں اٹھاسکتی۔۔۔۔۔

کرن بیگم بہت شرمندہ ہوئیں اور فوراََ سے ہاتھ بڑھا کر بچی کو تھام لیا، شرمندہ تو مہر بھی بہت ہوا تھا لیکن اس نے اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل رکھا۔۔۔۔۔۔

مہر ٹھیک کہہ رہا ہے بچے دیکھو یہ بلکل گڑیا جیسی ہے۔

تم بھی چھوٹے ہوتے بالکل ایسی ہی تھی،،،،، وشہ نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ منہ پھیر لیا

امی میں مٹھائی لینے جارہا ہوں آپ کو کچھ چاہئے تو بتادیں۔

نہیں بیٹا کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں ہے اللہ تمہیں خوش رکھے

آمین

ٹھیک ہے پھر میں جاتا ہوں !!!

وشہ یہ کیا حرکت تھی؟؟ کتنا شرمندہ ہوئی تھی میں وہ تو شکر ہے مہر بہت اچھا انسان ہے ورنہ جو کچھ تم کر رہی ہو نا اگر مہر کی جگہ کوئی اور ہوتا تو کب کا تمہیں گھر سے باہر نکال چکا ہوتا

خدا کا شکر کرو کہ تمہیں مہر جیسا شوہر ملا ہے اور یہ تمہاری ہی بیٹی ہے جسے تم نے ایک بار بھی گود میں لے کر نہیں دیکھا۔۔۔۔۔۔

نہیں ہے یہ میری میری بیٹی اور نا ہی میں اٹھاؤں گی اسے۔

کرن ایک سرد آہ بھر کر رہ گئی وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی۔

اللہ تمہیں ہدایت دے۔

اللہ کرے تم گہرنے سے پہلے سنبھل جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم سب کو کھو دو اور پھر جب گہرو تو تمہیں اٹھانے والا کوئی بھی نہ ہو۔۔۔۔۔

اب آپ مجھے بد دعا دے رہیں ہیں؟؟ کیا ماں اپنی بیٹی کو بد دعا دے سکتی ہے امی۔

بس کرو وشہ ہر وقت اتنی بد گمان مت رہا کرو میں صرف تمہیں سمجھا رہی تھی پر۔۔۔۔۔

ارے ساجدہ بہن آجائیں_ وشہ کچھ بولنے ہی والی تھی کہ ساجدہ کمرے میں داخل ہو گئیں تو اسے چپ رہنا پڑا۔۔۔

دیکھو بیٹا اریبہ آئی ہے اپنے بھتیجی کو دیکھنے۔۔

پچھلے سال ہی اریبہ کی شادی اس کے خالہ زاد سے ہوئی تھی اور وہ اپنے گھر بہت خوش تھی دوسری طرف رمشا کی منگنی بھی اپنے ماموں کے بیٹے کے ساتھ ہو چکی تھی اور بہت جلد اس کی شادی بھی ہونے والی تھی

ارے ماشاءاللہ کتنی پیاری ہے نا یہ اللہ لمبی عمر دے اور اس کے نصیب بھی اچھے کرے آمین ثم آمین۔

کچھ ہی دیر بعد انھیں چھٹی دے دی گئی اور وہ سب گھر آ گئے اس سارے وقت میں بچی کو کرن بیگم یا رمشہ نے ہی پکڑا تھا

کرن نے گھر آنے کے تھوڑی دیر بعد ہی معذرت کی اور جانے کی اجازت مانگی اور ساتھ ہی شام میں جمشید صاحب کے ساتھ آنے کا وعدہ کیا۔۔۔۔

ان کے جانے کے بعد بچی کو واپس مہر نے پکڑ لیا اور محبت بھری نظروں سے دیکھنے لگا

وشہ میں اسکا نام حباء رکھنا چاہتا ہوں تمہیں کوئی اعترض تو نہیں ہے؟؟

مہر جانتا تھا وشہ کا جواب کیا ہوگا پھر بھی اس نے پوچھ لیا

مجھے اس بچی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اس لیئے اسکا نام کوئی بھی ہو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

وہ کتنی لاتعلق تھی جیسے یہ اسکی نہیں کسی اور کی بیٹی ہو۔

☆☆☆☆☆

وقت یوں ہی گزرتا رہا وشہ نے حبا کو ماں والی محبت دینا تو دور کی بات کبھی اسے پیار بھی نہیں کیا .

رمشہ کی تو شادی ہو گئی تھی تو حبا کی ساری ذمہ داری ساجدہ نے اٹھائی بلکہ باخوبی نبھائی بھی اور جب مہر گھر لوٹتا تو حبا کا خیال خود رکھتا۔

وہ دونوں بہت کوششیں کرتے کہ وشہ حبا کو اٹھائے اس سے پیار کرے لیکن وشہ نے کبھی غور نہیں کیا۔

آج میری بچی پورے تین سال کی ہو گئی ہے ۔ مہر اسکو اسکول میں داخل کروادے اب بڑی ہو گئی ہے ماشاءاللہ

جی امی میں گیا تھا اسکول یہی پاس والے میں سب تفصیل بتادی تھی انہوں نے اب میں بس اپنی گڑیا کا ایڈمیشن کروادوں گا۔

مہر نے محبت سے ساجدہ کی گود میں بیٹھی حبا کو دیکھ کر کہا

ہاں بیٹا وہ تو ٹھیک ہے مگر اسے چھوڑنے کون جایا کرے گا میری تو ٹانگوں میں اتنی ہمت نہیں رہی اور تم نے بھی دفتر جانا ہوتا ہے____ تو کیا کوئی ویگن لگوا کے دیگا؟

نہیں امی اسکول تو پاس ہی ہے ویگن کی تو ضرورت نہیں ہو گی اسے وشہ چھوڑنے اور لینے جایا کرے گی۔

بیٹا کیا وہ مان جائے گی مطلب اسنے تو کبھی بھی حبا کو_

آپ پریشان مت ہوں امی وہ مان جائے گی

ٹھیک ہے میں اب چلتا ہوں اور واپسی پہ اپنی گڑیا کے لیے کھلونے اور کیک لاؤں گا۔

مہر نے حبا کا ماتھا چوما ماں سے پیار لیا اور گھر سے نکل گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆

زندگی ایک تماشا ہے
جسے دیکھتے رہے سب
نہ دیا کسی کو، نہ لیا کسی سے
صرف خود کے لیے جیتے رہے سب
مال و دولت، حسن کو چاہا سب نے
نفس کے پجاری بنے رہے سب
آستین کے سانپ کی طرح پلتے رہے
پھر وقت بہ وقت ڈستے رہے سب
زندگی ایک تماشا ہے
جسے دیکھتے رہے سب

ماہا عنایا

وشہ ہم کیک کاٹنے لگے ہیں تم بھی آجاؤ۔۔۔۔۔۔

نہیں آپ لوگ کاٹو میری کچھ طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں آرام کروں گی۔۔۔ وشہ نے صاف انکار کر دیا

ماما آجائیں نا بہت مزہ آئے گا۔۔۔۔ حبا نے اپنی پیاری سی آواز میں کہا

بیٹا بچی اتنے پیار سے کہہ رہی ہے اور ویسے بھی تھوڑی دیر کی ہی تو بات ہے

ٹھیک ہے چلیں___

حبا نے کیک کاٹا اور سب کو کھلایا اور پھر مہر نے اسے تحفے دیئے

پچھلے تین سالوں سے ایسا ہی ہوتا آ رہا تھا فرق صرف یہ تھا کہ رمشہ، اریبہ اور کرن بھی اس میں شامل ہوتیں تھی

جو کہ اس بار نہ آ سکے۔۔۔۔۔۔

چلو شاباش اب بہت ٹائم ہو گیا ہے سو جاؤ جا کر۔۔۔

او کے بابا اینڈ تھینک یو سو مچ

حبا آپ سے بہت پیار کرتی ہے

بابا کی جان۔۔۔ بابا بھی آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔

حبا نے مہر کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اپنی دادی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کمرے میں چلی گئ

اس کے بعد مہر بھی کمرے میں آ گیا

وشہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔ حبا کا اسکول میں ایڈمیشن کروانا ہے کل آپ میرے ساتھ جائیں گیں اور دوسری بات حبا کو چھوڑنے اور واپس لانے کی ذمہ داری آپکی ہو گی۔

کیا مطلب ہے میری ہو گی؟؟؟ میں نہیں جایا کروں گی۔

میں نے آپ سے پوچھا نہیں ہے آپکو بتایا ہے میں نے آج تک آپ کی ہر بات مانی ہے کبھی کچھ نہیں کہا یہاں تک کہ آپکے کرنے والے کام بھی میری ماں ہی کرتی آئی ہیں

لیکن یہ کام اب وہ بھی نہیں کر سکتیں اس لئے اپنے کچھ فرض اب آپ بھی پورے کریں گیں۔ اسکا اسکول کا جو بھی کام ہو گا وہ بھی آپ ہی کروایا کریں گیں امید ہے آپکو میری سمجھ آ گئی ہو گی۔

وشہ تو حیران کھڑی اسے سن رہی تھی یہ سچ تھا مہر نے کبھی اسے کچھ نہیں کہا تھا۔

لائٹ بند کر دیں مجھے سونا ہے۔۔۔۔۔۔

اس نے لائٹ بند کی اور خود بھی لیٹ گئی۔

☆☆☆☆☆

تیار رہئے گا میں گیارہ بجے آؤں گا پھر چلیں گے مہر نے گھر سے نکلتے وقت وشہ سے کہا اور چلا گیا.

اس کے جانے کے بعد وشہ کچن میں آگئی اور ناشتہ بنانے لگی.

تبھی کچن میں ساجدہ آگئیں

بیٹا مجھ سے کہہ دیتی میں بنا دیتی ناشتہ تمہیں۔

کیا آپ کے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ میں اپنا ناشتہ بھی خود تیار نہیں کر سکتی۔

بیٹا کسی باتیں کر رہی ہو میں نے یہ تو نہیں کہا

بس کریں آپ اپنے بیٹے کے کان میں بھی ایسی ہی باتیں ڈالتی ہیں اس لیے آج وہ مجھے طعنے دے کر گیا ہے۔

وہ چیزیں پٹختی باہر چلی گئی اور ساجدہ پیچھے افسوس کرتی رہ گئیں۔

کچھ ہی دیر بعد مہر گھر آ گیا اور وشہ کو لینے کمرے میں آیا جہاں وہ مزے سے بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی۔

آپ تیار نہیں ہوئیں ابھی تک۔۔۔ جہاں تک میرا خیال ہے میں آپکو بتا کر گیا تھا کہ وقت پر تیار رہیئے گا میں نے واپس بھی جانا ہے۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا تمہارے ساتھ سمجھے!

وشہ یہ کیا ڈرامہ ہے؟؟ مہر نے عاجز آ کر کہا

کوئی ڈرامہ نہیں ہے بس کہہ دیا ہے میں نے

مہر نے غصے سے وشہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے باہر لے آیا

مہر چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔

میں آپکو پیار سے سمجھا کر دیکھ چکا ہوں لیکن شاید آپکو پیار کی زبان سمجھ ہی نہیں آتی اس لیے میں اب دوسرا طریقہ استعمال کروں گا

مہر بیٹا یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو اسے۔۔۔ ساجدہ نے مہر کو وشہ کو گھسیٹ کر لے جاتے دیکھا تو فوراً ان کے پیچھے لپکیں۔

امی پلیز آپ اندر جائیں ہم تھوڑی دیر میں آجائیں گے۔

بیٹھو !!

نہیں بیٹھوں گی میں

وشہ گلی میں کھڑی ہو کر تماشہ مت لگائیں بیٹھ جائیں۔

تماشہ میں لگا رہی ہوں۔۔ہاں تماشہ تو تم نے لگایا ہوا ہے اب سب دیکھیں گے تمہارا سلوک میرے ساتھ کیسا ہے۔

سیریسلی میرا سلوک تمہارے ساتھ ؟؟ مہر نے جیسے اسکا مذاق اڑایا تھا۔

یہاں سب کو پتہ ہے میرا بھی اور آپکا بھی سو ڈرامہ بند کرو اور بیٹھو۔

وشہ کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا اس لیئے منہ بسورتی مہر کے پیچھے بائیک پر بیٹھ گئی___

تھوڑی ہی دیر میں وہ لوگ اسکول پہنچ گئے وشہ تو صرف نام کی ہی ساتھ تھی بات تو ساری مہر نے خود ہی کی تھی۔ کل سے حبا کی کلاسز کا آغاز ہونا تھا اس لیئے واپسی پر مہر نے اسکا یونیفارم اور دیگر چیزیں بھی خرید لیں۔وشہ کو باہر ہی چھوڑ کر وہ واپس چلا گیا وشہ گھر میں داخل ہو گئی تو سامنے ہی ساجدہ کھڑی تھیں۔

آگئی بیٹا مہر چلا گیا؟

جی چلا گیا ہے اور یہ سب سامان دے کر گیا ہے۔۔۔

اس میں یونیفارم اور بیگ وغیرہ سب ہے اور کل حبا کو پورے آٹھ بجے تیار کر دیجیۓ گا۔۔۔

وشہ حبا تمہاری بیٹی ہے اور تم اسے تیار کر کے لے جایا کرو گی تو اسے اچھا لگے گا۔

مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کسے کیا اچھا لگتا ہے کیا نہیں۔۔۔اگر میں اسے چھوڑنے جانے کے لیے مان گئی ہوں تو اسکا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ میں آپکی ہر بات مان جاؤں گی۔

وہ ایسے بات کر رہی تھی جیسے کوئی احسان کر رہی ہو۔۔۔ساجدہ بیگم اسکی پشت کو تکتی رہ گئیں۔۔۔

☆☆☆☆☆

مریم کیا سوچتی رہتی ہو ہر وقت ؟؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے میری جان؟ کسی کے چلے جانے سے زندگی ختم تو نہیں ہو جاتی یہی کہا کرتی تھی نا تم مجھے تو اب تمہیں کیا ہو گیا ہے کیوں کر رہی ہو ایسا؟؟

میں جان بوجھ کر نہیں کرتی پر پتہ نہیں کیوں اب میرا ہنسنے کو بولنے کو دل ہی نہیں چاہتا ___

دل مردہ سا ہو گیا ہے میرا بجو

تم اسے کیوں یاد کرتی ہو بھول کیوں نہیں جاتی۔۔۔

میرا بس چلے تو میں اسے اپنے دل، دماغ اپنی سوچوں سے نکال دوں، بھول جاؤں اسے

مگر یہی تو بات ہے میرا بس ہی نہیں چلتا کسی بھی چیز پر؛؛؛؛_؛؛؛؛وہ بے بسی کی حدوں پر تھی۔

آپکو پتہ ہے اس نے مجھے بد دعا دی تھی کہ مجھے بھی محبت ہو اور پھر میں تڑپوں اس کے لیئے اور وہ مجھے ٹھکرا دے۔ دیکھیں خدا نے اسکی سن لی میں تڑپ ہی تو رہی ہوں۔۔۔۔۔

ایسا مت کہو مریم وہ غصے میں یہ سب کہہ کر گیا وہ تمہیں بد دعا دے ہی نہیں سکتا

جانے وہ کہاں ہو گا اسے میں یاد بھی ہوں ہی یا نہیں۔

محبت کرنے والے بھولتے نہیں ہیں چندہ پر اگر محبت کرنے والے ہوں تو۔

تمہارا بی ایس کرنے کے بعد کیا پلان ہے؟ کچھ سوچا ہے؟

ہاں ماسٹر کرنا چاہتی ہوں میں لیکن پرائیویٹ کروں گی کیوں کہ میں نے جاب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

تمہیں کیا ضرورت ہے جاب کی میں ہوں ناسب کرنے کے لیے۔۔۔۔۔

نہیں بجو مجھے بھی تھوڑا انڈیپینڈنٹ ہو لینے دیں میں کرنا چاہتی ہوں اور یہ میری خواہش ہے جہاں تک میں آپکو جانتی ہوں آپ مجھے میری خواہش پوری کرنے سے نہیں روکیں گیں

تم کتنا بدل گئی ہو مریم تم پہلے تو ایسی نہیں تھی۔۔۔۔۔

انسان نہیں بدلتا وقت بدلتا ہے بجو_ اور جینے کے لیے آپکو بدلے ہوئے وقت کے ساتھ ساتھ خود کو ڈھالنا پڑتا ہے۔

ہم نے دنیا سے سیکھا، بدلتے موسم کے ساتھ مزاج بدلنا ضروری ہے۔

ورنہ ہم تو وہ ساکن مزاج تھے جو موسم کو بھی اپنے مطابق ڈھال لیتے تھے۔

(ماہا عنایا)

کتنی گہری باتیں کرنے لگی ہو میں تمہاری بڑی بہن ہوں پھر بھی مجھے پتہ ہی نہ چلا تم کب اتنی بڑی ہو گئی۔

انسان عمر سے بڑا تھوڑی ہوتا ہے بڑا ہونے کے لیئے تو تجربات اور سبق چاہیئے ہوتے ہیں اور جہاں تک میرا خیال ہے سبق اور تجربے تو زندگی ہمیں اتنے دے چکی ہے کہ ہم کسی اسی سال کے انسان سے زیادہ بڑے ہو گئے ہیں۔

بس کر دو مریم کچھ تو رحم کرو مجھ پر تمہاری باتیں مجھے بہت تکلیف دے رہیں ہیں

سچ کہوں تو یہ ساری باتیں مجھے بھی بہت تکلیف دے رہی ہیں بجو تقدیر سے کہیں نا کہ اتنی ظالم نہ بنے مجھے میری ہنسی لوٹا دے۔ میرا بے فکر بچپنا لوٹا دے میں ایسے نہیں جینا چاہتی۔

مجھے نفرت ہے اس مریم سے پلیز کریں نا اللہ سے دعا اس سے کہیں مجھے معاف کر دے پر میں ایسے نہیں جینا چاہتی۔ مریم آمنہ کا ہاتھ پکڑ کر زور زور سے چلا رہی تھی اور آمنہ بھی اپنی لاڈلی بہن کو اس حالت میں دیکھ کر خون کے آنسو رو رہی تھی۔

مجھے محبت ہو گئی ہے بجو اور محبت جو ہوتی ہے نا یہ سب کے لیے جزا نہیں ہوتی بہت سو کے لیے سزا بھی ہوتی ہے۔

میں نے ٹھکرایا تھا نا اسے اور اسکی محبت کو، بلکہ میں نے تو مذاق اڑایا تھا اس کا تو دیکھیں پھر زندگی نے میرے ساتھ مذاق کیا اس شخص کی محبت کو میرے دل میں ڈالا جسے میں نے ٹھکرایا تھا جسے خود میں نے خود سے بہت دور کر دیا۔۔۔ مجھے محبت سزا کے طور پہ دی گئی ہے.

یہ لفظوں کی شرارت ہے
سوچ سمجھ کر لکھنا کچھ بھی تم
محبت لفظ ہے لیکن
یہ اکثر ہو بھی جاتی ہے

☆☆☆☆☆

کبھی دل جو توڑے ہیں میں نے

بڑی بھول مجھ سے ہوئی ہے

وہ جو چوٹ میں نے لگائی

میرے دل پہ بھی آلگی ہے

میرے پاس لفظ نہیں ہیں

مانگوں میں کیسے اپنی دعا

میرے پاس لفظ نہیں ہیں

مانگوں میں کیسے اپنی دعا

اپنی دعا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل سے ہوئی ہیں جو بھی خطائیں

کر معاف مجھ کو۔۔۔۔

یہی التجاہے۔۔۔۔۔۔۔

پل پل ہر پل ایک تو ہم دم

بس دل یہی پکارے

مولا میری توبہ

مولا میری توبہ

ماما میں تیار ہوں چلیں۔۔

چلو!

حبا نے خود ہی وشہ کا ہاتھ پکڑا اور چل پڑی

ماما آپ مجھے اسکول سے واپس کب لینے آئیں گیں؟؟

کیا مطلب ہے کب لینے آؤں گی ظاہر سی بات ہے جب چھٹی ہو گی تب ہی آؤں گی۔

اچھاتوآپ یہ بتادیں کہ چھٹی کب ہو گی؟؟ایک اور معصومیت بھرا سوال.

یہ تو میں نے تمہارے بابا سے پوچھا ہی نہیں، خیر اسکول سے کنفرم کرلوں گی۔

وشہ کو اس کے ساتھ باتیں کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا شاید اس لیے کہ وہ بولتی بہت پیارا تھی یا شاید اس لیے کہ وہ حد سے زیادہ معصوم تھی۔یوں ہی حبا کے چھوٹے چھوٹے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کب اسکول آیا اسے پتہ بھی نہ چلا

چلو اندر حبا۔۔۔۔

یہ اسکول ہے میرا؟؟

ہاں یہی ہے کیوں اچھا نہیں لگا؟

نہیں اچھا تو ہے پر یہاں میں اکیلی پڑھوں گی کیا؟

یہاں تو منا اور روحی (حبا کے محلے کے دوست) بھی نہیں ہوں گے۔

وشہ کو اسکی بات پر ہنسی آگئی اور ساتھ ہی ساتھ بہت کچھ یاد بھی آیا۔

امی میں اسکول نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔اس نے منہ بسور کر کہا

کیوں نہیں جاؤ گی تم اسکول؟؟ کیا مسئلہ ہے

امی وہاں تانیہ نہیں پڑھتی اس لیے نہیں جانا مجھے بھی۔

بیٹا اب تانیہ ہر جگہ تمہارے ساتھ تو نہیں ہو گی نا۔

ٹھیک ہے اگر وہ ہر جگہ میرے ساتھ نہیں رہ سکتی تو میں اس کے ساتھ ہر جگہ رہ لیتی ہوں۔

اور پھر وشہ کی بے حد ضد پر کرن اور جمشید نے وشہ کا ایڈمیشن بھی اسی اسکول میں کروادیا تھا جہاں تانیہ پڑھتی تھی۔

مامابتایں ناوہ دونوں یہاں نہیں ہوں گے؟؟ حبا کی آواز نے اسے ماضی کی یادوں سے باہر نکالا۔

نہیں یہاں تم اکیلی ہی پڑھو گی سمجھی اب جاؤ اندر۔۔۔۔۔

آپ نہیں چل رہیں کیا؟

نہیں میں نہیں جاؤں گی تم جاؤ بس

پر بابا نے تو آپکو کہا تھا کہ میری ٹیچر سے بھی ملنا ہے آپکو_

وشہ تو اس چھوٹی سی بچی کے حافظے پر حیران تھی، اسے یہ بات بھول گئی تھی مگر حبا کو یاد تھی۔

ہاں کہا تھا تمہارے بابا نے تو میں واپسی پہ مل لوں گی ابھی تم جاؤ۔

اوکے بائے۔

بائے۔۔۔۔۔حبا چلی گئی تو وشہ نے بھی واپسی کے لیے قدم بڑھا دیئے۔۔

کتنی اچھی دوست تھی تانیہ میری ہر دکھ درد کی ساتھی۔۔۔۔اتنا لمبا ساتھ کیا اتنی آسانی سے چھوٹ جاتا ہے ؟؟ وہ خود سے ہی سوال کر رہی تھی۔

کتنا یاد آتی ہو تم مجھے کاش کہ تم نے مجھے دھوکا نہ دیا ہوتا تو آج بھی ہم ایک دوسرے سے مل رہے ہوتے میں وہ سب درد جو اپنے دل میں چھپا کر بیٹھی ہوں تمہیں بتاتی ہمیشہ کی طرح۔

پر ہماری زندگی میں سے یہ کاش کبھی ختم نہیں ہوتی کبھی نہیں۔

اور پھر وشہ کو اپنی اور تانیہ کی شرارتیں یاد آنے لگیں اور وہ سارا گزرا ہوا وقت۔۔۔۔

اے خدا یہ یادیں کسی دن جان ہی نہ لے لیں

جب یاد کا قصہ کھولوں تو

کچھ دوست بہت یاد آتے ہیں

میں گزرے پلوں کو سوچوں تو

کچھ دوست بہت یاد آتے ہیں

اب نا جانے کونسی نگری میں

آباد ہیں جا کر مدتوں سے

میں رات گئے تک جاگوں تو

کچھ دوست بہت یاد آتے ہیں

کچھ باتیں تھیں پھولوں جیسی

کچھ لہجے خوشبو جیسے تھے

میں شہر چمن میں ٹہلوں تو

کچھ دوست بہت یاد آتے ہیں

وہ پل بھر کی ناراضگیاں

وہ مان بھی جانا پل بھر میں

اب خود سے جب بھی روٹھوں تو

کچھ دوست بہت یاد آتے ہیں

☆☆☆☆☆

وشہ گھر آنے کے بعد کمرے میں چلی گئی اور پھر سے ناول پڑھنے لگی وہ صرف خود کو مصروف رکھنا چاہ رہی تھی تاکہ اسے تانیہ کی یاد نا آئے لیکن یادوں سے کوئی کیسے چھپ سکتا ہے۔

یااللہ!!!! یہ کیا مصیبت ہے افففففففف

وشہ تھک ہار کر باہر آ گئی جہاں ساجدہ کپڑے دھونے کی تیاری کر رہیں تھی۔

آپ رہنے دیں یہ میں کر لیتی ہوں۔۔۔ وشہ نے ان کے ہاتھ سے کپڑوں والی باسکٹ پکڑ لی۔

بیٹا کوئی بات نہیں میں کر لیتی ہوں تم رہنے دو۔

نہیں میں کر لوں گی ویسے بھی آپکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ جا کر آرام کر لیں۔

ٹھیک ہے بیٹا !!

پھر وشہ نے سارے کپڑے دھوئے اس کے بعد کھانا بنانے کچن میں آ گئی

وہ ابھی کھانا بنا ہی رہی تھی کہ ساجدہ آ گئیں

وش بچے مہر کا فون آیا تھا حبا کو چھٹی ہو گئی ہے تم جا کر اسے لے آؤ، وہ کہہ رہا تھا کب سے تمہیں فون کر رہا ہے لیکن تم اٹھا نہیں رہی اس لیے مجھے کر کہ کہا۔

اہ شٹ میں تو بھول ہی گئی تھی۔۔

اچھا کھانا بس بننے ہی والا ہے آپ یہ دیکھیں میں اسے لینے جاتی ہوں۔

ٹھیک ہے تم جاؤ میں دیکھ لیتی ہوں

وشہ نے چادر اوڑھی اور چلی گئی

تھوڑی ہی دیر میں وہ پہنچ گئی تو اس نے دیکھا کہ حبا ڈری سہمی وہاں کونے میں کھڑی تھی وہ بھی اکیلی

وشہ کو دیکھتے ہی وہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس آگئی اور اس کے ساتھ لپٹ گئی

آپ کہاں تھیں مجھے لینے کیوں نہیں آئیں، میں بہت ڈر گئی تھی سب چلے گئے تھے صرف میں رہ گئی تھی۔

وہ میں بھول گئی تھی اور تم ڈر کیوں رہی تھی کوئی ٹیچر نہیں تھی یہاں ان کے پاس چلی جاتیں

تھیں ایک ٹیچر وہ بہت اچھی ہیں میں ابھی تک ان کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی اور انہوں نے ہی بابا کو فون بھی کیا تھا پھر انھیں بھی جانا پڑا انکی چھوٹی بہن نے گھر آنا تھا اس لیے

اچھا چلو کوئی بات نہیں اب چلتے ہیں۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔ وہ دونوں گھر کی طرف چل دیں

راستے میں آئسکریم والے بندے کو دیکھ کر حبا کا بہت دل چاہا کہ وشہ سے کہے لیکن وشہ نے تو کبھی ضرورت سے زیادہ بات ہی نہیں کی تھی کجا کہ کوئی چیز دلائے

حبا نے اپنے دل کی مراد دل میں ہی رکھی اور کچھ نہ کہا ویسے بھی وہ بہت صابر بچی تھی۔۔۔

گھر میں داخل ہونے سے پہلے وشہ کی نظر اپنی امی کے گھر کے باہر کھڑی گاڑی پر پڑی۔۔۔ لگتا ہے طوبیٰ آئی ہوئی ہے۔

کیا ہوا مما اندر نہیں جانا؟؟

ہاں چلو۔۔۔ وہ اپنی سوچوں سے باہر آئی اور گھر کے اندر جا کر دروازہ بند کیا اتنی دیر میں حبا اس سے ہاتھ چھڑوا کر اندر بھاگ گئی تھی

ارے میری جان میرا بچہ آگیا۔۔۔

وہ جاتے ہی ساجدہ بیگم کی گود میں چڑھ گئی اور انکے گال چومنے لگی۔۔۔امی میں نے آپکو بہت مس کیا

میری جان میں نے بھی تمہیں بہت یاد کیا تھا اور اب میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں کھانا کھلاؤں گی۔

یہ سب دیکھ کر وشہ کے دل کو کچھ ہوا۔ حبا کی ماں تو وہ تھی کیا ان دونوں میں اتنی دوریاں ہیں کہ اس نے اپنی ماں کو یاد نہیں کیا بلکہ اپنی دادی کو یاد کیا۔۔۔

دوریاں؟؟ نہیں دوریاں تو ان میں آتیں ہیں جو کبھی قریب ہوں پر وہ دونوں تو کبھی قریب تھیں ہی نہیں۔

وشہ نے اپنے گال پر آئے آنسو کو رگڑا اور کمرے میں چلی گئی۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی کہ اچانک ہی فون کی بیل بجی اس نے فون اٹھایا تو اوپر کرن بیگم کا نمبر جگمگا رہا تھا۔

اسلام وعلیکم امی!

واسلام کیسی ہو بیٹا؟۔

ٹھیک ہوں امی آپ سنائیں کیسی ہیں اور بابا اور ارحم کیسے ہیں؟؟

ہاں بیٹا سب ٹھیک ہیں اور میں نے تمہیں ایک خوشخبری دینے کے لیے فون کیا ہے

مجھے اور خوش خبری؟

طوبٰی کے ہاں بیٹا ہوا ہے آج صبح ہی، اللہ نے بڑا کرم کیا ہے خیر سے۔۔۔زین نے گاڑی بھیج دی تھی تو میں سیدھا ہسپتال ہی چلی گئی ابھی آئی ہوں تھوڑی دیر پہلے، تو سوچا تمہیں بتا دوں۔۔۔۔۔

وشہ نے تو کچھ اور سنا ہی نہیں سوائے اس کے کہ بیٹا ہوا ہے۔۔۔

کرن اور بھی پتہ نہیں کیا کیا بول رہیں تھی لیکن اس نے فون بند کر دیا۔

بیٹا ہوا ہے اللہ نے کرم کیا ہے۔۔۔۔۔اللہ نے کبھی مجھ پر کرم کیوں نہیں کیا کبھی مجھے وہ سب کیوں نہیں دیا؟؟ ہمیشہ اسے ہی کیوں؟؟؟ وہ رونے لگی اور خدا سے پوچھنے لگی .

سب کہتے ہیں وشہ بہت بری ہے وشہ اچھی ہو بھی کیسے سکتی ہے آخر ملا کیا ہے مجھے کیا دیا ہے آپ نے مجھے.

جو میں چاہتی ہوں وہ آپ اسے دے دیتے ہیں کیوں آپکو مجھ سے محبت نہیں ہے اللہ،،، مجھے بھی تو آپ نے ہی بنایا ہے پھر کیوں ہے اتنا فرق۔۔۔۔۔۔۔

وہ ناجانے کتنی دیر روتی رہی پھر کب روتے روتے اسکی آنکھ لگی اسے پتہ ہی نہ چلا۔۔۔

وشہ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے امی بتا رہیں ہیں کہ تم دوپہر سے سو رہی ہو؟؟؟

شام میں جب مہر آیا تو اس نے وشہ کو اٹھایا اور اس سے پوچھنے لگا۔۔

کیا ہوا ہے امی بتا رہی ہیں کہ آپ دوپہر سے سوئی ہوئی ہیں سب ٹھیک تو ہے؟

کچھ نہیں ہوا مجھے زندہ ہوں میں،،، مقدر کے مارے ہوؤں کو موت بھی نہیں آتی کیوں کہ موت اتنی سستی نہیں ہے جو کسی کو بھی آجائے اسکی ساری باتیں مہر کے سر سے گزر گئیں۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ میری تو کچھ سمجھ نہیں آرہا۔

مجھے اکیلے رہنا ہے پلیز۔۔۔

جیسی تمہاری مرضی لیکن اگر تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے جاتا ہوں۔

کہا ہے نا ٹھیک ہوں کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں ہے مجھے سوائے سکون کے لیکن مجھے لگتا ہے وہ بھی یہاں نہیں ملے گا مجھے،،___،،

ٹھیک ہے چلا جاتا ہوں میں، تم آرام کرو۔۔۔۔۔۔

اور پچھلے پانچ سالوں سے یہی ہوتا آیا ہے یوں ہی اچانک اس کا موڈ خراب ہو جاتا اور وہ عجیب سی باتیں کرتی رہتی۔۔۔ مہر کو تو خیر اب عادت سی ہو گئی تھی لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ بہت پریشان ہو جاتا تھا۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن صبح جب وشہ اٹھی تو مہر تیار ہو رہا تھا اسے اٹھتے دیکھ کر بیڈ کے پاس آیا اور بیٹھ گیا۔

وشہ کل آپکی طبعیت ٹھیک نہیں تھی اس لیے میں نے آپ سے کچھ نہیں کہا لیکن میں حبا کے معاملے میں اب کسی بھی قسم کا کمپرومائز نہیں کروں گا۔

کیا مطلب ہے کمپرومائز۔۔۔ کیا کیا ہے تم نے میرے لیئے جو آج جتا رہے ہو تم، ___ وشہ تو غصے سے پھٹ ہی پڑی۔

بس کریں پلیز میرے صبر کا اور امتحان مت لیں میں تھک چکا ہوں اب۔۔۔

تھک تو میں بھی چکی ہوں یہ ان چاہا رشتہ نبھاتے نبھاتے۔

وشہ یہ دیکھیں میرے ہاتھ جڑے ہیں آپ کے سامنے اتنا مت آزمائیں مجھے اس کے لیے بہت اور ثابت قدمی چاہیئے ہوتی ہے جو مجھ میں ختم ہو گئی ہے۔ ختم کر دیں میری یہ سزا میں ٹوٹ رہا ہوں اور اگر میں ٹوٹ کر بکھر گیا تو مجھے سمیٹنے والا بھی کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

میں بکھر کر اتنا پھیلا کہ پھر نا سمیٹا گیا

لوگ ڈھونڈتے رہے میری ذات کو مٹی کے زروں میں

(ماہا عنایا)

آپکو تو نہیں لیکن میری ماں اور میری بیٹی کو میری بہت ضرورت ہے ابھی اس لیئے پلیز میرے اس امتحان کو ختم کر دیں۔اور ویسے بھی محبت کا اتنا امتحان نہیں لیتے کیوں کہ ہر چیز کی ایک حد مقرر ہوتی ہے. کوئی کتنی بھی کوشش کر لے، حد سے تجاوز نہیں کر سکتا۔۔۔

تم مجھے بہت زیادہ نہیں جتا رہے شاید اتنا جتنا تم نے کیا بھی نہیں ہے میرے سارے خواب سب ختم کر دیا تم نے۔۔۔اور ابھی بھی مجھ سے کہہ رہے ہو کہ میں تمہارا امتحان نہ لوں؟

خواب ختم کر دیئے؟؟ کیسے خواب کس چیز سے منع کیا ہے میں نے آج تک، کبھی نہیں روکا جو چاہا کیا لیکن اب شاید میری برداشت کی حد بھی ختم ہو گئی اور ویسے بھی میں ہر چیز میں کمپرومائز کر سکتا ہوں لیکن اپنی بیٹی کے معاملے میں ہر گز نہیں کروں گا۔

میں نہیں چاہتا کہ وہ دوسرے بچوں کے سامنے ڈی گریڈ فیل کرے کہ اس کی ماں اس سے پیار نہیں کرتی۔۔۔پہلے وہ گھر رہتی تھی اس لیئے اسے یہ بات زیادہ محسوس نہیں ہوئی لیکن اب وہ باہر جاتی ہے اور لوگوں کو بھی دیکھتی ہے اس لیئے اب آپکو اپنے ماں ہونے کا فرض پورا کرنا ہو گا۔

میں مزید بحث نہیں کرنا چاہتا اس لیئے پلیز___ مہر نے دیکھا کہہ وشہ کچھ بولنے لگی ہے تو اس نے پہلے ہی اسے روک دیا اور اپنا بیگ اٹھایا اور آفس کے لیے نکل گیا۔

اور وش پیچھے بند دروازے کو دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد حبا اپنا بیگ اٹھائے کمرے میں آئی۔

ماما چلیں آج جمعہ ہے اور پیاری میم نے کہا تھا آج ایک کلاس ہو گی جس میں ہمیں اچھی اچھی باتیں سکھائیں گیں مجھے بھی سیکھنی ہیں اس لیے ابھی چلتے ہیں۔

اور وشہ اس بچی کو دیکھنے لگی وہ واقع ہی باقی سب سے مختلف تھی اور حساس بھی اور زہین تو تھی ہی۔۔۔۔۔۔وہ خوش رہنے کی وجہ نہیں ڈھونڈتی تھی بلکہ خود سے وجہ بنا کر خوش رہتی تھی شاید اسے جینا آتا تھا یا شاید اسے خود پر اور اپنے خدا پر یقین بہت تھا۔

وش کچھ بھی اندازہ نہیں کر پائی______

ماما کیا سوچ رہیں ہیں چلیں چلتے ہیں نا

تم چلو باہر میں فرش ہو کر آتی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے!!

تھوڑی ہی دیر میں وہ پہنچ گئیں۔

حبا کو اسکی کلاس میں چھوڑا اور خود واپس جانے کے لیے مڑ گئی اچانک ہی اسے ایک آواز سنائی دی اس آواز نے اس کے قدم روک دیئے

"جو تم اس سے مانگتے ہو اگر ابھی وہ تمہیں نہیں دے رہا تو ہو سکتا ہے وہ تمہیں اپنے اور قریب لانا چاہتا ہو یا پھر وہ تمہیں اس سے بہترین نوازنا چاہتا ہو،اور یقین کرو ان دونوں صورتوں میں تمہارا نقصان نہیں ہو گا بلکہ تمہیں فائدہ ہی ہو گا"

اور اللہ تعالی فرماتا ہے

" میرا بندہ میرے بارے میں جو گمان کرتا ہے، میں اسے پورا کرنے کے لیے اس کے پاس ہوتا ہوں اور وہ جب مجھے پکارتا ہے تو میں اسکی پکار سنتا ہوں"

اس لیئے ہمیں چاہیئے کہ اللہ سے ہمیشہ اچھے کا گمان رکھے اور اس سے جو بھی مانگے صدق دل سے مانگے کامل یقین کے ساتھ لیکن پھر بھی خدا اپنے بندوں کو وہی نوازتا ہے جو اس کے لیئے بہتر ہوتا ہے کیوں کہ وہ سب

جانتا ہے حتی کہ وہ بھی جو ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور اللہ وہ ہے جو ہم سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے تو جب ایک ماں اپنے بچے کی وہ خواہش پوری نہیں کرتی جو اس کے لیے صحیح نہ ہو تو اللہ کیسے کر سکتا ہے۔

لیکن ہم مسلمانوں کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنے رحیم خدا کی مصلحت کو پہچان نہیں پاتے اور خدا سے شکوے اور مایوسی شروع کر دیتے ہیں لیکن اللہ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اس لیے اپنے یقین کو کامل رکھیں اور اس بات کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں کہ اللہ جو کرتا ہے ہماری بہتری کے لیے کرتا ہے، جس چیز کے لیے اللہ تمہارا امتحان لیتا ہے نا آخر میں اسی چیز کو وسیلہ بنا کر تمہیں دے دیتا ہے شرط صرف اتنی ہے کہ اسکی رحمت سے مایوس نہیں ہونا آپ نے کیوں کہ مایوسی کفر ہے اور جو کفر کرتا ہے اللہ اسے دائرے اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

تمہاری صدقِ دل سے مانگی ہوئی دعائیں جو ہوتی ہیں نا وہ خود اتنی طاقت رکھتی ہیں کہ اللہ سے کن کہلواتی ہیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے معجزے ہو جاتے ہیں جب ایک ماں اپنے بچے کی سِسکی پہ تڑپ اٹھتی ہے تو پھر وہ تو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے اپنے بندوں سے پھر وہ کیسے اسے تڑپتا دیکھ سکتا ہے،،،۔۔۔،،، جب ایک ماں اپنے بچے کی آنکھ سے اس کے دل کا حال پڑھ لیتی ہے تو پھر وہ تمہارے روتے ہوئے دل کے حال سے کیسے بے خبر ہو سکتا ہے؟؟؟؟۔۔۔۔ لیکن اللہ ہمیشہ اپنے بندوں کے لیے بہتر چیز چنتا ہے۔

جس کی محبت سے اللہ نے خود کی محبت کو تشبیہ دی ہے اسکے منہ سے نکلی ہوئی ایک دعا کا تو سارا زمانہ بھی مل کر مقابلہ نہیں کر سکتا تو پھر اس کے کن سے کیسی مایوسی جس کا ایک حکم ستر ماؤں کی دعاوں سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہے اور پھر جب اللہ تمہارے دل سے کسی چیز کا خیال نہیں نکالتا تو وہ اسی چیز کو تمہارے لیے حقیقت بنا دیتا ہے۔۔۔۔

وہ جلد ہی کن فرمائے گا اور ان تمام زخموں کو بھی بھر دے گا جن کا بھرنا تمہاری نظر میں ممکن ہی نہیں ہے۔

تو بس مانگتے رہو کیوں کہ دعائیں مشقت مانگتی ہیں۔

انتظار کی مشقت، یقین کی مشقت، صبر کی مشقت .

ناجانے اس کی آواز میں ایسا سحر تھا یا پھر اس کے لفظوں میں کچھ ایسا تھا کہ وشہ کو لگا کسی ان دیکھی قوت نے اسے جکڑ لیا ہے اپنے سحر میں ڈبو دیا ہے۔۔۔۔

حالاں کہ یہ باتیں تو کرن بھی اسے سمجھایا کرتی تھی کہ اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے اس لیے مایوس نہیں ہوا کرتے_ تو پھر اس آواز نے ہی کیوں وشہ کے دل میں ہل چل مچائی تھی ایسا کیا تھا۔

وشہ میں تمہیں کتنا بھی کیوں نہ سمجھالوں لیکن تمہیں یہ سب تب ہی سمجھ آئے گا جب خدا تمہیں سب جاننے کی توفیق دے گا جب وہ تمہارے دل پر لگی مہر کو مٹادے گا تمہاری آنکھوں پہ بندھی مایوسی کی پٹی کو کھول دے گا۔

وش کو کرن کی کہی بات یاد آئی، تو اسکا مطلب ہے یہ اسکی ہدایت کا وقت ہے۔

وہ کتنی ہی دیر کھڑی سوچتی رہی کہ اچانک کسی نے اسکے چہرے کے آگے چٹکی بجائی

کہاں کھوئی ہوئی ہیں آپ میں کب سے دیکھ رہی ہوں آپ اسی طرح کھڑی کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی ہیں سب ٹھیک تو ہے؟؟؟

یہ جو اندر کلاس ہو رہی تھی کون لے رہا تھا؟

اسلامک کلاس کی بات کر رہیں ہیں آپ؟؟ تو وہ میں لے رہی تھی۔۔۔۔

دراصل میں نے فیصلہ کیا تھا کہ میں ہر جمعہ کو بڑی کلاسز کو ایک لیکچر دیا کروں گی اگر کوئی میری وجہ سے کچھ اچھا سیکھ جائے گا تو مجھے بہت خوشی ہو گی۔

ماما آپ ابھی تک یہاں ہیں؟ اتنی دیر میں حبا اپنی کلاس سے نکلی تو وشہ پر نظر پڑتے ہی اسکی طرف چلی آئی

یہ آپ کی بیٹی ہے؟

جی۔۔۔

ماشاءاللہ بہت پیاری بچی ہے۔

وشہ نے حبا کی طرف دیکھا جو اپنی ٹیچر کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

اور اس نے دیکھا کہ واقع ہی حبا تو بہت پیاری ہے بڑی بڑی گول آنکھیں سانولی مگر پر کشش رنگت ، خوبصورت ھونٹ وہ ایک گڑیا تھی مہر کی گڑیا۔

ماما یہ میری وہی ٹیچر ہیں جو اس دن میرے ساتھ رہیں تھیں جب آپ مجھے لینے لیٹ آئیں تھیں بہت اچھی ہیں میری ٹیچر۔

میری پیاری گڑیا آپ خود بہت اچھی ہیں اور پیاری بھی،اس نے حبا کے گال کھینچے

میڈم آپکو پرنسیپل بلا رہی ہیں۔۔۔۔

ایم سوری مجھے ابھی جانا پڑے گا پھر ہو گی آپ سے ملاقات۔۔

ہاں ٹھیک ہے، میں بھی چلتی ہوں۔۔۔خدا حافظ !

خدا حافظ !

وشہ راستے میں بھی وہی سب باتیں سوچتی آئی جن باتوں نے اس کے دل میں ہل چل مچا دی تھی۔

اسکا دل بہت بے چین تھا اس لیے وہ گھر گئی ساجدہ کو بتایا اور پھر فوراََ ہی اپنے میکے چلی آئی جہاں کرن بیگم کچن میں کام کر رہی تھیں

اسلام و علیکم امی !!!

واعلیکم اسلام !!! وشہ تم یوں اچانک سب ٹھیک تو ہے۔

جی امی سب ٹھیک ہے کیا میں ویسے اپنے گھر نہیں آسکتی ؟؟

نہیں بیٹا میں نے یہ تو نہیں کہا، تم جب چاہے یہاں آسکتی ہو لیکن یہ اب تمہارا گھر نہیں ہے، تمہارا گھر وہ ہے جہاں تمہارا شوہر اور بچے ہیں۔۔۔۔

امی آج تو ایسی باتیں نہ کریں میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں۔۔۔

پریشان ؟ پر وہ کیوں سب ٹھیک تو ہے نا میری بچی۔

بس امی آج دل بہت بے چین ہے کچھ سمجھ نہیں آرہی مجھے بس دل بہت بھاری ہو رہا ہے۔

ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ گی بھی کہ نہیں۔

اور پھر وشہ نے الف سے ے تک ساری بات کرن کو بتادی۔۔۔۔۔

جسے سنتے ہی کرن بیگم کے چہرے کے زاویے بدل گئے۔

امی بھلا اللہ کے ہر کام میں مصلحت کیسے ہو سکتی ہے میری محبت مجھ سے چھن گئی اس چیز میں کیا مصلحت ہے؟؟ مجھے بیٹا نہیں دیا خدا نے اس چیز میں کیا مصلحت ہے؟؟ بتائیں مجھے آپ۔

وشہ نہ میں نے کبھی تم سے غلط کہا تھا اور نہ ہی وہ تمہیں کچھ غلط کہہ رہی ہے جس کو آج تم سن کر آئی ہو کیوں کہ یہ خود خدا نے کہا ہے کہ وہ اپنے بندوں کا کبھی برا نہیں چاہ سکتا اور قرآن اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے، بس ہم بندے ہی سمجھنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں۔

چھن جانے میں بھی مصلحت ہوتی ہے خدا کی

کچھ چیزوں کا پاس رہنا بھی بہتر نہیں ہوتا۔

میں نے طوبیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ تمہیں کبھی کچھ نہیں بتاؤں گی لیکن مجھے لگتا ہے اپنی ایک بیٹی کا گھر بچانے کے لئے مجھے دوسری بیٹی کو اس کے سامنے کھولنا پڑے گا۔

میرا خدا گواہ ہے میں یہ سب اس لیے کر رہی ہوں کہ ایک تو برباد ہو گئی ہے دوسری نہ ہو، بس خدا سے دعا ہے اس وعدہ خلافی پر مجھے معاف فرمائے۔

امی کیا بات ہے بتائیں مجھے جلدی سے۔

تین سال پہلے

آئیں بھابھی اندر۔۔۔۔

ماہین اور رامین اسے گھر کے اندر لائیں۔۔۔۔۔۔

اب کچھ رسمیں ہوں گیں اس لیئے بیٹا آپ طوبیٰ کو وہاں صوفے پر بیٹھا دو پیچھے سے زین کی پھوپھو نے کہا۔

جی پھوپھو ٹھیک ہے؛؛؛

نہیں سب رسمیں بعد میں ہوں گی چلو طوبیٰ میں تمہیں اپنی موم سے ملوا کر لاتا ہوں۔

زین نے طوبیٰ کا ہاتھ پکڑا اور اپنی امی کے کمرے کی طرف چل دیا۔

پیچھے ہی ماہین اور رامین بھی چلی گئیں۔
کمرے میں آتے ہی زین نے بلند آواز میں سلام کیا اور جا کر زھرا (زین کی ماں) کے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ کر وہیل چیئر کے پاس ہی بیٹھ گیا
کسی ہیں میری موم؟؟
ٹھیک ہوں بیٹا میں۔
امی یہ دیکھیں میں آپکی بہو کو لایا ہوں، طوبٰی امی کو سلام کرو اور یہاں آؤ ان کے پاس
وہ بیک وقت دونوں سے مخاطب ہوا۔
طوبٰی نے وہاں کھڑے کھڑے ہی سلام کیا پر آگے نہ گئی۔
ماہین طوبٰی کے پاس ہی کھڑی تھی کب سے، رامین بھی اپنی ماں کے دوسری طرف آ گئی تھی۔
زین نے بھی یہ بات محسوس کی تھی کہ طوبٰی ان کے پاس نہیں آئی اور اس نے زھرا کے چہرے کے تاثرات بھی دیکھے تھے اس لیے فوراََ ہی اٹھا اور طوبٰی کا ہاتھ پکڑا اور اسے زھرا کے پاس لا کر کھڑا کر دیا اور پھر ان سے مخاطب ہوا۔
امی آج سے آپکی ساری ذمہ داری طوبٰی کے سپرد، آپکا کھانا پینا میڈیسن؛؛؛ ایون ایوری تھنگ طوبٰی ہی دیکھے گی کیوں طوبٰی۔۔۔؟ اس نے ساتھ ہی طوبٰی کی رائے بھی مانگی جو ہکا بکا اسے سن رہی تھی۔
اس کے یوں پوچھنے پر وہ شاک سے باہر نکلی
تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے تم مجھے یہاں اپنی بیوی بنا کر لائے ہو یا اپنی ماں کی نوکرانی؟؟؟
اور میں نے آج تک اپنے گھر میں کام نہیں کیا اپنی سگی ماں کا کوئی کام نہیں کیا تھا اور یہاں میں تمہاری اس بیمار اور بوڑھی ماں کا خیال رکھوں گی۔ ہاں تمہیں اتنی غلط فہمی ہے تو اسے اپنے دل و دماغ سے نکال دو، میں وہ مجبور اور لاچار لڑکی نہیں ہوں جو شوہر کی ہر بات پر ہاں میں ہاں ملاتی ہیں اور انکو خوش کرنے کے لیے سب کام کرتی ہیں۔۔۔ سمجھے تم!! زین تو وہاں دھواں دھواں چہرہ لیئے کھڑا تھا
تمہاری اتنی ہمت کہ تم میری ماں کے بارے میں ایسے لفظ استعمال کرو ان سے اس لہجے میں بات کرو؟؟؟

میری ہمت کا تم تو نہ ہی پوچھو میری بہن کے ساتھ شادی کر رہے تھے تم اور مجھے بیاہ کر لے آئے ہو اس سے زیادہ کیا جانو گے میری ہمت کے بارے میں۔اس نے جیسے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

کہ اچانک ہی زین نے طوبٰی کا ہاتھ پکڑا اور اسے کمرے سے باہر لے گیا۔

زین میرا ہاتھ چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے۔زین___ تم پاگل تو نہیں ہو گئے ہو چھوڑو مجھے۔

اور پیچھے زہرا بھی چیختی رہ گئیں۔

زین بیٹا چھوڑ دو اسے۔۔۔۔۔۔

ماہی تم جاؤ اور روکو اسے، تم تو جانتی ہو نا اپنے بھائی کے غصے کو جاؤ بیٹا فوراً

جی موم جاتی ہوں میں آپ پریشان مت ہوں۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری موم کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کرنے کی اور اس قدر گھٹیا لہجے میں بات کرنے کی ہاں بولو___ زین نے اسے بازو سے دبوچ کر کہا۔

میں اس سے زیادہ برا لہجہ بھی استعمال کر سکتی ہوں اور اس سے زیادہ سخت الفاظ بھی استعمال کر سکتی ہوں اور تم مجھے معصوم سے ڈری سہمی لڑکی مت سمجھنا جو تمہاری ہر بات مانے گی اور تمہاری ہاں میں ہاں ملائے گی، کیوں کہ تمہاری شادی وشہ سے نہیں ہوئی طوبٰی سے ہوئی ہے_ طوبٰی نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو اسکی گرفت سے آزاد کروایا۔

چٹاخ۔۔۔۔۔ پورے کمرے میں تھپڑ کی آواز گونجی اور طوبٰی اپنے گال پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے زین کو دیکھ رہی تھی۔ابھی وہ تھپڑ سے سنبھلی نہیں تھی کہ زین نے اسے بالوں سے پکڑا اور اپنے چہرے کے قریب کیا

تمہاری شادی بھی زین سے ہوئی کسی ایسے گلی محلے کے لڑکے سے نہیں جو ہر وقت تمہارے آگے پیچھے گھومتے تھے اور یہاں تم ویسے ہی رہو گی جیسا میں چاہتا ہوں___ بات پوری کرتے ہی اس نے طوبٰی کو چھوڑ دیا وہ اپنا بیلنس برقرار نہیں رکھ پائی اور سیدھی بیڈ پر جا کر گری۔

تم غلط کر رہے ہو، تم مجھے اپنی غلام بنا کر رکھنا چاہتے ہو تو یہ بات اپنے دماغ سے نکال دو میں کمزور ہر گز نہیں ہوں اور نہ ہی تم مجھ پر ظلم کر سکتے ہو، میں اپنے بابا کو سب بتادوں گی کہ تم لوگ کتنے دوغلے اور جھوٹے ہو۔

ہاہاہاہاہا!!! اچھا تو تم اپنے بابا کو یہ بھی بتادینا پھر کہ میں تمہارے گھر وشہ کے لیے آیا تھا پر جب تم نے مجھے دیکھا میرا اسٹینڈرڈ دیکھا اور میری خوبصورتی تو تمہارا دل بے ایمان ہو گیا اور پھر اپنی ہی سگی بہن کے حق پر تم نے ڈاکا مارا ___

اور ہاں جس شان سے تم شادی کر کے یہاں آئی ہو تو واپس جا کر بھی اسی شان سے اپنے گھر والوں خاص طور پر اپنی بہن کو بتانا کہ تم وہ خوبصورت دلہن ہو جسے شادی کی پہلی رات سب سے منفرد تحفہ ملا جس کے شوہر نے شادی کے کچھ گھنٹوں بعد ہی تحفے میں اسے ایک تھپڑ دیا۔۔۔۔۔۔اس نے مذاق اڑانے والے لہجے میں کہا۔اور پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

طوبیٰ یوں ہی بیٹھی رہی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے اسکا دماغ بالکل ماؤف ہو گیا تھا کہ اچانک ہی پھر سے دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور ماہین کمرے میں داخل ہوئی۔

اس نے طوبیٰ کو دیکھا جو تھوڑی ہی دیر پہلے کتنا خوش تھی اور اب اجڑی ہوئی حالت میں بیٹھی تھی اسے دل سے افسوس ہوا تھا طوبیٰ کو اس حالت میں دیکھ کر۔

قدم قدم چلتی وہ بیڈ کے پاس آئی اور طوبیٰ سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گئی۔

مجھے افسوس ہے طوبیٰ یہ سب نہیں ہونا چاہیے تھا اسپیشلی آج کے دن تو بالکل نہیں لیکن بھائی کا غصہ ایسا ہی ہے اور وہ کسی کی سنتے بھی نہیں ہیں تم۔۔۔۔۔

کتنے دھوکے باز ہو تم لوگ کچھ دن تو انتظار کر لیتے، دو گھنٹوں میں ہی اپنی حقیقت مجھ پر عیاں کر دی تم لوگوں نے؟؟ماہی کی بات ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ طوبیٰ بیچ میں ہی بول پڑی۔

طوبیٰ میری بات سنو تم غلط سمجھ رہی ہو دراصل بھائی ماما سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں اور تم نے مما کے بارے میں اتنے برے الفاظ استعمال کئے تھے اس لئے بھائی کو غصہ آگیا پر وہ دل کے بہت اچھے ہیں میرا یقین کرو۔

ماہی نے طوبٰی کے بولنے کا انتظار کیا مگر جب اس نے کوئی جواب نہیں دیا تو خود ہی بات جاری رکھی۔
دیکھو طوبٰی ہر بات کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے۔
میری مما نے بہت کچھ سہا ہے جس میں ڈیڈ کی بے رخی اور بے وفائی سب سے پہلے ہے۔
بابا مما کو پسند نہیں کرتے تھے لیکن ماں باپ کے زبردستی کرنے پر انہوں نے مما سے شادی تو کر لی لیکن انھیں کبھی وہ مقام نہیں دیا جو انکا حق تھا بلکہ میری مما کو ایک کھلونا سمجھا ایک ایسا کھلونا جو مفت میں آپکو ملا ہو جس کے ساتھ آپ جب چاہو کھیل سکتے ہو اور جب آپکا دل چاہے آپ اسے پھینکنے کا حق بھی رکھتے ہو۔ لیکن میری مما کو بابا سے محبت ہو گئی تھی اس لیئے انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ جو بھی ہو جائے وہ انھیں نہیں چھوڑیں گیں بلکہ ان کے دل میں جگہ بنالیں گیں۔
پھر مما بابا کی شادی کے دو سال بعد میں پیدا ہوئی تو بابا مجھ سے بہت پیار کرتے تھے لیکن مما کی حیثیت ابھی بھی ان کے گھر اور دل میں ویسے ہی تھی۔ وقت گزرتا رہا اور وقت کے ساتھ ساتھ کچھ سپنے بھی اپنی موت آپ مرتے گئے،،، میرے بعد زین اور اس کے بعد رامین آئی میری ماں باپ کی زندگی میں۔۔۔
بابا نے ہم تینوں کو بہت پیار دیا کبھی کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی دولت شہرت سب ملا ہمیں لیکن کبھی سکون نہیں ملا ہمارا سارا بچپن یہ دیکھتے ہوے گزرا کہ ہمارا باپ ہماری ماں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا۔
دوسری طرف مما بھی اپنے ضبط کی انتہا پر تھیں آخر ایک عورت اور کتنا برداشت کر سکتی ہے ساری زندگی انہوں نے سہا لیکن ایک دن انھیں ایسی خبر ملی جس نے ان کے ضبط کی انتہا کو بھی ختم کر دیا۔
بابا ایک دن اپنے ساتھ ایک خوبصورت اور کم عمر لڑکی کو نکاح کر کے لے آئے اور پھر بس مما اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکیں اور بابا سے جھگڑنے لگیں اور چیخنے لگیں۔
اور اس لڑکی کے ساتھ بھی بہت بد تمیزی کی تو بابا نے انھیں طلاق کی دھمکی دی۔
روتے روتے ہی مما کے دل میں اچانک بہت درد ہوا اور وہ نیچے بیٹھ گئیں، بابا نے سمجھا یہ انکا کوئی نیا ڈرامہ ہے اس لیے انھیں وہاں ہی چھوڑا اور خود اپنی نئی بیوی کے ساتھ کمرے میں چلے گئے۔ مما کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور وہ وہاں ہی درد سے چور بیہوش ہو گئیں۔

میں اس وقت یونیورسٹی تھی، زین کالج اور رامین اسکول تھی۔ زین جلدی گھر لوٹا تو واپسی پر اپنی مما کو اس حالت میں دیکھ کر تو وہ بھی ہوش میں نہ رہا اس نے فوراً سے مما کو اٹھایا اور ہسپتال لے گیا راستے میں ہی اس نے مجھے بھی فون کر دیا تھا۔

وہاں جا کر ہمیں پتہ چلا کہ مما کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے وہ بھی شاک کی وجہ سے لیکن ہم اس وقت یہ نہیں جانتے تھے کہ آخر کیا خبر ملی ہے انکو جس سے انھیں ہارٹ اٹیک ہی ہو گیا۔ انھیں پورا دن ہوش نہیں آیا شام میں جا کر انہوں نے آنکھیں کھولیں تو انکی طبیعت ایک دم سے پھر بگڑ گئی۔

پھر ڈاکٹرز آئے انہوں نے دیکھا اور ہمیں کچھ دیر بعد علم ہوا کہ مما قومہ میں چلی گئیں ہیں اس خبر نے تو ہم تینوں بہن بھائیوں سے تو جیسے جینے کی نوید ہی چھین لی ہو۔

گھر واپس آنے پر ہمیں ساری حقیقت معلوم ہوئی کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا ہے جب ہمیں بابا کی دوسری شادی کا پتہ چلا تو ہم نے ان سے بات کرنا چھوڑ دی ویسے بھی ہماری مما کی اس حالت کے زمہ دار بھی تو وہی تھے۔

پھر زین نے سب کام چھوڑ دیئے یہاں تک کہ اپنی پڑھائی بھی وہ صرف مما کے علاج پر دھیان دینے لگا اور اچھی بات یہ تھی کہ انکی طبیعت بھی بہتر ہونے لگی اور پھر ایک رات اچانک ہی انھیں ہوش بھی آ گیا، میرے بھائی کی اپنی ماں کے لیے جو محبت تھی وہ رنگ لے آئی اور دوسری طرف بابا کی بیوی جس نے ان سے شادی صرف ان کے پیسے کی وجہ سے کی تھی، حق مہر میں بہت بڑی رقم ان سے لی اور منہ دکھائی میں بھی ایک گھر لے لیا۔

اور پھر جب ہم تینوں نے انھیں بلانا چھوڑ دیا ہے بھائی نے بھی انھیں آئیڈیاز دینے چھوڑ دئے (زین کالج کے بعد آفس جاتا تھا اور بزنس میں انکی ہیلپ کرتا تھا) اور انھیں آہستہ آہستہ لوس ہونا شروع ہو گیا فرسٹریشن میں ہی انھوں نے اپنی دوسری بیوی کو باتیں سنائیں تو وہ انھیں چھوڑ کر چلی گئی اور کہا کہ صرف پیسے کے لیے اس نے بابا سے شادی کی تھی۔

بابا نے اسے ڈائیورس دے دی اور پھر مما سے بھی اور ہم سب سے بھی معافی مانگی، اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر مما نے انھیں معاف کر دیا لیکن ہم سب کو ان سے عجیب قسم کی الجھن ہونے لگی تھی۔

پر یہ جو محبت ہوتی ہے نا اس میں بڑی طاقت ہوتی ہے اور مما نے ہمیں مجبور کر دیا کہ ہم انھیں معاف کر دیں اور پہلے کی طرح رہیں۔ میں نے تو پڑھائی چھوڑ دی لیکن رامین اور زین نے دوبارہ شروع کر دی۔۔۔۔ بابا نے زین کو بہت مشکلوں سے منا کر باہر پڑھنے کے لیے بھیج دیا۔

میرے تایا کے بیٹے کے ساتھ میرا رشتہ بچپن سے ہی طے تھا تو انہوں نے بھی شادی کرنے کی بات کی تو مما نے کہا وہ بھی اپنا فرض پورا کرنا چاہتی ہیں تو میری منگنی کے ساتھ شادی کی تاریخ بھی طے کر دی گئی تب تک زین بھی فارغ ہو کر پاکستان واپس آگیا تھا تو میری شادی ہو گئی۔

آگے کی کہانی تم جانتی ہو اچھے سے رامین کو میری شادی کی وجہ سے اپنی پڑھائی چھوڑنی پڑی اور مما کو اس چیز کی بہت ٹینشن تھی اس لیے انہوں نے زین کی شادی کا فیصلہ کیا۔۔۔۔۔۔

اپنی بات کرنے کے بعد ماہین نے طوبیٰ کی طرف دیکھا جو سپاٹ چہرہ لیے بیٹھی تھی۔

میں نے یہ سب تمہیں اس لیے نہیں بتایا کہ تمہیں ہم سے ہمدردی ہو بلکہ تمہارے لیے بتایا ہے تاکہ تم آگے کے لیے سنبھل جاؤ کیوں کہ زین مما کے معاملے میں کوئی کمپرومائز نہیں کرئے گا اس لیے تمہیں انکی عزت کرنی پڑے گی یہی بہتر ہو گا۔

تمہاری مما کے ساتھ جو بھی ہوا اس میں میرا قصور نہیں تھا جو سزا میں بھگتوں گی، اپنے بھائی کو بھی سمجھا لینا میں کمزور لڑکی نہیں ہوں جس کے ساتھ تم لوگ جو چاہو وہ کر سکتے ہو سمجھی تم۔ اب جا سکتی ہو یہاں سے ____ ماہین تو اسے دیکھتی رہ گئی اور پھر اٹھ کر باہر کو چل دی کہ اچانک ہی اسکی دروازے میں کھڑے زین پر پڑی جو کڑے تیوروں کے ساتھ طوبیٰ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

ماہی اس کی سائیڈ سے ہو کر باہر نکل گئی تو وہ بھی اس کے پیچھے ہی نکلا۔

آپکو کیا ضرورت تھی اس کے سامنے ہم سب کا مذاق بنانے کی، کیوں بتایا ہے اسے یہ سب تم نے۔

زین اسے یہ سب پتہ ہونا چاہیئے تھا وہ اب اس گھر کا حصہ ہے اور میں نے کوئی مذاق نہیں بنایا یہ ضروری تھا۔ زین نے منہ پھیر لیا

میرے بھائی تمہیں کیا ہو گیا؟ کیوں ایسے ہو گئے ہو تم پہلے جیسے کیوں نہیں ہو جاتے۔۔۔

تم سمجھتے ہو سب کے سامنے شوخ اور ہنستے مسکراتے رہو گے تو کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا؟؟

تمہاری بہن ہی نہیں ہوں میں بلکہ تمہاری بیسٹ فرینڈ بھی ہوں میں آنکھوں سے دل کو پڑھ لیتی ہوں۔

ماہی میں تھک گیا ہوں یہ سچ ہے کہ میں نے طوبیٰ کو پہلی ہی نظر میں پسند کر لیا تھا لیکن اب مجھے لگ رہا ہے میں نے جلد بازی میں کوئی غلط فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ ایسی لڑکی نہیں ہے جو اس گھر کو سمیٹ کر رکھے بلکہ مجھے تو لگتا ہے اس نے صرف اپنی بہن کو نیچا دیکھانے کے لیے اور پیسوں کے لیے مجھ سے شادی کی ہے

زین وہ ابھی چھوٹی ہے آہستہ آہستہ سمجھ جائے گی بس تم اپنے غصے پر قابو رکھنا۔

اب جاؤ کمرے میں اور اس سے معذرت بھی کرنا میں بھی مما کے پاس جا رہی ہوں۔۔۔۔

اوکے۔۔۔

اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا تو دل میں ایک درد سا اٹھا اسے اس حالت میں دیکھ کر، طوبیٰ نے اسے دیکھ کر منہ موڑ لیا اور زین ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔۔۔

وہ قدم قدم اٹھاتا اس کے پاس آکر بیٹھ گیا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام لیا، طوبیٰ جیسے ہوش میں آئی اس نے اپنے ہاتھ جھٹکے سے پیچھے کئے۔

طوبیٰ کیا ہو گیا ہے یار سوری مجھے تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا اور نا ہی اتنی بری طرح سے بات کرنی چاہیے تھا لیکن میں کیا کروں موم کے ساتھ تمہارا رویہ نا قابل قبول تھا اس لیے میں خود پر کنٹرول نہیں رکھ پایا۔

طوبیٰ کی آنکھوں سے آنسوں رواں ہو گئے۔

تم دھوکے باز ہو تمہارے دو چہرے ہیں ابھی بھی تم مجھے پھنسا رہے ہو اپنی باتوں کے جال میں، وشہ ٹھیک کہتی تھی تمہارا کام ہی یہی ہے لوگوں کو اپنے جال میں پھسانا اور پھر انھیں دھوکہ دینا۔

طوبیٰ ڈونٹ بی ٹو روڈ۔۔۔ میں کہہ رہا ہوں نا مجھے غصہ آگیا تھا اور بس۔۔۔۔

پر ایک بات تم ہمیشہ یاد رکھنا میں کوئی کام نہیں کروں گی نا ہی تمہاری مما کا خیال رکھوں گی میری اپنی زندگی ہے اور میں اسے اپنے مطابق جیئوں گی۔

میں تم سے یہ نہیں کہہ رہا کہ اپنی زندگی مت جیو، صرف اتنا کہا ہے کہ موم کا خیال رکھا کرنا اور کچھ نہیں۔

میرا تمہارے گھر والوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے اس لیے انکی کوئی ذمہ داری میں نہیں لوں گی بات ختم۔

اسکا لہجہ اور اسکی باتیں بغیر کسی بھی لچک کے تھیں اور زین کو اسکا یہ ہٹ دھرمی والا اور ضدی انداز بالکل پسند نہیں آیا تھا۔اس نے بالوں سے پکڑ کر طوبیٰ کا رخ اپنی طرف کیا اور غرا کر بولا۔

میں نے سوچا تھا تمہارے ساتھ پیار سے بات کروں گا اور تمہیں سمجھاؤں گا لیکن لگتا ہے کہ تم پیار کی بات سمجھتی ہی نہیں اس لیے میں دوسرا طریقہ استعمال کروں گا جو تمہارے لیے بہتر رہے گا۔

زین چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے پلیز۔۔۔۔۔وہ درد سے کراہ رہی تھی۔

اب تم دیکھنا میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں، پہلے تو صرف تمہیں مما کا خیال رکھنے کا کہا تھا اب ان کے سب کام بھی تم ہی کیا کروں گی کھانے سے لے کر میڈیسن تک بلکہ ان کی physiotherapy کے لیے بھی جو ڈاکٹرز آئیں گے انھیں بھی تم ہی ڈیل کرو گی۔

اور جس وقت مجھے یہ نظر آیا کہ تم اپنی ذمہ داری صیح سے نہیں نبھا رہی اسی دن تمہیں طلاق دے کر اس گھر سے نکال دوں گا میں مجھے امید ہے تم سب سمجھ چکی ہو گی مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہو گی۔

اور ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا جس سے اسکا سر سید ھا بیڈ کے کراون سے جا کر لگا اور وہ درد سے بیلبلا اٹھی۔

زین تو بڑے مزے سے اٹھا اور چینجنگ روم میں چلا گیا اور طوبیٰ ایک دم ڈھے سی گئی۔

اس سے تو کبھی کسی نے اونچی آواز میں بات بھی نہیں کی تھی کجا کہ ہاتھ اٹھانا۔

چینج کرنے کے بعد زین تو آرام سے بیڈ کی ایک طرف لیٹ کر سو گیا لیکن طوبیٰ ساری رات یوں ہی بیٹھی سوچتی رہی کہ آخر قسمت نے یہ اس کے ساتھ کیسا مذاق کیا ہے۔کب صبح ہوئی اسے پتہ بھی نہ چلا

پھر وہ اٹھی شاور لیا اور کپڑے تبدیل کئے_،ابھی وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بال ہی سکھا رہی تھی کہ زین اٹھ گیا اور اس کہ پاس آیا اتنا قریب کہ طوبیٰ ذرا بھی ہلتی تو سیدھا اسکے سینے سے ٹکراتی۔

بد تمیز ہو، منہ پھٹ بھی ہو ضدی بھی بہت ہو لیکن ایک بات کا اقرار کرنا پڑے گا کہ تم خوبصورت بھی بہت ہو۔وہ ایک گہری مسکراہٹ کے ساتھ کہتا ہوا واش روم میں چلا گیا اور اونچی آواز میں طوبیٰ کو ایک حکم بھی دے گیا۔

میرے کپڑے نکال کر رکھ دو اور خود بھی تیار ہو جاؤ ہم ایک ساتھ ناشتے کے لیے جائیں گے

کچھ ہی دیر بعد وہ دونوں باہر ٹیبل پہ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے کہ اچانک طوبیٰ نے پوچھا

میرے بابا اور امی نہیں آئے؟

صبح کال آئی تھی انکی پر میں نے منع کر دیا۔۔۔۔۔زین نے بڑے اطمینان سے جواب دیا

طوبیٰ نے ایک شکوہ کناہ نگاہ اس پر ڈالی اور پھر ناشتے میں مصروف ہو گئی کیوں کہ وہ جانتی تھی واپسی کا کوئی راستہ نہیں تھا اس کے پاس۔

میں نے ولیمہ کا پلان کینسل کر دیا ہے۔ناشتے سے فارغ ہو کر زین نے بہت عام سے انداز میں سب کو بتایا۔

زین بچے یہ کیا کہہ رہے ہو تم کوئی خاص وجہ؟

مجھے وضاحت دینا پسند نہیں ہے ڈیڈ بس میں یہ فنکشن ابھی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔

تم نے طوبیٰ سے پوچھا ہے اسے کوئی اعترض نہیں ہے؟

جی سامنے بیٹھی ہے آپ کے،آپ پوچھ سکتے ہیں____جہاں حیران پریشان طوبیٰ زین کو تک رہی تھی وہاں ماہی بھی اسے دیکھ کر رہ گئی کہ کس طرح اس نے ساری بات طوبیٰ پر ڈال دی،زین نے جب بات کی تھی تو طوبیٰ کے چہرے کے تاثرات سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کچھ نہیں جانتی۔۔۔۔

جی انکل زین ٹھیک کہہ رہے ہیں مجھے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے بلکہ میں نے ہی کہا تھا کہ آپ فنکشن ابھی نہ کریں۔۔۔اس نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔

دیکھا میں نے کہا تھا نا___چلیں اب میں موم سے مل کر آفس چلتا ہوں۔۔۔۔

اور پھر طوبیٰ نے وہ سب بھی کیا جو کرنے کا کبھی اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔

زین اس سے بہت محبت کرتا ہے لیکن وہ دعا کرتی ہے کہ ایسی محبت اور کسی کو نہ ملے۔

وہ ایک ان دیکھے قفس میں قید ہو چکی ہے جس سو آزاد ہونا اس کے بس میں نہیں ہے اور ان دیکھا قفس کسی بھی ظاہری قید سے زیادہ نقصان دیتا ہے۔

شادی کو تین سال ہونے کو ہیں اور اس سارے وقت میں میری بیٹی صرف دو دفعہ یہاں اپنے گھر آئی ہے اور تم ۔۔۔ تمہارا جب دل کہتا ہے تم یہاں آجاتی ہو، تم نے تو کبھی اپنے شوہر سے پوچھا بھی نہیں ہے وشہ بلکہ پوچھنا تو دور کی بات ہے تم تو انہیں بتانا بھی گوارہ نہیں کرتی۔۔۔۔۔

ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی بیٹا !!! اس کے پاس سب ہے اچھا گھر جو سب لڑکیوں کی خواہش ہوتی ہے، گاڑی ہے، اچھا کھاتی ہے، پہنتی ہے،،، پر پھر بھی اس کے پاس کچھ نہیں ہے وہ خالی ہاتھ ہے۔

کیوں کہ ہر چیز پیسہ یا یہ دنیا دیکھاوے کی چیزیں نہیں ہوتی، کچھ احساسات، جذبات اور عزت بھی ہوتی ہے جو اس سب چیزوں سے کہیں زیادہ ضروری ہے۔

پر امی وہ تو مجھے تصویریں بھیجتی تھی کہ وہ گھومنے گئی ہے وغیرہ وغیرہ امی مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا۔

فطرت فطرت ہوتی ہے بیٹا کچھ لوگوں کی، جو سب کھو کر بھی یہ سمجھتے نہیں ہیں کہ یہ اللہ کے طرف سے ان کے ساتھ ہوا ہوتا ہے، آزمائش ہوتی ہے ان کے لیے لیکن وہ سمجھتے نہیں ہیں بلکہ خدا کو تو یاد بھی نہیں کرتے وہ اللہ جو ہوتا ہے نا اپنے بندوں کو بار بار موقع دیتا ہے کہ سنبھل جاؤ لوٹ آؤ واپس میری طرف اس سے پہلے کہ میں تمہیں بلا لوں اپنے پاس۔۔۔

میں نہیں جانتی تمہاری ایسی کونسی نیکی تھی جس کے بدلے میں تمہیں مہر جیسا شخص ملا اور اتنا اچھا سسرال۔۔۔ اگر اللہ تمہیں بھی موقع دے رہا ہے نا تو سنبھل جاؤ اور لوٹ جاؤ اسکی طرف۔۔۔۔

امی یہ سب آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟؟

بتانا تو میں اب بھی نہیں چاہتی تھی لیکن میری مجبوری تھی کیوں کہ میں نہیں چاہتی تھی کہ تم اپنا گھر خراب کر لو اور ویسے بھی طوبیٰ نہیں چاہتی تھی کہ کسی کو پتہ چلے، وہ جانتی ہے کہ یہ شادی اس نے کس طرح کی ہے۔۔۔۔۔

اب تم بیٹھو تمہارے بابا نے کھانا کھانے آنا ہے اور ارحم بھی آنے والا ہو گا تو میں کچھ کھانے کو بنالوں۔

وشہ کتنی ہی دیر ارد گرد سے بیگانہ بیٹھی رہی پھر اچانک اٹھی اور باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

کرن نے کچن کی کھڑکی سے اسے باہر نکلتے دیکھا تو فوراََ اس کے پیچھے لپکیں۔

وشہ کہاں جارہی ہو بات تو سنو۔۔۔۔۔۔۔ لیکن وشہ کو تو جیسا کچھ سنائی ہی نہیں رہا تھا وہ بس چلتی جا رہی تھی۔

یہ اس لڑکی کو کیا ہو گیا اچانک۔۔۔۔۔ کرن تو پریشان ہی ہو گئیں تھی۔

وشہ بس چلتی جا رہی اور اپنی ساری زندگی اس کے سامنے فلم کی مانند چل رہی تھی

وہ کیا ہے، کیوں ہے سب سے بڑھ کر دنیا میں آنے کا مقصد کیا ہے؟؟؟ کیا اس نے پورا کیا ہے اپنے آنے کا مقصد۔۔۔؟؟ اللہ نے تو اسے سب دیا کسی بھی چیز سے محروم نہیں رکھا مگر اس نے کیا دیا مایوسی ناشکرا پن ؟؟؟ یا اللہ...................

وہ گھر آتے ہی اپنے کمرے میں چلی گئی وضو کیا اور جائے نماز اٹھا کر بچھایا۔

آج نا جانے وہ کتنے وقت بعد نماز پڑھنے کے لیے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ کتنا وقت؟؟؟ نہیں وقت نہیں عرصہ بلکہ مجھے تو یاد بھی نہیں ہے کہ میں نے آخری بار نماز کب پڑھی تھی شاید جب چھوٹے ہوتے عربی پڑھنے جاتے تھے تب۔۔۔۔۔ ہاں تب ہی پڑھی تھی۔

کیا میں اتنی غافل تھی اپنے رب سے اور وہ پھر بھی مجھے نوازتا رہا، وہ اتنا غفور و رحیم ہے اتنی بے لوث محبت کرتا ہے اپنے بندوں سے۔۔۔۔۔۔۔ اس نے اللہ اکبر کے ساتھ نماز شروع کی۔۔۔۔

اب آگے کیا پڑھنا ہے؟؟ یا اللہ مجھے کچھ یاد کیوں نہیں آ رہا؟؟ کیا میں سب بھول گئی۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا یہ میں کیسی مسلمان ہوں جسے نماز بھی نہیں آتی، میں کوشش کرتی ہوں یاد کرنے کی۔۔۔ ہاں عربی والی ٹیچر نے سکھایا تھا کہ کوئی چھوٹی سورت پڑھنی ہے پر کونسی کیا کوئی بھی؟؟

یہ کیا ہو رہا ہے کچھ بھی یاد نہیں آ رہا مجھے تو

اور بس یہی حد تھی اسکی اور اس نے اونچی اونچی آواز میں رونا شروع کر دیا۔

میرے اللہ مجھے معاف کر دے میں بہت گنہگار ہوں میں نے کبھی آپکی عبادت نہیں کی آپ پھر بھی مجھے نوازتے رہے اور میری اوقات سے بڑھ کر نوازا ہمیشہ۔۔۔ اور میں نے بدلے میں مایوسی جیسا کفر کیا ہمیشہ ناشکری کی میرے اللہ میرے پیارے اللہ مجھے معاف کر دیں۔

وہ زار و قطار رو رہی تھی اور اپنے رب سے معافی مانگ رہی تھی۔

وہ سجدے میں گر کر معافی مانگنے لگی

اور اللہ جب اپنے بندے کو ہدایت دیتا ہے نا اور اپنی طرف بلانا چاہتا ہے تب ہی اسے سجدے کی توفیق عطا فرماتا ہے اور توبہ کی بھی۔

انسان کہتا ہے میں نے نماز پڑھی ہے تو مجھے بھی معاف کر دے مجھے بھی اپنی مومن بندی بنا لے جو کبھی نا شکری نہ کرے بلکہ تیری رضا میں راضی رہے اللہ مجھے چن لے مجھے ہدایت دے دے میرے خدا بیشک تو سب کر سکتا ہے تو ہر چیز پر قادر ہے میرے اللہ میری سن لے۔۔۔اسکی آواز میں کتنی تڑپ تھی اس وقت وہ کس حالت میں تھی بغیر دیکھے کوئی ہی اس بات کا اندازہ کر سکتا تھا۔۔۔

کیا مجھے اندر جانا چاہیے ؟اسے یہ بتانا چاہیے کہ اللہ نے اسے سجدے کی اور توبہ کی توفیق یوں ہی نہیں دی وہ اسے معاف کر چکا ہے۔۔۔۔ نہیں یہ اسکا اور اسکے خدا کا معاملہ ہے مجھے نہیں جانا چاہیے شاید یوں ہی رو کر اپنے اللہ سے باتیں کر کے سکون مل جائے۔

اور وہ انسان نہیں ہے وہ اللہ ہے، تیرا یا میرا نہیں وہ ہم سب کا خدا ہے۔

ساجدہ تو واپس چلیں گئیں کیوں کہ وہ مداخلت نہیں کرنا چاہتی تھیں ، ابھی وہ جا کر بیٹھیں ہی کہ باہر دروازے کی آواز آئی۔

دروازہ کھولا تو وہاں حبا اور مہر کھڑے تھے۔۔۔

بیٹا تم اور حبا کا تو میرے ذہن سے ہی نکل گیا تم خود کیوں۔۔۔۔۔

وشہ کہاں ہے امی ؟؟؟ مہر نے انکی بات بیچ میں ہی کاٹ دی اور سوال کیا

بیٹا وہ اپنے کمرے میں ہے۔۔۔۔ مہر سنتے ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

مہر میری بات سنتے جاؤ، آج تمہیں وہ وشہ نہیں ملے گی جسے صبح تم چھوڑ کر گئے تھے۔۔۔

کیا مطلب میں آپ کی بات سمجھا نہیں۔۔۔اس نے نا سمجھی سے اپنی ماں کی طرف دیکھا

آج تم اس وشہ سے ملو گے جس کی تم نے خواہش کی تھی کیوں کہ اللہ نے تمہاری دعاؤں پہ کن فرما دیا ہے۔۔۔۔۔ مہر کو سمجھ تو کچھ نا آئی اسی لیے اس نے سوچا خود اندر جا کر دیکھ لیتا ہوں۔۔۔۔

وشہ وشہ۔۔۔۔۔۔ کہاں ہیں آپ؟؟؟

مہر نے جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے کا منظر دیکھ کر ایک پل کے لیے تو اسے یقین ہی نا آیا وشہ جائے نماز پر سجدے کی حالت میں۔۔۔۔۔۔۔

کتنی خواہش تھی اسکی یہ منظر دیکھنے کی اور کتنی دعائیں مانگی تھی اس نے اس کے لیے۔۔۔۔

وشہ۔۔۔۔

مہر کی آواز سنتے ہی وشہ نے سجدے سے سر اٹھایا اور اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھا جسے اللہ نے اس کے لیے فرشتہ بنا کر بھیجا تھا ہاں وہ اللہ والا بندہ ہی تو تھا تبھی تو اس جیسی عورت کے ساتھ رہ رہا تھا جس نے آج تک اسکی عزت نہیں کی نا ہی اسے شوہر ہونے کا درجہ دیا پھر بھی ایک لفظ شکوے کا کبھی اس انسان کی زبان پر نہیں آیا تھا۔

وہ اٹھی اور جا کر مہر کے پیروں میں بیٹھ گئی، مجھے معاف کر دیں میں بہت بری ہوں لیکن آپ تو اچھے ہیں نا مجھے معاف کر دیں میں اپنے تمام گناہوں پر بہت شرمندہ ہوں پلیز مہر مجھے معاف کر دیں۔

وشہ یہ آپ کیا کر رہی ہیں؟؟ اٹھیں فوراً اٹھیں آپکی جگہ یہاں نہیں ہے بلکہ یہاں ہے، اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

لیکن میں تو۔۔۔۔۔

آپ تو بہت اچھی ہیں، بس تھوڑا بھٹک گئیں تھی لیکن اللہ نے پھر سے آپکو تھام لیا اور واپس سے سیدھے راستے پر لے آیا۔۔۔

آپ دعائیں کرتے تھے نا بلکہ سب کرتے تھے کہ اللہ مجھے ہدایت دے اللہ نے آپ سب کی دعاؤں پر کن کہہ دیا اور مجھے سجدے کی توفیق دے دی۔۔۔

میں نے آج تک خود کو اتنا پر سکون محسوس نہیں کیا تھا جتنا آج کر رہی ہوں۔

جی وہ اللہ ہے صحیح وقت آنے پر سب ٹھیک کر دیتا ہے میں نہیں جانتا ایسی کونسی چیز ہے جس نے آپکو یہ سب سوچنے اور کرنے پہ مجبور کر دیا لیکن میں بہت خوش ہوں اور اللہ کا بہت زیادہ شکر گزار بھی۔

اور یہ جو اللہ والے ہوتے ہیں نا بالکل ایسے ہی ہوتے ہیں جو نہ کوئی شکوہ کرتے ہیں اور نہ آپ کے ماضی کو آپ کے سامنے لا کر کھڑا کرتے ہیں

اور ان کی باتوں میں بہت تاثیر ہوتی ہے جو سیدھا مقابل کے دل میں اترتی ہے۔۔۔ جیسے ابھی وشہ کے دل میں اتر رہی تھی۔ مہر نے وشہ کو تھام کر اسے سینے سے لگا لیا۔۔۔۔

کہ اچانک ہی وشہ کی نظر دروازے میں کھڑی ساجدہ اور حبا پر پڑی تو وہ مہر کو چھوڑ کر تھوڑا آگے بڑھی اتنی دیر میں ساجدہ نے بھی حبا کا ہاتھ چھوڑ دیا

جاؤ بیٹا ماما کے پاس جاؤ۔۔۔

حبا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وشہ تک آئی تو وشہ نے اسے خود میں بھینچ لیا اور اس کے چہرے کا ہر نقش چومنے لگی۔

مجھے معاف کر دو میری بچی، اپنی نادانی میں میں نے تمہارے ساتھ بھی بہت ظلم کیا، تمہیں ممتا سے محروم رکھا۔

مہر نے ہلکا سا وشہ کا کندھا دبایا۔۔ وشہ بس کرو رونا، تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔

اور پھر وشہ نے ساجدہ کو دیکھا جو ابھی بھی وہیں کھڑیں تھی وہ اٹھی اور ان کے پاس آئی

مجھے معاف کر دیں امی، میں جانتی ہوں میں نے آپکا بھی بہت دل دکھایا ہے آپکی اتنی بے لوث ماؤں جیسی محبت کی کبھی قدر نہیں کی، مجھے بس ایک بار معاف کر دیں ایک اور موقع دے دیں مجھے میں وعدہ کرتی ہوں آپکو اچھی بیٹی بن کر دکھاؤں گی۔۔۔ وشہ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ رہی تھی۔۔۔

نہیں بیٹا تمہیں معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ تمہیں سب سمجھ آچکی ہے اپنے اچھے برے کا پتہ چل گیا ہے تو ہمیں اور کچھ نہیں چاہیے اور تم ہمیشہ سے میری بیٹی تھی اور رہو گی بھی۔۔۔ ساجدہ نے اس کے جڑے ہوئے ہاتھوں کو کھول کر کہا اور ساتھ ہی اسے گلے لگا لیا۔

مہر نے بھی حبا کو اٹھایا اور ان دونوں کے پاس ہی آگیا اور ایک ہاتھ سے ان سب کو اپنے گھیرے میں لے لیا

۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

کیسے نہ کہوں تو ہے چاہتوں کا صلہ
کیسے نہ کہوں تو ہے عبادتوں سے ملا
کیوں نہ کروں میں شکر خدا کا دل سے
کیسے نہ کہوں تو ہے میری ریاضتوں کا صلہ
اک لمبی ہجر کی رات کاٹی ہے میں نے
کیسے نہ کہوں تو اس سزا کے تحفے میں ہے ملا
مانگا تھا رو رو کر تہجد کی دعاؤں میں
کیسے نہ کہوں تو ہے میرے ان آنسوں کا صلہ
اٹھتے بیٹھتے ورد کرتے تھے تیرے نام کا
کیسے نہ کہوں تو خدا کے کن سے ہے ملا
کیسے نہ کہوں تو ہے چاہتوں کا صلہ
کیسے نہ کہوں تو ہے عبادتوں سے ملا

اگلے روز وشہ نے خود حبا کو بھی تیار کیا اور مہر کا ناشتہ بھی بنایا وہ پھر حبا کو اسکول چھوڑنے گئی اور سارے راستے وہ دونوں ماں بیٹی باتیں کرتی گئیں، حبا کو تو مانو دنیا جہاں مل گیا ہو وہ اتنی خوش تھی کہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ وشہ کے ساتھ چپک کر بیٹھی رہے کتنا انتظار تھا اسے اس وقت کا۔۔۔

اسکول پہنچ کر وشہ نے حبا کو اسکی کلاس میں چھوڑا اور خود اسٹاف روم میں چلی گئی کل والی اس لڑکی تو ڈھونڈنے جسے اللہ نے اس کے لیے رحمت بنا کر بھیجا تھا۔اسے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی وہ سامنے ہی صوفے پر بیٹھی نظر آگئی تھی اور اس نے بھی وشہ کو دیکھ لیا تھا اس لیے فوراََ ہی باہر آگئی

اسلام وعلیکم! کیسی ہیں مسسز مہر آپ ؟اس نے بہت بے تکلفی کے ساتھ گلے مل کر پوچھا۔

کل تک جو پہچان وشہ کو غصہ دلاتی تھی آج وہی پہچان مسسز مہر اسے اندر تک سکون پہنچا رہا تھا۔

وعلیکم اسلام! میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں؟؟ وشہ نے بھی مسکرا کر جواب دیا

جی بس اللہ کا کرم۔۔۔۔

آپکا نام کیا ہے؟؟؟ میں دو تین دفعہ آپ سے مل چکی ہوں لیکن آپکا نام پوچھنے یاد ہی نہیں رہتا تھا۔

جی میرا نام آمنہ ہے۔۔۔

واؤ بہت پیارا نام ہے آپکا بلکل آپ کے جیسا۔۔۔

یہ سنتے ہی آمنہ ہنسنے لگی اور وشہ اسے دیکھتی رہ گئی اتنی خوبصورت ہنسی اس نے پہلے کہاں دیکھی تھی کتنی صاف اور شفاف تھی۔۔۔۔

آمنہ کیا آپ مجھ سے دوستی کریں گیں؟؟ وشہ نے خود کو قدرے سنبھال کر کہا۔

آمنہ اسکی اس بات پر بہت حیران ہوئی تھی۔۔۔

آپکی ذات میں ایسا کچھ ضرور ہے جو مجھے آپکی طرف کھینچتا ہے اور میں کھینچی چلی آتی ہوں اپکی ذات میرے لیے ہدایت کا باعث بنی ہے میں آپ سے بہت کچھ سیکھنا چاہتی ہوں میری دوستی کو قبول کر لیں۔

اور وشہ کی باتوں نے اسے گہری اذیت میں دھکیل دیا۔

ہاں وہ بھی یہی کہتا تھا میری ذات میں کوئی سحر ہے جو اسے میری طرف آنے پر مجبور کر دیتا تھا۔۔۔

آمنہ کہاں کھو گئیں آپ کیا میں نے کچھ غلط کہہ دیا، جو آپکو برا لگا ہو۔

ارے نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔ وشہ کی آواز اسے ہوش میں لائی اور سیکنڈ سے پہلے اس نے خود کو سنبھال لیا تھا۔۔۔۔

اور میں آپ کی دوستی کیوں قبول نہیں کروں گی بھلا۔۔۔۔۔ آج سے میں اور آپ دوست وہ بھی اچھے والے اور پکے والے۔۔آمنہ نے اسکا ہاتھ تھام کر کہا اور وشہ کے چہرے پر ایک مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ ابھی بزی ہیں اپنا کام مکمل کر لیں پھر کسی دن آوں گی تو تفصیلاََ بات کریں گے۔۔

اوکے وشہ موسٹ ویلکم ٹو یو۔۔۔۔۔اس کے بعد دونوں پھر سے گلے ملیں اور پھر وشہ اپنے گھر کے لیے نکل گئی۔۔۔۔آمنہ پیچھے اسکی پشت دیکھ کر مسکرانے لگی۔

میری نئی دوست۔۔۔۔۔

وشہ گھر آئی تو سامنے ہی کرن بیٹھی ہوئیں تھی،امی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بچوں کی طرح بھاگ کر ان کے گلے لگ گئی۔۔

بس میرا بچہ اب رونا نہیں ہے،اب تو سب ٹھیک ہو گیا۔

ہاں بیٹا کرن بہن صیح کہہ رہیں ہیں تم کل بھی بہت روئی تھی اب چپ کر جاؤ شاباش۔۔

وشہ نے اپنے آنسو صاف کر لیئے اور دل سے مسکرا دی۔

امی میں آپ لوگوں کے لیے ناشتہ بنا کر لاؤں ؟؟

نہیں بیٹا میں تو کر کے آئی ہوں تم ساجدہ بہن سے پوچھ لو۔۔۔۔۔۔کرن نے تو سہولت سے انکار کر دیا

اور امی آپ کے لیے ؟

ہاں بیٹا مجھے لا دو۔۔۔

☆☆☆☆☆

اسلام و علیکم !امی

وشہ کہاں ہے ؟

اپنے کمرے میں ہے بیٹا۔۔۔

اور حبا؟

وہ بھی اس کے ساتھ ہی ہے۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے،،،،اور پھر وہ اندر چلا گیا

وشہ۔۔۔وشہ۔۔۔

جی یہاں ہوں میں___وشہ حبا کو ہوم ورک کروا رہی تھی جو پہلے مہررات کو کروایا کرتا تھا۔۔۔۔

اممم تو میری پرنسیز پڑھائی کر رہی ہے۔۔۔مہر نے حبا کو گود میں اٹھایا اور اسکا ماتھا چوما

جی بابا میں ماما کے پاس ہوم ورک کر رہی ہوں اور آپ کو پتہ ہے ماما مجھے آپ سے زیادہ اچھا پڑھاتیں ہیں، وہ کہتے ساتھ ہی منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی۔

اچھا بچو تم نے تو بڑی جلدی پارٹی بدلی ہے مطلب کہ اب بابا کا پتہ کٹ گیا۔۔۔ہاں بولو بولو مہر اسے چھیڑنے لگا۔۔۔۔

وشہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے کیسے وہ اتنی دیر اپنی اس خوبصورت جنّت سے بے خبر رہی۔۔۔اس نے اپنے آنسو چھپانے کی کوشش تو کی تھی لیکن وہ مہر کی آنکھوں سے پوشیدہ نہ رہ پائے۔۔۔۔

چلو تیار ہو جاؤ ہم باہر جا رہے ہیں کھانا بھی کھائیں گے اور گھومیں گے بھی۔۔۔۔

یاہووو بابا آپ سچ کہہ رہے ہیں نا

واؤ کتنا مزہ آئے گا ماما بھی ساتھ جائیں گیں ہمارے۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہ ریسٹورنٹ میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ اچانک ہی وشہ کی نظر اپنے سامنے والے ٹیبل پہ بیٹھی لڑکی پر پڑی۔۔۔۔۔

تبھی اس نے بھی وشہ کو دیکھا اور وہ فوراََ اٹھ کر اسکی طرف لپکی۔۔۔

وشہ۔۔۔۔۔وہ چیختی ہوئی اس کے گلے لگ گئی

کیسی ہو تم وشہ میری جان۔۔۔تم کہاں تھی کتنا مس کیا میں نے تمہیں یار۔۔۔

میں ٹھیک ہوں اور بہت شرمندہ بھی تانیہ

اوو میری بہن بس کرو اب مل ہی گئی ہو تو شروع مت ہو جانا پرانی باتیں بھول جاؤ

اور خبر دار جو دوبارہ مجھ سے رابطہ کرنا چھوڑا۔۔۔

اور یہ کون ہے؟؟؟ یہ میری بھانجی تو نہیں ہے؟؟

اور وشہ نے نم آنکھوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

واؤ ماشاءاللہ کتنی پیاری ہے بلکل خالہ پہ گئی ہو تم۔۔۔

آپ میری خالہ ہو؟

جی میری گڑیا میں آپکی پیاری سی خالہ ہوں۔۔

تو آپ پہلے کہاں تھیں میں نے تو کبھی آپکو نہیں دیکھا۔۔۔اس نے نہایت ہی معصوم منہ بنا کر پوچھا۔

اممم پہلے نا آپکی مما کی مجھ سے لڑائی ہوئی ہوئی تھی اب صلح ہو گئی ہے ہماری۔

تانیہ مجھے معاف کر دو میں واقعی ہی شرمندہ ہوں میں نے تمہاری ایک بات نہیں سنی اور الٹا تمہارے ساتھ دوستی ختم کر دی۔۔۔۔۔

وشہ ماضی کو دوبارہ دہرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، میں نے تمہیں بہت سمجھانے کی کوشش کی تھی لیکن تم نے میری ایک نہ سنی لیکن خیر میں تمہیں بتا نہیں سکتی میں نے تمہیں کتنا مس کیا تھا بہن تو تھی نہیں میری جتنا بھی شیئرنگ تھی سب تمہارے ساتھ ہی تھی اور پھر تم بھی۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے پہلے تو مجھے بھی بڑا غصہ تھا لیکن پھر جب میری شادی ہو گئی تب تو تم مجھے بہت ہی زیادہ یاد آنے لگی تھی۔۔۔۔

ہاں جانتی ہوں میں نے بہت غلطیاں کی ہیں سب کے ساتھ بہت برا کیا ہے لیکن مجھے بدلے میں سزا نہیں دی گئی تانیہ، مجھے جزا دی گئی ہے مہر کی صورت میں۔

اسکی بات سن کر تانیہ بھی دل سے مسکرا دی۔ ہمیشہ ایسے ہی خوش رہو وشہ

تانیہ ہم لیٹ ہو رہے ہیں پلیز امی گھر اکیلی ہیں۔۔۔

تانیہ کے شوہر نے اسے آواز دی۔

جی احمد بس چلتے ہیں۔۔۔۔ہے اس سے ملیں یہ ہے وشہ مجھے امید ہے کہ مزید اس کے بارے میں مجھے بتانا پڑے گا۔۔۔۔

نہیں نہیں ان کو تو میں اچھے سے جانتا ہوں ماشاءاللہ دن میں پتہ نہیں کتنی بار میں آپکا نام سنتا ہوں بلکہ یہ کہنا بلکل غلط نہیں ہو گا کہ بغیر دیکھے میں آپ سے جلنے لگا تھا

اوہو احمد آپ کو تو بس موقع چاہیئے ہوتا ہے، اچھا چھوڑیں ان سے ملیں یہ ہیں مہر بھائی وشہ کے ہسبنڈ۔۔۔۔

اسلام وعلیکم !

وعلیکم اسلام کیسے ہیں آپ

جی اللہ کا شکر۔۔۔۔۔

اور پھر دونوں نے مل کر پتو نہیں کیا کیا باتیں کیں جس سے ان دونوں بچھڑی ہوئی دوستوں کو اور وقت مل گیا باتیں کرنے کا۔

پھر تانیہ نے وشہ سے اسکا نمبر لیا اور وعدہ کیا کہ وہ اب اس سے ملنے اس کے گھر آئے گی

اور وہ دن وشہ کے لیے سب سے اچھا دن تھا اسے اپنی دوست مل گئی جان سے پیاری دوست۔۔

ویسے وشہ یہ تو بہت زیادتی کی تھی آپ نے اتنی اچھی دوست کو چھوڑ کر۔۔۔۔ واپسی پر مہر نے وشہ سے کہا۔۔

ہاں صیح کہہ رہے ہیں آپ میں نے اس کو کھو کر بہت بڑی غلطی کی تھی لیکن شکر ہے اللہ کا وہ مجھے پھر سے مل گئی۔۔

ہاں یہ تو صیح کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

طوبیٰ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟موم کو میڈیسن کس نے دینی تھی؟

زین میں تھک چکی ہوں، اور اب مجھے اپنے بیٹے کا خیال رکھنا ہے میں اب آنٹی کا خیال نہیں رکھ سکتی تم ان کے لیے کوئی میڈ کا بندوبست کر لو جو ہر وقت ان کے ساتھ رہے گی۔۔۔

تمہارے مشورے کے لیے بہت شکریہ اور اٹھو جا کر موم کو میڈیسن کھلاؤ اسے میں دیکھتا ہوں، زین نے سفیر (طوبیٰ کا بیٹا) کو طوبیٰ کی گود سے اٹھایا اور لے کر باہر چلا گیا۔۔۔

پتہ نہیں میری اس عورت سے کب جان چھوٹے گی۔۔۔وہ محض ایک آہ بھر کر رہ گئی۔۔۔۔۔

زین بھائی کہاں ہے بھابھی؟؟ وہ کمرے سے باہر نکلی تو رامین نے اس سے پوچھا۔

تمہارا بھائی مجھے بتا کر ہر جگہ نہیں جاتا، ہو گا یہیں کہیں خود دیکھ لو۔۔۔سارا دن پاگلوں کی طرح کام کرواتے ہیں سمجھتے پتہ نہیں کیا ہیں خود کو سب۔۔۔اب میں اپنے بیٹے کا خیال بھی نہیں رکھ سکتی۔۔۔

افففففف انکا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔رامین نے اس کے جانے کے بعد دل میں سوچا کیوں کہ منہ پہ کہنے کی غلطی تو وہ غلطی سے بھی نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔۔

بھائی آپ یہاں بیٹھے ہیں اور میں نے پورے گھر میں آپکو ڈھونڈ لیا ہے۔۔۔

ہاں میں یہاں اپنے شہزادے کو ٹھنڈی ہوا کھلانے لایا تھا ورنہ طوبیٰ کے ساتھ رہ رہ کر تو اس نے ویسے ہی پاگل ہو جانا تھا۔۔۔

ہاہاہا بھائی اگر انہوں نے سن لیا نا تو آپکی تو خیر نہیں ہو گی۔۔

چھوڑو بھی اسکو اور یہ بتاؤ تم کیوں ڈھونڈ رہی تھی مجھے؟؟

ہاں وہ آج شام ڈاکٹر کے ساتھ مما کی اپائنٹمنٹ ہے تو آپ ہمیں لے چلیں گے نا، کچھ ٹیسٹ بھی ہونے ہیں اور پھر میڈیسن وغیرہ بھی شاید چینج کریں وہ لوگ۔۔۔۔

یار رامین شام میں تو میری بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے جو میں کسی بھی حالت میں نہیں چھوڑ سکتا، ایک نیا پروجیکٹ ہے وہ ہاتھ سے چلا جائے گا۔۔۔

تو پھر اب کیا کریں گے ہم؟؟ رامین نے پریشان ہو کر کہا۔

کیا کر سکتے ہیں میٹنگ کینسل کر دیتا ہوں میں، آفٹر آل موم کی صحت زیادہ امپورٹنٹ ہے میرے لیئے۔

تم پریشان مت ہو، میں چلا جاؤں گا تمہاری موم کو لے کر تم اپنی میٹنگ اٹینڈ کرو وہ بہت زیادہ ضروری ہے۔۔۔

بیٹا پلیز مجھے میری نظروں میں مزید مت گراو، کچھ گناہوں کا کفارا ادا کرنے دو مجھے بھی۔۔۔ زین کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ انہوں نے اسے چپ کروا دیا۔

اس نے سفیر کو اٹھایا اور کچھ کہے بنا اندر چلا گیا۔۔

بابا بھائی آہستہ آہستہ ٹھیک ہوں جائیں گے آپ پریشان مت ہوں۔۔۔

مجھے بھی یقین ہے وہ ٹھیک ہو جائے گا، احمد صاحب نے بڑی آس سے کہا___ انہوں نے رامین کے سر پہ ہاتھ رکھا اور خود بھی اندر چلے گئے

تھوڑی ہی دیر بعد زین میٹنگ کے لیے نکل گیا اور احمد صاحب اپنی بیوی اور بیٹی کو لے کر ہسپتال کے لیے نکل گئے۔۔۔۔

ابھی کوئی ایک گھنٹہ ہی ہوا تھا کہ گھر کے لینڈ لائن پر فون آیا جو طوبٰی نے اٹھایا۔۔۔

جی کون بات کر رہا ہے؟

آپ احمد صاحب کے گھر سے بات کر رہی ہیں؟؟؟؟

جی میں انکی بہو بات کر رہی ہوں۔۔۔۔۔

میڈم ان کا اور انکی فیملی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے غالبا وہ اپنی صاحب زادی اور بیگم کے ساتھ کہیں جا رہے تھے تو یہاں مین روڈ پر ان کی گاڑی کی ٹکر بڑے ٹرک سے ہو گئی ہے

میں ان کی فرم میں کام کر چکا ہوں اس لیے میں انکو جانتا تھا۔۔۔۔۔

آپ ان کے بیٹے زین کو جلدی سے اطلاع کر دیں

اوکے ٹھیک ہے میں بتا دیتی ہوں۔۔۔۔

فون بند ہوا تو ساتھ ہی طوبٰی نے اپنا موبائل اٹھایا زین کو کال کرنے کے لیے۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہو طوبٰی، اتنی مشکل سے جان چھوٹ رہی ہے وہ بھی ایک ساتھ سب سے اور تم ہو کہ اپنے ہی پیروں پر کلہاڑی مار رہی ہو

دوسری طرف دل۔۔۔۔۔۔پاگل ہو گئی ہو کیا وہ مر رہی ہے وہاں اور تم اتنی خود غرض کیسے ہو سکتی ہو طوبیٰ، ارے یہ تو سوچو اگر کسی بھی طرح زین کو پتہ چل گیا نا تو وہ تمہارے ساتھ کچھ بھی کر گزرے گا۔۔۔۔۔

کچھ منٹ تک دل اور دماغ کی جنگ چلتی رہی لیکن آخر کار جیت دماغ کی ہی ہوئی اور طوبیٰ نے فون رکھ دیا اور واپس کمرے میں سفیر کے پاس آگئی۔۔۔۔۔۔

آفس میں زین کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا اس نے رامین کے نمبر پر فون کیا تو اس نے نہ اٹھایا، احمد صاحب کو کیا تو وہاں سے بھی کوئی جواب نہیں ملا

اس کے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو چکی تھی اس لیے اس نے میٹنگ کینسل کروائی اور گھر آگیا۔۔۔۔

واؤ سفیر تم تو اپنی مما کے لیے بہت قسمت والے ثابت ہوئے ہو تمہارے آتے ہی میری ساس سسر یہاں تک کہ نند سے بھی جان چھوٹ گئی اور رہی بات دوسری نند کی تو وہ تو یہاں رہتی ہی نہیں ہے اس لیئے اسکی خیر ہے۔۔۔۔۔

ویسے نا اگر تم بڑے ہوتے تو میں تمہیں بھی ایک بڑی جگہ پہ پڑھائی کرواتی آخر یہ سب تمہاری قسمت کا ہی تو ہے ورنہ اتنے سالوں پہلے میری جان کیوں نا چھوٹ گئی ان سے۔۔۔۔۔۔۔خود ہی بات کر کے اس نے قہقہہ لگایا

ویسے بیٹا تم نا دعا کرنا کہ تمہارے باپ کو کبھی پتہ نہ چلے کہ میں ایکسیڈنٹ کے بارے میں جان چکی تھی اور جان بوجھ کر اسے نہیں بتایا۔۔۔۔۔

چلو منا باہر چلتے ہیں، اب تک تو مر ور چکے ہوں گے وہ لوگ تو باہر چل کر بیٹھتے ہیں۔۔۔

طوبیٰ سفیر کو اٹھائے باہر آنے لگی تھی کہ اس کی نظر سامنے کھڑے شخص پر پڑی تو صیح معنوں میں اس کے اوسان خطا ہو گئے۔۔۔۔

طوبیٰ تم۔۔۔۔۔ زین کی بات مکمل ہونے سے پہلے فون کی گھنٹی بجی۔

ہیلو جی میں زین بات کر رہا ہوں۔۔۔جی میں احمد صاحب کا بیٹا ہی ہوں۔۔۔یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ایسا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔آپ مجھے بتائیں ہاسپٹل کا میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔۔

اور اگلی بات سن کر زین کے ہاتھ پہلو میں گر گئے اور وہ دوزانو زمین پر بیٹھ گیا ایک ہارے ہوئے جواری کی طرح جسکا سب کچھ لٹ گیا ہو

کچھ دیر یوں ہی گزر گئی وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر خود کو یقین دلاتا رہا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے پھر چہرہ اٹھا کر اپنے سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھا جس سے اس نے واقعی محبت کی تھی۔

وہ آج تک اس کے ساتھ جو کچھ بھی کرتا آیا تھا وہ اس کے لیے ہی کیا تھا تا کہ اسکی بے وقوفیاں کچھ کم ہوں لیکن اس نے کیا کر دیا وہ اٹھا اور اس کے قریب آیا اور طوبٰی کا تو یہ سوچ سوچ کر ہی برا حال ہو گیا تھا کہ اب وہ اس کے ساتھ کیا کرے گا۔

کیا میرے گھر والوں کی ایک خوبی بھی یاد نہیں آئی تمہیں، کیا ایک بار بھی تمہیں ان پر ترس نہیں آیا طوبٰی ۔۔۔۔ تمہارے ساتھ جو بھی کیا تھا میں نے کیا تھا انہوں نے تو آج تک صرف تمہارا ساتھ ہی دیا ہے طوبٰی تمہیں ان تمام سالوں میں تمہارے ساتھ انکی کی گئی ایک نیکی بھی یاد نہ آئی۔۔۔

وہ ایک ٹوٹے ہوئے شخص کی مانند تھا جو اتنا بکھر گیا تھا کہ شاید کبھی سمیٹا بھی نہ جا سکے،،اس سے تو بولا بھی نہیں جا رہا تھا

میں سمجھتا تھا میری محبت ، میرے گھر والوں کا خلوص تمہیں بدل دے گا لیکن میں کتنا غلط تھا کتنا غلط۔۔۔۔۔ پتہ ہے تمہیں؟ میں سوچتا تھا تم اپنے سامنے کسی کو کچھ نہیں سمجھتی تو میں تمہارا مقابلہ کروں گا اور تمہیں بتاؤں گا کہ زین کیا ہے۔۔۔

لیکن زین تو اب کچھ بھی نہیں رہا یار۔۔۔ مطلب میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا تم میری سوچ سے بھی زیادہ پتھر دل ہو جس کے سامنے کوئی مر رہا ہو تو بھی وہ اسکی مدد کو نہیں جائے گی۔۔۔

زین میری بات سنو۔۔۔

چپ بالکل چپ ایک لفظ مت بولنا۔۔۔ یہ گھر چاہیئے تھا نا تمہیں اس پر راج کرنا چاہتی تھی تم اب تم دیکھنا میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں

میری پاس کھونے کو اب کچھ نہیں بچا لیکن تمہارے پاس تو ہے نا؟؟؟ اور وہ ہے پیسہ، تمہارے خواب، کیوں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا میں اس لیے میں زین احمد اپنے پورے ہوش و حواس میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔

زین خدا کے لیے ایسا مت کرو مجھے معاف کر دو میں بہت شرمندہ ہوں پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔۔ طوبیٰ نے زین کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے مزید بولنے سے روکا۔۔۔

میں تمہیں طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں

زین نے اس کے ہاتھ کو زور سے دبوچ کر کہا

ابھی اور اسی وقت اس گھر سے دفع ہو جاؤ میں مزید تمہاری شکل برداشت نہیں کر سکتا اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ تم میرے مرحوم والدین کا چہرہ دیکھو اس لیئے تمہارے پاس صرف دو منٹ ہیں جو سمیٹ سکتی ہو سمیٹو اور دفع ہو جاؤ۔۔۔۔ وہ بولا نہیں تھا غرایا تھا۔۔۔۔

اور ہاں اپنے اس بیٹے کو بھی لیتی جانا کیوں کہ اسکی رگوں میں بھی تمہارا ہی خون ہے بے حس اور گھٹیا

۔۔۔۔۔

زین اس وقت بہت رات ہو گئی ہے میں کہاں جاؤں گی اتنے چھوٹے بچے کو لے کر۔۔۔۔۔

اس کی اس بات پر زین نے اسکا ہاتھ پکڑا اسفیر کا بے بی کاٹ اس کے ہاتھ میں پکڑایا اور اسے دھکے دے کر گھر سے نکال دیا۔

آدھی رات کو طوبیٰ اپنے کچھ دن کے بچے کے ساتھ سڑکوں پر گھوم رہی تھی، اتنی ٹینشن اور پریشانی میں اسے اپنے گھر کا راستہ بھی یاد نہیں آ رہا تھا۔۔

یااللہ میری مدد کر، مجھے معاف کر دے میرے رب میں نے بہت گناہ کیئے ہیں لیکن تو تو غفور و رحیم ہے نا مجھے معاف کر دے۔۔۔ میری عزت اور جان کی حفاظت فرما اور میرے بچے کی بھی۔۔۔۔

طوبیٰ بس چلتی جا رہی تھی کہ اچانک ہی اس نے یہ بات نوٹ کی کہ ایک موٹر سائیکل پر دو آدمی اس کا پیچھا کر رہے ہیں تو اس نے اپنی سپیڈ تیز کر دی

اکیلی لڑکی اور اندھیری رات۔۔۔۔۔ وہ خوف کے مارے کانپنے لگی

سڑک پر پڑا وہ پتھر اس کی تقدیر کا فیصلہ کر گیا وہ اس پتھر کی وجہ سے منہ کے بل گر گئی اور اتنی دیر میں وہ موٹر سائیکل سوار اس تک پہنچ گئے۔۔۔۔۔

کہاں جارہی ہو حسینہ ذرا ہم پر بھی تو نظرِ کرم کر دو تر سے پڑے ہیں۔۔۔ان میں سے ایک مکروہ لہجے میں بولا۔

طوبٰی نے ایسے شو کروایا جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو اور اٹھ کر پھر چل دی کہ اچانک ہی اسکا بازو کسی نے بہت زور سے کھینچا۔۔۔

آہ۔۔۔وہ سیدھا اس بندے سے جا ٹکرای

باس لڑکی تو آئٹم ہے پوری، لگتا ہے اللہ نے اسے بڑی فرصت سے بنایا ہے۔۔۔

چھوڑو مجھے گھٹیا انسان تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی۔۔۔۔

ارے اتنے نخرے افففففف میں مر ہی نہ جاؤں تمہاری اس ادا پر،،، لیکن تم اس لائک ہو کہ نخرے کر سکو اس لیئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ان دونوں نے ایک جان دار قہقہہ لگایا۔۔۔

اور اس وقت اپنی خوبصورتی جس پر اسے بہت ناز تھا آج زہر سے بھی زیادہ بری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

میں کس منہ سے اللہ سے مدد مانگوں کیا کرتی رہی ہوں میں ساری زندگی یا اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔

اس اندھیری گلی میں ایک چھوٹے بچے کی رونے کی آوازیں اور ایک بے بس عورت کے چیخنے کی آواز سننے والا کوئی نہ تھا۔۔۔۔۔

اور وہ حسن جس پر طوبٰی کو غرور تھا کہ اس کے بل بوتے پر وہ عروج حاصل کر سکتی ہے آج وہی غرور وہی حسن اسکا زوال بن گیا اور اس رات وہ لٹ کر اپنے گھر پہنچی اور ہر طرف قہر مچ گیا۔۔۔۔۔۔

کرن بیگم تو اس کی حالت دیکھ کر یہ اندازہ کر چکی تھیں کہ کیا ہوا ہے لیکن وہ یہ جاننا چاہ رہی تھی کہ آدھی رات کو بچے کے ساتھ وہ جا کہاں رہی تھی۔۔۔۔ طوبٰی تو جب سے آئی تھی بس یوں ہی بیٹھی تھی نہ کچھ بولتی تھی نہ کھاتی تھی۔۔۔

اپنے سوالوں کے جواب لینے کے لیے کرن بیگم نے زین کے گھر فون کیا تو جو خبر انھیں وہاں سے ملی اس نے انھیں مزید کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں چھوڑا۔۔۔

طوبیٰ مجھے تم پر ترس نہیں آرہا بلکہ مجھے یہ سوچ کر رونا آرہا ہے کہ تم میری اولاد ہو۔۔۔ وہ تم جیسی لڑکیاں ہی ہوتی ہیں جن کی وجہ سے لوگ بیٹی سے نفرت کرتے ہیں، اتنی بے حسی اتنا کٹھورپن کہاں سے آگیا تمہارے اندر۔۔۔۔یہ کب سکھایا تھا میں نے تمہیں طوبیٰ۔۔۔

کرن اس کے پاس بیٹھیں اسکو کوستی رہتیں لیکن وہ ایک لفظ نہ بولتی۔۔۔۔

ایک دن وہ سفیر کو دودھ پلا رہیں تھی کہ طوبیٰ آئی چپ کر کے کرن کی گود سے اسے اٹھایا اور اس کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگی جس سے وہ چھوٹا سا معصوم بچا بھی ہنسنے لگا۔۔۔

تم مجھ پر ہنس رہے ہو ہاں بولو، تمہاری اتنی ہمت تم مجھ پر ہنسو گے، تم اپنے اس گھٹیا باپ کی اولاد ہو اس لیے مجھ پر ہنس رہے ہو نا تمہیں تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گی مار ڈالوں گی میں تمہیں۔

طوبیٰ پاگل ہو گئی ہو چھوڑو اس معصوم کو۔۔۔۔ کرن نے بڑی مشکلوں سے سفیر کو طوبیٰ سے چھین کر گلے لگایا جس کو مار مار کر اس نے ادھ موا کر دیا تھا اور وہ زارو قطار رو رہا تھا۔۔۔

میں تم سب کو مار دوں گی تم سب اس کے ساتھ ملے ہوئے ہو گندے لوگ سب میرے دشمن ہیں سب کے سب۔۔۔وہ کبھی ہنسنے لگتی تو کبھی روتے ہوئے چیختی رہتی۔۔۔۔

کرن تو سفیر کو لے کر کمرے سے باہر نکل گئیں تھی اور باہر آکر انہوں نے طوبیٰ کے کمرے کو لاک کر دیا وہ اندر چیختی رہی۔

سفیر تھوڑا چپ ہوا تو انہوں نے اسے لیٹا کر جمشید صاحب کو فون کیا اور فوراََ گھر آنے کا کہا۔۔۔۔۔۔

اور ساتھ ہی وشہ کو بھی فون کر دیا وہ بھی فوراََ ہی آگئی۔

امی یہ سب کیا ہو گیا ہے طوبیٰ کی یہ حالت۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس سے تو مزید بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔

مجھے لگتا ہے ڈپریشن کی وجہ سے اس کے دماغ پر اثر ہو گیا ہے۔۔۔۔

وشہ بیٹا اس حالت میں سفیر کا اس کے پاس رہنا صیح نہیں ہے بلکہ اس گھر میں رہنا بھی ٹھیک نہیں ہے دیکھو مار مار کر اسکا کیا حال کر دیا ہے اس نے۔۔۔ اگر مہر تمہیں اجازت دیتا ہے تو اسے اپنے گھر لے جاؤ جب تک اسکی حالت ٹھیک نہیں ہو جاتی۔۔۔

ٹھیک ہے امی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور میں جانتی ہوں کہ مہر کو بھی کوئی مسئلہ نہیں ہو گا میں لے جاتی ہوں سفیر کو۔۔۔

کچھ دیر بعد ہی وشہ سفیر کے ساتھ گھر موجود تھی آتے ہی اس نے سارا ماجرا ساجدہ کو بتا دیا اور انہوں نے سفیر کو رکھنے پر اعتراض بھی نہ کیا بلکہ خوشی خوشی رضامند ہو گئیں۔۔۔

شام میں جب مہر کو بھی یہ سب پتہ چلا تو اس نے بھی کوئی اعتراض نہ کیا بلکہ بچے سے بہت پیار بھی کیا۔۔۔

اور جیسے جیسے وقت گزرتا گیا طوبیٰ کی حالت مزید خراب ہوتی گئی اور وہ ایک ذہنی مریضہ بن گئی____ طوبیٰ کے ساتھ پیش آنے والے حادثے کی خبر اور پھر اس کے پاگل ہونے کی خبر محلے میں آگ کی طرح پھیل چکی تھی روز کوئی نہ کوئی عورت آتی خبر لینے اور طوبیٰ ان کے ساتھ بد تمیزی کرتی کچھ پر تو حملہ بھی کر دیتی تھی، اور بہت سے لوگ تو باتیں کرتے تھے کہ حرکتیں ہی ایسی تھیں سزا ملی ہے اللہ کی طرف سے۔

اس لیئے انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ لوگ یہ محلہ چھوڑ دیں گے اور کہیں اور جا کر بسیرا کریں گے اب ظاہر سی بات ہے وہ اپنی بیٹی کو تو چھوڑ نہیں سکتے تھے۔۔۔۔۔۔۔،،اور ویسے بھی نئی جگہ لوگ صرف اتنا ہی جانتے ہوں گے کہ انکی بیٹی پاگل ہے یہ تو کسی کو پتہ نہیں ہو گا کہ طوبیٰ کا ماضی کیا تھا اور اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔

کچھ ہی دنوں میں مہر نے بھی ان کے ساتھ مل کر گھر ڈھونڈا اور وہ لوگ شفٹ ہو گئے۔۔۔ کرن سفیر کو بھی اپنے ساتھ لے گئیں تھیں لیکن اس گھر کے تمام لوگ بچے کے ساتھ اس قدر اٹیچ ہو گئے تھے کہ اس کا جانا ان سے دیکھا نہیں گیا تو مہر اور وشہ نے فیصلہ کیا کہ وہ لوگ سفیر کو گود لے لیں گے۔

کرن نے بھی اس چیز پر کوئی اعتراض نہیں کیا کیوں کہ طوبیٰ کی تو ایسی حالت ہی نہیں تھی کہ وہ بچے کی پرورش کر پاتی اور کرن بیگم کی عمر نہیں تھی بچے کو پالنے والی اس لیئے انہوں نے سفیر کو وشہ کی گود میں دے دیا

وشہ مجھ سے وعدہ کرو تم اس بچے کو بھی اتنا ہی پیار کرو گی جتنا تم اپنے بچے سے کرتی۔۔۔۔۔

امی یہ بھی میرا ہی بیٹا ہے اور آپ بالکل بھی فکر نہ کریں میں اسے اپنی جان سے بھی زیادہ پیار کروں گی۔۔۔۔۔

اور آج سے اسکا نام سفیر نہیں انضمام ہو گا وشہ اور مہر کا بیٹا انضمام۔۔۔۔ وشہ نے مسکرا کر بچے کی طرف دیکھ کر کہا

اور ایک بات امی میں اس بچے کو صرف زبانی طور پر ہی نہیں لے رہی اس لیئے میں نے اور مہر نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم لوگ بھی وہ گھر بیچ کر کہیں اور شفٹ ہو جائیں گے کسی ایسی جگہ جہاں ہمیں کوئی بھی جانتا نہ ہو تاکہ ہم سکون سے اپنے دونوں بچوں کے ساتھ زندگی گزاریں۔

اللہ تمہیں سکون دے بیٹا اور مہر کو بھی اجر دے بہت اچھا بچہ ہے وہ خدا تم دونوں کو خوش رکھے۔۔۔۔

گھر بدلنے کی وجہ سے انھیں حبا کا اسکول بھی بدلنا تھا، یہ بات سنتے ہی وشہ سخت اداس ہو گئی کہ اب وہ پھر آمنہ سے دور چلی جائے گی کتنی اچھی دوست ملی تھی اسے تانیہ کے بعد اب کیا وہ پھر اس سے کھو جائے گی

۔۔۔۔۔

مہر کیا ایسا نہیں ہو سکتا ہم حبا کا اسکول نا بدلیں وہ روزانہ یہاں ہی پڑھنے آجایا کرئے گی۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپکو وشہ وہ چھوٹی سی بچی اب اتنی دور اسکول آیا کرے گی؟؟ وہ تو راستے میں ہی تھک جایا کرے گی تو پڑھے گی کیا؟؟

پر میں نہیں چاہتی کہ اتنی اچھی دوست کو چھوڑوں میں_ اس نے منہ بنا کر کہا

تو آپکو کون کہہ رہا ہے اپنی دوست کو چھوڑنے کو اپ اس سے رابطے میں رہیئے گا پھر کچھ دنوں بعد ملنے بھی آجایئے گا کبھی آپ آسکتی ہیں اور کبھی وہ بھی۔

ھمممم۔۔۔

اب موڈ تو ٹھیک کر لیں اپنا ایسے جائیں گیں اپنے نئے گھر کیا۔۔۔۔۔ مہر نے اسکی گال کو ہلکا سا ٹچ کرتے ہوئے کہا۔

وشہ اس کی اس حرکت پر جھینپ گئی اور مسکراتے ہوئے کمرے سے نکل گئی

یااللہ تیرا شکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مہر نے سچے دل سے خدا کا شکر ادا کیا

☆☆☆☆☆

اگلی صبح

پیکنگ تو سب ہو گئی ہے اب حبا کے اسکول جانا ہے بس انھیں انفارم کرنے۔۔۔۔

جی میں بس تیار ہو رہی ہوں پھر جاتی ہوں آپ اتنی دیر سامان بھیجنے کا بندوبست کرلیں

ہاں ٹھیک ہے آپ لوگ چلے جائیں گے یا میں چھوڑ دوں؟

نہیں ہم خود چلے جائیں گے، چلو حبا___ وہ بیک وقت دونوں سے مخاطب ہوئی

اسکول پہنچتے ہی وہ سیدھا آفس گئی سارا کچھ انھیں بتایا اور پھر وہاں ہی ٹیچر سے آمنہ کے بارے میں پوچھا۔

مس آمنہ ساتھ والے روم میں ہیں آپ وہاں جا کر مل سکتی ہیں۔۔۔

اوکے تھینک یو۔۔۔۔ حبا بیٹا آپ یہیں بیٹھو میں آپکی میم آمنہ سے مل کر آتی ہوں

اوکے ماما۔۔

اسلام وعلیکم! کیسی ہیں آپ؟؟۔

واسلام میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں اور اتنے دنوں بعد چکر لگایا میں تو روز انتظار کرتی تھی آپکا۔۔۔۔

ہاں وہ بس کچھ گھریلو مسائل کی وجہ سے نہیں آسکی۔۔۔

سب خیریت تو ہے وشہ؟ آپ مجھے پریشان لگ رہی ہیں۔۔۔

اور پھر وشہ نے سب کچھ بتا دیا زین سے لے کر طوبیٰ تک جو کچھ ہوا وہ سب۔۔۔

اوہ یہ تو بہت برا ہوا ہے

ھمممم لیکن کیا کر سکتے ہیں ہم تقدیر پر تو کسی کا بھی زور نہیں چلتا۔۔۔

آپ پریشان مت ہوں انشااللہ اللہ اپکی بہن کو جلد صحت یاب کردے گا۔

انشااللہ!!

ویسے آپکو نہیں لگتا کہ اب ہم دوست ہیں اور یہ آپ جناب کرنا اچھا نہیں لگ رہا فارمل سا لگ رہا ہے۔

ہاں ہم اب ایک دوسرے کو تم ہی کہا کریں گے

ہاہاہا بلکل اب تم یہ بتاؤ کیا منگواؤں تمہارے لیے؟؟ جلدی بتادو کیا لو گی۔

لوں گی تو میں صیح تم سے لیکن کیا جو مانگوں گی وہ تم مجھے دے سکو گی؟؟

کیسی باتیں کر رہی ہو وشہ بولو کیا چاہیئے؟ اس نے اپنایت سے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا

سکون، اطمینان جو تمہارے شخصیت کا حصہ ہے، جو ہر وقت تمہارے چہرے پر نظر آتا ہے۔۔۔

وشہ یہ کہیں سے لینے سے نہیں ملتا اسے خود حاصل کرنا پڑتا ہے۔

کیسے؟ کہاں سے لے سکتے ہیں ہم اسے؟؟

اللہ کے ساتھ کلام کر کے۔۔۔ قرآن پڑھ کر

جب ہم قرآن کی آیتیں پڑھتے ہیں تو ہمیں ایسا لگتا ہے اس میں ہماری بات کی جارہی ہے

ایسا لگتا ہے اللہ ہم سے اس قرآن کے ذریعے ہم کلام ہو رہے ہیں اور جیسے جیسے ہم پڑھتے جاتے ہیں سکون ہمارے اندر اترتا رہتا ہے اور وہی سکون پھر ہمارے چہرے سے بھی جھلکنے لگتا ہے۔۔۔

اگر فلاح پانا چاہتی ہو دونوں جہانوں میں تو اللہ سے دوستی کر لو سب حاصل کر لو گی۔۔۔

کیا تمہارے پاس سب ہے آمنہ؟؟؟

اور اس سوال نے آمنہ کو کافی دیر تک بولنے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔

بولو آمنہ تم ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرتی ہو کبھی اس سے شکوہ نہیں کیا،، کیا اس نے تمہیں وہ سب عطاء کیا ہے جو تمہاری خواہش تھا۔۔۔

نہیں؛؛؛ اس نے مجھے وہ سب عطاء کیا ہے جو میرے لیے بہتر ہے۔۔۔

ہم کچھ نہیں جانتے ہمارے لیے کیا اچھا ہے اور کیا برا لیکن اللہ سب جانتا ہے اور وہ اپنے بندے کے لیے کبھی غلط فیصلہ نہیں کرتا۔۔ وہ غلط فیصلہ کر ہی نہیں سکتا کیوں کہ وہ اللہ ہے جو سب جانتا ہے جو ہر چیز پر قادر ہے

۔۔۔۔۔

اور اللہ تعالی تو یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر وہ انسانوں کے ہاتھ میں اسکی تقدیر دے دیں تب بھی وہ اپنے لیے وہ فیصلہ نہیں کر سکیں گے جو اللہ کرتے ہیں۔۔۔۔۔

تم نے کیا کھویا ہے ؟؟؟ تمہاری باتیں یہ صاف ظاہر کر رہی ہیں کہ تم نے بھی کسی ایسے شخص کو کھویا ہے جسے تم نے خود سے زیادہ چاہا ہے، صیح کہہ رہی ہوں نا میں ؟؟؟ وشہ نے اتنی اچانک پوچھا کہ آمنہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا جواب دے۔

میں نے وہ کھویا ہے وشہ جو میرا کبھی نہ تھا۔۔۔ یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ میرے لیے آزمائش بن کر آیا تھا ۔۔۔۔۔پہلے وہ میری زندگی میں آیا اور پھر دل میں۔۔۔۔۔

اور پھر ایک دم سے چلا گیا مجھے لگا کہ سب ختم ہو گیا اب کچھ نہیں بچے گا لیکن میں غلط تھی کبھی کوئی آپ کی زندگی میں آتا ہے تو کبھی کوئی چلا جاتا ہے لیکن آپ کی زندگی رک نہیں جاتی، نہ ہی یہ دنیا رکتی ہے سب چلتا رہتا ہے،،، ہاں فرق صرف یہ پڑتا ہے کہ ہمارا زندگی کے جینے کا طریقہ بدل جاتا ہے اور کچھ نہیں۔۔۔

میں نے جب کھویا تب خدا سے یہی کہا تھا کہ میں جانتی ہوں اس میں بھی تیری کوئی نہ کوئی مصلحت ہی ہو گی بس دعا یہ ہے کہ میں ثابت قدم رہوں۔۔۔۔

اور جانتی ہوں میں نے دعا اتنے دل سے مانگی تھی اور مجھے اس کے پورے ہونے کا اتنا یقین تھا مجھے کہ میری دعا قبول ہو گئی اور مجھے صبر آ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میری آزمائش بھی پوری ہوئی اور میں نے اللہ کو مایوس بھی نہیں کیا۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی تھی اور ہونٹوں پہ مسکراہٹ جیسے اس نے سب کھو کر بھی سب پا لیا ہو۔ اللہ کی بارگاہ میں سرخرو ہو گئی میں۔۔۔۔۔

پتہ ہے وشہ میں نماز کے بعد بہت لمبی دعا مانگتی تھی تو میری بہن کہتی تھی بجو اتنا کیا مانگتی ہو اللہ سے ؟؟

تو میں اسے جواب دیتی تھی کہ میں اللہ سے کچھ نہیں مانگتی، میں اللہ سے اللہ کو مانگتی ہوں کیوں کہ اگر مجھے وہ مل گیا تو باقی سب تو مل ہی جائے گا نا۔۔۔۔۔۔

تم کتنی پیاری باتیں کرتی ہو سکون ملتا ہے تمہیں سن کر۔۔۔۔۔۔ وشہ نے جذب سے کہا۔۔۔۔۔۔

تو کرو وعدہ تم بھی روزانہ قرآن پڑھا کرو گی اور پانچ وقت کی نماز بھی۔۔۔۔۔۔۔آمنہ نے اپنا ہاتھ اس کے آگے پھیلایا۔۔

پکا وعدہ۔۔۔۔۔۔وشہ نے بھی اسکا ہاتھ زور سے تھام لیا۔۔۔۔۔

اتنا کم وقت گزرا ہے تمہارے ساتھ پھر بھی ایک عجیب سے انسیت محسوس ہو رہی ہے اور دور جانے کو دل بھی نہیں کر رہا۔۔۔وشہ نے دکھی لہجے میں کہا

اس میں اداس ہونے والی کیا بات ہے کبھی تم مجھ سے ملنے آجایا کرنا اور کبھی میں آجایا کروں گی۔۔۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔

اچھا میں پھر چلتی ہوں کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔اور ہیں اللہ سے دعا کروں گی کہ تمہیں بہترین سے نوازے

آمین___

ہمیشہ خوش رہنا اور ہنستی مسکراتی رہنا۔۔۔

تم بھی۔۔۔۔۔

دونوں گلے ملیں اور پھر وشہ نے حبا کا ہاتھ تھاما اور وہ دونوں گھر کی طرف چل دیں۔۔۔

میں بھی تمہیں بہت مس کروں گی وشہ۔۔۔۔۔اس کے جانے کے بعد آمنہ نے اپنی آنکھ سے بہنے والے آنسو کو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

نقش آب رواں پڑا ہوا ہے

دشت میں بادباں پڑا ہوا ہے

ہر گمان پر یقین کا ہے گمان

ہر یقین پر گماں پڑا ہوا ہے

جل چکی ہے الاو میں تصویر

اک سفر رائیگاں پڑا ہوا ہے

اس کی آنکھوں کا رنگ پوچھتے ہو

جھیل میں آسمان پڑا ہوا ہے

برف کے دشت میں غنیمت ہے

دھوپ کا سائبان پڑا ہوا ہے

میری تدفین میرے گاؤں میں ہو

میرا سب کچھ وہاں پڑا ہوا ہے

میرے دل سے گزرتی ہے وہ گلی

میرا بچپن جہاں پڑا ہوا ہے

موت کے اس طرف بھی جینے کا

ایک اور امتحان پڑا ہوا ہے

انضمام بیٹا مت کھیلو بارش میں یہاں آجاؤ ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حبا یہ کیا بات ہوئی بیٹا تم بڑی ہو اور اسے سمجھانے کی بجائے خود اسکا ساتھ دے رہی ہو۔۔۔۔۔۔

ماما کیوں ذرا ذرا سی بات پر پریشان ہو جاتی ہیں آپ کچھ نہیں ہوتا ہمیں۔۔۔۔۔۔۔

لیں بابا آگئے۔۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے ؟؟؟

آپ اپنی بیوی کو سنبھالیں ہمیں کھیلنے سے منع کر رہی ہیں حالاں کہ ہمیں اتنا مزہ آرہا ہے کیوں چھوٹے ؟؟

اس نے انضمام کو بھی ساتھ ملایا۔۔

ہاں نا بڑا مزہ آرہا ہے مجھے بھی۔۔۔۔۔

آپ ہی سمجھائیں ان دونوں کو اگر بیمار پڑ گئے تو پڑھائی کا بھی نقصان ہو گا۔۔۔

ارے بیگم کچھ نہیں ہوتا یہی چھوٹی چھوٹی خوشیاں ہی ہوتی ہیں جو انسان میں جینے کی امنگ کو جگاتی ہیں۔۔۔

جاؤ بچو کھیلو آپ دونوں۔۔۔۔۔

مہر آپ بھی نا۔۔۔۔۔

بہت اچھا ہوں نا؟؟؟اس نے شرارت سے پوچھا

ہاں واقع بس اللہ جھوٹ نہ بلوائے۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔ تعریف کے معاملے میں بہت کنجوس ہیں آپ ویسے

اندر جائیں اور فریش ہو لیں میں چائے لاتی ہوں۔۔۔۔اس نے مہر کی بات کو یکسر نظر انداز کر کے کہا

اوکے باس!!!!

وشہ آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں سب ٹھیک تو ہے؟؟ جیسے ہی وہ چائے لے کر کمرے میں آئی مہر نے اس سے پوچھا

آج امی کا فون آیا تھا۔۔۔ بابا کی طبیعت پہلے سے زیادہ خراب ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ میں انضمام کو وہاں لے کر جاؤں ان سے ملوانے۔۔۔

تو اس میں پریشانی والی بات کیا ہے آپ لے جائیں

بات ہے نا مجھے ڈر لگتا اسے وہاں لے جانے میں کہیں طوبیٰ اسے مجھ سے چھین نہ لے، اگر ایسا ہو گیا مہر تو میں کیا کروں گی میں نے اسے اپنے اولاد سے زیادہ پیار کیا ہے میں اسے کھونے کا سوچ بھی نہیں سکتی

کوئی اسے آپ سے نہیں چھین سکتا وشہ آپ ماں ہیں اسکی اور دوسری بات آپ اس سے ڈر رہی ہیں جو اپنے حواس بھی کھو چکی ہے؟؟ پچھلے پانچ سالوں میں وہ یہ بھی بھول گئی ہو گی کہ وہ کون ہے تو یہ اسے کیسے یاد رہے گا کہ انضمام اسکا بیٹا ہے۔۔۔۔ فضول باتوں پہ پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ جایئے گا بلکہ دونوں بچوں کو لے کر جایئے گا انکل خوش ہو جائیں گے اور انکا دل بھی بہل جائے گا۔

آپ نہیں چلیں گے ہمارے ساتھ؟؟؟اگر چلتے تو اچھا رہتا۔

نہیں وشہ میرا جانا تو بہت مشکل ہے کیوں کہ آپ جانتی ہیں جب سے پروموشن ہوئی ہے کام بھی بہت بڑھ گیاہے اور آج کل تو ہم ایک بڑے اہم پروجیکٹ پر کام کر رہے ہیں دعا کرو وہ ہمیں مل جائے اس سے کمپنی کو بہت فائدہ ہوگا اور پھر مجھے اور پروموٹ کر دیں گے۔۔۔

اللہ آپکو کامیاب کرے گا انشااللہ

اچھا میں بچوں کو دیکھ لوں ابھی تک بارش میں بھیگ رہے ہیں۔۔۔

حبا انضمام جلدی اندر آجاؤ اب کوئی بہانہ نہیں سنوں گی میں فوراآجاؤ۔۔۔

جی ماما بس آگئے۔۔۔۔افففف ٹھنڈ لگ رہی ہے اب مجھے.

اپیا مجھے بھی لگ رہی۔۔۔

اب تم لوگوں کو یہ سزا ملے گی کہ یوں ہی گیلے کپڑوں میں میں بیٹھنا ہو گا وہ بھی آدھا گھنٹہ

کیاااااااا؟؟؟ یہ کیا کہہ رہیں ہیں ماما آپ ہم تو مر جائیں گے ٹھنڈ سے ہی۔

کچھ نہیں ہو گا اس سزا کے بعد یاد رہے گا تم دونوں کو کہ ماما کی بات ماننی ہے۔۔۔

ماما میں تو چھوٹا ہوں نا اس بار کے لیے معاف کر دیں آیندہ میں اپیا کی نہیں آپ کی بات مانوں گا پکا والا وعدہ

۔۔۔

ہاے اللہ کتنے تم کوئی چالاک ہو مجھ سے آنکھیں پھیر رہے ہو میں سارا دن تمہارے لیئے لڑتی رہی۔۔۔۔

اپیا ماما سب سے پہلے۔۔۔۔

بس ٹھیک ہے اب تمہاری ٹیچر سے بھی تمہیں نہیں بچایا کروں گی میں دیکھنا۔۔۔

اچھا بس کرو تم دونوں اب وشہ بچوں کے کپڑے نکالو اور تم دونوں اپنے اپنے روم میں جاؤ اور نہانا شروع کرو

۔۔۔۔۔۔۔

اوکے ماما

وہ دونوں اپنی اپنی منزل کی طرف بڑھ گئے جو کہ انکا کمرہ تھی

لاؤ یہ کپڑے مجھے دو اور تم حبا کے کمرے میں جا کر اسے دے آؤ۔۔۔۔

ہم دونوں تو تیار ہیں کتنا مزہ آے گا نا آج ہم نانو کے گھر جائیں گے۔۔۔۔

ہاں میں تو پہلی دفعہ جانا ہے پتہ نہیں گھر کتنی دور ہو گا۔۔۔۔انضمام نے بھی گفتگو میں شرکت کی۔

یااللہ میرا دل اتنا کیوں گھبرا رہا ہے انضمام تو میرا بیٹا ہے اسے مجھ سے کوئی چھین نہیں سکتا تو میں کیوں ڈر رہی ہوں اسے کھونے سے۔۔۔

ہاں وہ میرا بیٹا ہے اور میں ہی اسکی ماں ہوں بس اور کچھ نہیں۔۔۔اس نے اپنے آپ کو تسلی دی۔

تم دونوں چل کر گاڑی میں بیٹھو میں تمہاری دادو کو بتا کر آتی ہوں کہ ہم نکل رہے ہیں۔۔۔

او کے ماما چلو چھوٹے۔۔۔۔۔حبا نے اسکا ہاتھ پکڑا اور باہر چلا گیا۔

کچھ ہی دیر بعد وہ سب کرن بیگم کے گھر تھے

اسلام وعلیکم امی کیسی ہیں آپ

وعلیکم اسلام میرا بچہ میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو اور مہر نہیں آیا تم لوگوں کے ساتھ۔

نہیں امی انھیں ضروری کام تھے اس لیئے وہ نہیں آسکے آپ یہ بتائیں بابا کیسے ہیں؟؟

ہاں بیٹا ٹھیک ہی ہیں تم مل لو جا کر اندر۔۔۔

وشہ اندر جمشید صاحب سے ملنے چلی گئی اور کرن بیگم اپنے نواسہ نواسی سے ملنے لگیں

امی کیا بنا رہیں ہیں لائیں میں مدد کر دوں آپکی۔۔۔۔کرن کچن میں کام کر رہیں تھیں کہ وشہ چلی آئی۔

نہیں بیٹا میں سب کر لوں گی تم یہ بتاؤ سب ٹھیک تو ہے تم مجھے پریشان سی لگ رہی ہو؟؟ انہوں نے فکر مندی سے پوچھا

امی طوبٰی کہاں ہے؟

اپنے کمرے میں ہی ہے کیوں کیا ہوا؟

مجھے ڈر لگتا ہے امی کہیں وہ مجھ سے میرے بیٹے کو چھین نہ لے میں اسے کھو نہیں سکتی امی۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہو اسے خود کا تو کچھ پتہ نہیں ہے تو انضمام کے بارے میں کیا یاد ہو گا بھلا فضول میں ٹینشن لے رہی ہو تم بیٹا

انسان بھی کتنا عجیب ہوتا ہے نا امی، اگر اسے ڈر ہو کہ اس سے کچھ چھن جائے گا یا پھر اسے کچھ حاصل کرنا ہو تو ہی وہ اللہ کو یاد رکھتا ہے اس لیے تو کہتے اللہ انسان کی زندگی میں کوئی کمی ضرور چھوڑتا ہے تاکہ انسان اسے بھول نہ جائے۔

کتنے خود غرض ہوتے ہیں نا ہم لوگ صرف مطلب کے لیے خدا کو یاد کرتے ہیں اس لیے اللہ ہمارا مطلب ہماری ہوس اور بے جا خواہشوں کو ختم ہی نہیں ہونے دیتا تاکہ ہم کبھی اس سے الگ ہی نہ ہوں۔

کتنی محبت کرتا ہے نا اللہ ہم سب سے حالاں کہ بدلے میں ہم اسے کچھ دیتے بھی نہیں ہیں۔۔۔

صیح کہا تم نے یہ اسکی محبت ہی ہے جو ہمیں اس سے جوڑے رکھتی ہے خواہ وہ کسی بھی صورت میں ہو جب کہ دیکھا جائے تو اسے نہ عبادت والوں کی کمی ہے نہ حکم ماننے والوں کی لیکن پھر بھی وہ ہمیں نوازتا ہے اپنی نعمتوں سے بھی اور رحمتوں سے بھی

ہاں لیکن مجھے یقین ہے اللہ پر وہ جو بھی کرتا ہے ہماری بہتری کیلئے ہی کرتا ہے۔۔۔۔

خوش رہو میرا بچہ_ آمین

امی ارحم کہاں ہے ابھی تک آیا نہیں؟

بیٹا ابھی وہ اسکول سے ہو کر آئے گا بتایا تھا نا تمہیں کہ اس نے وہاں جاب سٹارٹ کر دی ہے

امی اتنا سب کرنا آسان تو نہیں ہے وہ بیچارہ کیسے کرتا ہو گا۔ آرام کا تو وقت ہی نہیں ہے اس کے پاس۔۔۔

صیح کہہ رہی ہو بہت زیادہ بوجھ ہے میرے بچے پر، پہلے اپنی یونیورسٹی جاتا ہے پھر اسکول پڑھاتا ہے اور شام میں پارٹ ٹائم جاب رات کو گھر آ کر بھی آرام نہیں کرتا صیح سے، یونیورسٹی کا کام کرتا رہتا ہے یا آفس کا

اللہ اسے جزا دے اپنے باپ اور بہن کا پورا خیال کرتا ہے وقت پہ دوائیں لا کر دیتا ہے

اللہ اسے کامیاب کرے۔۔۔۔ آمین

چلو تم آؤ کھانا لگاتے ہیں بھوک لگ گئی ہو گی نا۔۔۔

چلیں بابا کے ساتھ ہی بیٹھ کر کھا لیتے ہیں کمرے میں۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے چلو بچوں کے ہاتھ دھلواو تم جا کر۔۔۔

اچھا امی

چلو آرام سے کھانا کھاؤ تم دونوں نانا ابو پریشان ہو رہے ہیں۔۔

ارے نہیں بیٹا میں کہاں پریشان ہو رہا ہوں میرا تو دل بہل گیا ہے ان دونوں کی وجہ سے بہت پیارے بچے ہیں ماشاءاللہ

ابو آپ۔۔۔۔

تم پھر آ گئی لگتا ہے تمہیں اپنی زندگی عزیز نہیں ہے اس لیے مرنے آ گئی ہو نہیں چھوڑوں گی اس بار تو بالکل بھی نہیں چھوڑوں گی

وشہ کی بات بیچ میں ہی رہ گئی تھی اور وہاں طوبیٰ آ گئی اور اس نے وشہ پر حملہ کر دیا

چھوڑو مجھے پاگل ہو گئی ہو کیا چھوڑو

ارحم ارحم بیٹا یہ دیکھو طوبیٰ کو پھر سے دورہ پڑ رہا ہے جلدی آؤ بیٹا

جی امی رکیں میں دیکھتا ہوں

طوبیٰ آپی کیا کر رہی ہیں آپ چھوڑیں انھیں۔۔۔

نہیں چھوڑوں گی میں۔۔۔

دیکھیں میں آپکو باہر لے کر جاؤں گا اور جو کہیں گیں وہ کھلاؤں گا بس وشہ آپی کو چھوڑ دیں۔۔

وعدہ کرو باہر لے کر جاؤ گے نا تم مجھے کمرے میں بند تو نہیں کرو گے دوبارہ۔۔

نہیں کروں گا آپ آئیں میرے ساتھ

ہاں چلو۔۔ طوبیٰ نے ارحم کا ہاتھ پکڑا اور چل دی۔

ماما آپ ٹھیک تو ہیں نہ، دونوں بچے ڈر گئے تھے وہ فوراً ہی وشہ کی گود میں چلے گئے

وشہ ڈری سہمی اپنے بچوں کو اپنے حصار میں لیئے کچھ دیر یوں ہی بیٹھی رہی۔۔۔

وشہ بچے کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے پریشان مت ہو۔

طوبٰی کو دوائی دینا بھول گیا تھا اس لیے اسے دورہ پڑا ہے۔

امی مجھے لگتا ہے اب ہمیں گھر جانا چاہیے

کیسی باتیں کر رہی ہو اب سب ٹھیک تو ہے اور میں تم لوگوں کو اتنی جلدی جانے نہیں دوں گی ہر گز نہیں.

سمجھنے کی کوشش کریں امی بچے بھی سہم گئے ہیں مزید ڈر جائیں گے اگر میں انھیں لے کر گھر نہ گئی تو

آپی ایزی ہو جائیں وہ سو گئیں ہیں اب چار پانچ گھنٹے سے پہلے نہیں اٹھیں گیں اب کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔

نہیں ارحم اب ہمیں چلنا چاہیے تم ڈرائیور کو بولو گاڑی سٹارٹ کرے ہم آ رہے ہیں۔

جیسے آپ کو ٹھیک لگے۔

امی مجھے معاف کر دیں آپ کو پریشان کر رہی ہوں لیکن آپ بچوں کی حالت تو دیکھیں میرا ابھی جانا ہی بہتر ہو گا پلیز۔

ٹھیک ہے بیٹا تم بہتر جانتی ہو اپنے بچوں کے لیے۔۔

بابا اپنا خیال رکھنا ہے اب آپ نے اگلی بار جب میں آؤں گی تو آپ مجھے بالکل پہلے کی طرح ملیں گے ٹھیک ہے نا۔

اور وشہ کی بات پر جمشید صاحب کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

وشہ نے ان کے سر پر بوسہ دیا اور کرن کے گلے لگی اور پھر بچوں کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل آئی جہاں ڈرائیور گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔

چلو بچو بیٹھو آپ دونوں۔

ارحم کوئی بات مت کرنا اور یہ رکھو

یہ کیا ہے آپی مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے میں نہیں لے سکتا آپ سے یہ۔۔

اچھا تو کیا اب میں تمہاری بہن نہیں رہی بچپن میں بھی تو لیتے تھے نا تم مجھ سے۔۔۔

وہ الگ بات تھی آپی لیکن ابھی میں نہیں لے سکتا آپ سے اور ویسے بھی میں جاب کر رہا ہوں کوئی مسئلہ نہیں ہے ہمیں سب صیح چل رہا ہے۔۔

جانتی ہوں سب صیح چل رہا ہے لیکن تم نے حالت دیکھی ہے اپنی تم نے اس طرح تو تمہیں کوئی اپنی بیٹی بھی نہیں دے گا پتہ ہے تمہیں میں سب کو بتاتی ہوں کہ میرا بھائی بہت پیارا ہے تاکہ کوئی اپنی بیٹی کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں دے دے لیکن جو تم نے شکل بنا رکھی ہے اپنی اس سے تو میری ناک ہی کٹ جائے گی اس لیئے یہ پکڑو اور اپنا بھی خیال رکھا کرو دونوکریاں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے سمجھے۔۔

میں تمہاری بڑی بہن ہوں جب بھی کوئی مسئلہ ہو تو مجھ سے بات کیا کرو سمجھے !!!

جی آپی !

چلو بس اب ایک پیاری سی سمائل دو اپنی آپی کو۔۔۔

اور پھر ارحم دل و جان سے مسکرا دیا۔۔

اور وشہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔

آپی آتی جاتی رہا کریں اچھا لگا آج اتنے ٹائم بعد آپ سے مل کر۔۔

اچھا بھائی بس تم مت آنا میں آتی جاتی رہوں گی۔۔

ہاہاہاہا نہیں اب میں بھی آؤں گا پکا

او کے خدا حافظ خیال رکھنا

اور پھر گاڑی ارحم کی نظروں سے اوجھل ہو گئی اور وہ گھر چلا گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆

وشہ یہ فیس ہے دونوں بچوں کی تم آج لازمی اسکول جانا اور دے آنا۔۔۔

ہاں آج ویسے بھی مجھے جانا تھا ان کی پروگریس پوچھنے کے لیے۔

ہاں ٹھیک ہے، میں پھر چلتا ہوں آفس..

ٹھیک ہے فی امان اللہ

چلو بچوں جلدی سے ناشتہ کرو نکلنا بھی ہے ہمیں۔

آئی ایم ریڈی ماما آپی ابھی ناشتہ کر رہی ہیں

نہیں مما میں نے کر لیا ہے اب چلتے ہیں

کیوں تم نے ختم کیوں نہیں کیا؟؟؟؟طبیعت تو ٹھیک ہے ن تمہاری۔

جی مما ٹھیک ہوں بس اتنی ہی بھوک تھی مجھے ،رکیں میں دادو سے مل آؤں پھر چلتے ہیں۔۔۔۔۔

ہاں انضمام آپ بھی جاؤ بچے دادو کو سلام کر کے آؤ جلدی سے۔۔۔۔

میڈم یہ بچوں کی فیس اور مجھے انکی کلاس ٹیچر سے بات کرنا تھی انکی پروگریس کے بارے میں پوچھنا تھا

جی بالکل آپ مل سکتی ہیں سامنے والے سٹاف روم میں بیٹھی ہیں وہ

اوکے تھینک یو!

اسلام وعلیکم میم میں حبا کی مما ہوں مجھے آپ سے اس کے بارے میں پوچھنا تھا

جی ماشااللہ میم آپ کے دونوں بچے پڑھنے میں بہت اچھے ہیں۔

اور مزید کچھ باتیں پوچھنے کے بعد وشہ اسٹاف روم سے باہر آگئی۔۔

وشہ۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

آمنہ تم اور دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں

کہاں چلی گئی تھی تم آمنہ میں نے تمہیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا لیکن تم تو جیسے کہیں غائب ہی ہو گئی تھی

بس کچھ مسلے ایسے ہو گئے تھے مجھے معاف کر دو میری وجہ سے تمہیں اتنی پریشانی اٹھانی پڑی۔

دراصل میرا فون گم گیا تھا اور تمہارا نمبر بھی اس میں ہی تھا اس لیے ہوا ایسا۔۔

فون کی بات تو ٹھیک ہے لیکن میں تمہارے اسکول گئی تھی وہاں سے بھی تمہارا کچھ پتہ نہیں چلا بلکہ انہوں نے بتایا تم اچانک اسکول چھوڑ گئی ہو میں تو یہ سن کر بہت پریشان ہو گئی تھی۔۔۔۔

ہاں بہت کچھ ہو گیا تھا تم بیٹھو سب بتا دوں گی ویسے بھی آج اس اسکول میں میرا پہلا دن ہے اور آج میں صرف یہاں وزٹ ہی کرنی والی تھی

اور پھر آمنہ نے اسے ساری باتیں بتائی کہ کس طرح اس اسکول کے ایک ٹیچر نے اسے شادی کی آفر کی جس کے منع کرنے پر وہ اسے دھمکیاں دینے لگا جس کی وجہ سے اسے مجبورا وہ سکول چھوڑنا پڑا۔

عجیب لوگ ہیں ویسے یوں ہی کسی کے بھی پیچھے پڑ جاتے ہیں_

میں جاب ڈھونڈتی رہی لیکن پورا ایک مہینہ گزر گیا تھا مجھے کہیں نوکری نہ ملی، پھر ایک اسکول سے آفر ہوئی تو میں نے وہاں نوکری شروع کر دی اور۔۔۔۔۔

اور؟؟ وشہ نے بے چینی سے پوچھا

اور یہ کہ میں نہیں جانتی تھی کہ میری تقدیر ایک بار پھر بدلنے والی ہے اور کوئی میری زندگی میں آئے گا۔

وہ اسکول وزٹ کرنے آئے تھے وہاں کسی بزنس کے سلسلے میں اور۔۔۔

کچھ عرصہ قبل

جی شفقت صاحب جگہ تو مجھے واقع ہی پسند آئی ہے باقی باتیں میں اپنے کولیگ سے ڈسکس کر کہ آپ کو رپورٹ دوں گا۔

جیسا آپ کو مناسب لگے سر

اور اللہ تعالی فرماتے ہیں

"اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں میں سے بہت سے مرد اور عورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بیشک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے"

تو ہم جو گناہ پوشیدگی میں کرتے ہیں کہ شاید اللہ کی نظر سے بچ جائیں تو یاد رکھو وہ سب دیکھ رہا ہے یہاں تک کہ وہ بھی جو تم سات پردوں میں چھپ کر کرتے ہو

اس لیے ہم مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہم اپنی تخلیق کا مقصد سمجھیں اور اللہ کی عبادت کریں کیوں کہ اللہ کے ہاں ہر چیز کا اجر ہے تمہاری اس چھوٹی سی نیکی کا بھی جسے تم خود بھول گئے ہو گے۔

"وہ جو بھلائی بھی کرے گا، اس کی ہرگز ناقدری نہیں کی جائے گی، اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے"

اور دوسری بات ہے آج کی نماز کی پابندی ہمیں چاہیے کہ نماز کو اس کے مقرر وقت پر ادا کریں کیوں کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں

"بیشک مومنوں پر نماز اس کے مقرر اوقات کے ساتھ فرض کی گئی ہے"

آج میں آپ لوگوں سے اپنی زندگی کا ایک واقع بیان کرتی ہوں جس میں میں اپنا بہت اہم شخص کھویا تھا جسے میں نے دل سے چاہا تھا لیکن وہ میری قسمت میں نہیں تھا اس لیئے نہیں ملا تو پتہ ہے جب انسان قرآن پڑھتا ہے نا کسی بھی ایسی حالت میں جب آپ ٹوٹے ہوئے ہوں تو خدا آپ کو جوڑ دیتا ہے اپنی باتوں کے زریعے اپنے خوبصورت کلام کے زریعے۔۔۔۔۔

اور جب میں نے ایک آیت پڑھی جس کا مفہوم یہ تھا

اور کیا تم روتے ہو اس پر جو گزر گیا؟

میرا وعدہ ہے تم سے اگر اس میں کوئی بھی اچھائی ہوتی تو وہ ضرور ٹھہرتی۔۔

اور ایک دوسری جگہ ارشاد ہے

میری آنکھوں میں آنسو آ گئے

جب خدا نے مجھ سے پوچھا

"کیا میں تمہارا رب نہیں"؟

میں نے کہا بیشک آپ ہی ہیں

اس پر خدا نے بڑے لاڈ سے کہا

تو پھر کدھر جا رہے ہو مجھے چھوڑ کر

ان آیتوں کو پڑھنے کے بعد میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور میں رو کر خدا سے معافی مانگنے لگی میں کیوں اتنے دن اپنے رب سے دور رہی اس کی مصلحت کو جھٹلاتی رہی کیوں یہ نہیں سوچا کہ اس میں کچھ تو بہتری ہو گی

پھر میں نے یہ ارادہ کر لیا کہ آج کر بعد جو بھی ہو گا میں آسماں کے طرف منہ کر کہ صرف اتنا بولوں گی اے میرے خدا اگر تو خوش ہے تو میں بھی خوش ..

میں نے اپنی بات آپ کو صرف اس لیے بتائی ہے تاکہ آپ بھی میری طرح خدا پر یقین کرنے لگیں ایسا کرنے کے بعد آپ کو کبھی بھی اسکی کسی کام میں کوئی برائی نظر نہیں آئے گی۔

سر؟؟؟؟

کہاں کھو گئے آپ میں کب سے آپ کو آوازیں دے رہا ہوں۔

ہاں کیا میں نے تو کچھ نہیں سنا سوائے اس آواز کے۔

کس آواز کے؟

جو بھی آرہی تھی شاید اس کمرے سے۔۔۔اس نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا

اچھا وہ تو ہمارے اسکول کی بہت ہی قابل ٹیچر جو اسلامی لیکچر دیتی ہیں مس آمنہ انکی آواز تھی۔ماشاءاللہ بہت اچھی ہیں قرآن کی کلاسز فری دیتی ہیں ہمارے بچوں کو اور ویسے بھی یہاں پڑھاتی ہیں۔

کیا میں ان سے مل سکتا ہوں؟

سر آپ مل تو سکتے ہیں لیکن اگر انہوں نے اجازت دی تو۔

ہاں اسے کہو مجھے بات کرنی ہے اس سے پلیز

پھر کیا ہوا؟ وشہ نے بیقراری سے پوچھا

پھر محبت!!!!!!

کیا تمہیں بھی؟

میرا تو پتہ نہیں لیکن اس کی آنکھیں اسکی سچائی کی گواہ ہیں اور ویسے بھی غلطی تو انسان ایک ہی بار کرتا ہے ایک معاملے میں

میں ناچاہتے ہوئے بھی اس کی دیوانگی پر ایمان لے آئی

اچھا نام تو بتاؤ کیا ہے اسکا؟

نام تو بہت پیارا ہے عبداللہ (اللہ کا بندہ)

اس کے گھر والوں سے ملی تم؟

نہیں اس کے پیرنٹس کی ڈیتھ ہو گئی ہے اور وہ اپنی پھوپھو کے پاس رہتا ہے، اس نے کہا ہے وہ جلد ہی انھیں ہمارے گھر لے کر آئے گا

اللہ کا بہت بہت شکر ہے میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں اللہ اسے تمہارے حق میں بہتر کرے اور تمہارے نصیب بھی اچھے کرے۔

آمین۔

اب تم اسی اسکول میں جاب کرو گی نا؟

ہاں پہلے جہاں تھی وہ بھی اسی کی سب برانچ تھی انہوں نے میری پروشن کر کے مجھے یہاں بھیج دیا

صحیح ہو گیا اب تو ہم ملتی ہی رہیں گیں انشااللہ!!

انشااللہ

☆☆☆☆☆

مریم کہاں جانے کی تیاری کر رہی ہو؟

بجو جاب ڈھونڈنے جانا ہے مجھے۔۔۔۔اس نے مصروف سے انداز میں جواب دیا۔

کیا۔۔اور تم نے مجھے بتایا بھی نہیں مریم؟؟؟ تم میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہی ہو میری جان، کیوں تم مجھ سے اتنی خفا اور بیزار رہنے لگی ہو نہ بات کرتی ہو نہ کچھ کہتی ہو۔

کیسی باتیں کر رہیں ہیں میں بھلا کیوں آپ سے خفا اور بیزار ہونے لگی ہاں اب میرا بولنے کو دل نہیں چاہتا خاموشی راس آگئی ہے شاید

تم جانتی ہو تمہاری یہ باتیں اور رویہ مجھے کتنی اذیت دیتا ہے پہلے میں گھر آنے کا سوچتی تھی تو چہرے پر ایک مسکراہٹ آجاتی تھی میرے کہ میں گھر جاؤں گی تمہاری پیاری پیاری باتیں سنوں گی تمہاری ہنسی اور شوخ باتیں میرے سارے دن کی تھکن کو دور کر دیں گیں اور اب میرا گھر آنے کو دل ہی نہیں چاہتا۔۔۔آمنہ نے قدرے افسردگی سے کہا

اور مریم نے اپنی بہن کو غور سے دیکھا جہاں اذیت ہی اذیت تھی اور اٹھ کر اس کے گلے لگ گئی

بجو مجھے معاف کر دیں میری ذات سب کے لیے صرف دکھوں کا باعث ہی بنی ہے لیکن آپکو پریشان کرنے کا میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی آپ تو میرا سب کچھ ہیں مجھے معاف کر دیں میں وعدہ کرتی ہوں آپ سے میں پوری کوشش کروں گی پہلے کی طرح ہونے میں۔۔۔

معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بس اپنے وعدے پر برقرار رہنا۔۔

اور تمہیں نوکری کرنے کی کیا ضرورت ہے کیا کسی چیز کی ضرورت ہے تمہیں؟؟؟اس نے مریم کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے پوچھا

نہیں ضرورت تو نہیں ہے لیکن میں چاہتی ہوں اپنے پیروں پر کھڑی ہو جاؤں اور ویسے بھی گھر رہ کر بھی تو بور ہی ہوتی ہوں میں۔۔۔۔

ٹھیک ہے اگر تم خود سے کچھ کرنا چاہتی ہو تو میں تمہیں نہیں روکوں گیاللہ تمہیں کامیاب کرے۔

آمین اچھا ٹھیک ہے میں پھر چلتی ہوں اپنا خیال رکھیے گا آپ۔

تم بھی!

اسلام وعلیکم! کیسی ہیں آپ؟

وعلیکم اسلام میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟

پہلے کا تو مت ہی پوچھیں لیکن اب آپ کی آواز سن لی ہے ناتو اس وقت بہت فریش بھی فیل کر رہا ہوں اور اچھا بھی۔۔۔۔۔

عبداللہ آپ نے فون کس لیے کیا ہے؟

ویسے ایک بات تو ہے بات بڑی ہوشیاری سے پلٹ دیتی ہیں آپ چلیں کوئی بات نہیں ویسے فون میں نے آپکو ایک گڈ نیوز دینے کے لیے کیا تھا اور وہ یہ ہے کہ آج شام میں اپنے گھر والوں کے ساتھ آپکی طرف آرہا ہوں تیار رہیے گا۔۔۔

اگر مما کو آپ پسند آگئیں تو وہ آپکو انگوٹھی پہنا کر میرے نام کر دیں گی اور مجھے سو فیصد یقین ہے انھیں میری پسند بہت پسند آئے گی

اچھا دیکھتے ہیں آپکا یقین کتنا درست ہو گا ٹھیک ہے پھر شام کو ہی ملاقات ہو گی ابھی میں کلاس لینے جا رہی ہوں۔

او کے سی یو

اللہ حافظ !

چرررر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اندھے ہو گئے ہو کیا دیکھ کر گاڑی چلاؤ اگر اسے کچھ ہو جاتا تو

معاف کیجئے گا صاحب جلدی میں تھا آپ میٹنگ کے لیے لیٹ ہو رہے تھے نا

لیٹ تو اب بھی ہوں گا ہی رو کو یہاں ہی تم میں دیکھتا ہیں انھیں لگی تو نہیں۔۔۔۔۔

معاف کیجیئے گا میڈم میری میٹنگ تھی اس لیے ڈرائیور تیز چلا رہا تھا آپکو لگی تو نہیں۔۔۔۔۔

اور یہ آواز تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی، مریم نے منہ اوپر کیا تو احتشام کی چلتی زبان کو بریک لگ گئے۔

مریم !

احتشام تم

منصور۔۔۔۔۔(ڈرائیور) جلدی باہر آؤ،،،، مریم کی بات کو کاٹ کر احتشام نے منصور کو بلایا

جی صاحب۔

ان میڈم کا سامان اٹھا کر دو اور ان سے پوچھو اگر زیادہ چوٹ لگی ہے تو انہیں ہاسپٹل لے جاؤ۔۔۔۔۔

جی بہتر۔۔۔۔اپنی بات پوری کر کے وہ واپس گاڑی میں بیٹھ گیا اور مریم اس بے عزتی پر شرم سے لال ہو گئی پر ہمت نہیں ہاری اور فوراََ ہی اس کے پیچھے گاڑی تک آئی

میری بات تو سنو ایسے تو مت جاؤ احتشام میں نے تمہیں بہت ڈھونڈا ہے۔۔۔۔

میڈم آپکی چیزیں۔۔۔۔ ڈرائیور نے اسے ڈاکومنٹ پکڑائے اور جا کر گاڑی میں بیٹھا، اس کے بیٹھنے کی دیر تھی کہ احتشام کے حکم پر گاڑی چلا دی۔

مریم وہاں بیچ سڑک میں کھڑی رہ گئی اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اسکے ساتھ ایسا بھی کر سکتا تھا۔

وہ مرے مرے قدموں سے چلنے لگی تو کیا ہوا اگر اس نے ایسا کیا ہے میں نے بھی تو بہت برا کیا تھا یہ اسکی سزا ہی تھی ابھی وہ مجھ سے ناراض ہے لیکن وہ مان جائے گا.

پر وہ مجھے دوبارہ کیسے ملے گا اور یہ سوچ دوبارہ اسکی آنکھوں میں آنسو لے آئی جسے اس نے بڑی بے دردی سے صاف کیا، مجھے اپنے اللہ پر پورا بھروسہ ہے وہ ملے گا دوبارہ ضرور ملے گا

تھوڑی ہی دیر بعد وہ وہاں کھڑی تھی جہاں اس نے انٹرویو دینا تھا۔

مس مریم اب آپ جائیں

اوکے مریم اندر گئی اور وہاں بیٹھے شخص کو دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک جان دار مسکراہٹ آئی۔

جی تو اپنے بارے میں بتائیں آپ۔۔۔احتشام نے مصروف سے انداز میں کہا جب کہ چہرہ اسکا نیچے تھا جہاں غالبا وہ کوئی سائن کر رہا تھا

یہی تو میں آپ سے پوچھنے آئی ہوں۔۔۔۔۔۔

اس آواز پر احتشام نے سر اٹھایا اور ساکت رہ گیا

تم ؟؟ تم یہاں کیوں آئی ہو مریم

میں یہاں جان بوجھ کر نہیں آئی انٹرویو کے لیے آئی تھی لیکن شاید اللہ بھی ہمیں ملوانا ہی چاہتے ہیں۔۔۔

دیکھو مریم یہ میرا آفس ہے ہم کہیں اور مل کر بات کریں گے ابھی تم جاؤ یہاں سے۔۔۔۔

اتنا تو تم بھی جانتے ہو مریم جس کام کی ٹھان لے وہ کر کے رہتی تھی اس لیے میں یہاں سے نہیں جاؤں گی، امید کرتی ہوں تم مجھے اور میری عادتوں کو بھولے نہیں ہو گے۔

آج وہ وہی پرانی والی مریم لگ رہی تھی ضدی جو اپنی ہر بات منوانا جانتی تھی۔

احتشام نے ایک آہ بھری اور اپنی سیکرٹری کو فون ملایا۔

سب انٹرویو کینسل کر دو ابھی کے لیے اس سب کو کل بلا لینا۔۔۔۔

بولو کیا کہنا ہے تمہیں مجھ سے ؟؟

اتنی بے رخی، مت کرو ایسا برداشت نہیں ہو رہا مجھ سے مجھے معاف کردو احتشام میں نہیں جانتی تھی کہ تم میرے دل میں بس چکے ہو تم، تمہاری دوری نے مجھے اس بات کا احساس دلایا لیکن تب تک تم مجھ سے بہت دور جا چکے تھے اور میں نے تمہیں ہر جگہ ڈھونڈا سب سے تمہارا پوچھا لیکن تم کہیں نہیں ملے پھر میرے پاس صرف خدا کا سہارا ہی بچا تھا میں نے ہر دعا کے بعد تمہیں مانگا کہ ایک بار تم میرے سامنے آجاؤ اور میں تم سے معافی مانگ لوں اور دیکھو اللہ نے میری سن لی اور آج تم میرے سامنے بیٹھے ہو۔۔۔۔ وہ بغیر سانس لیے بول رہی تھی احتشام اسکی کیفیت سمجھ رہا تھا۔

تمہیں پتہ ہے میں نے بھی بہت دعائیں مانگیں تھیں کہ تم کبھی میرے سامنے نہ آؤ۔۔۔۔

میری دعاؤں میں زیادہ لگن اور صدق تھا اس لیئے میری دعا قبول ہو گئی اور آج میں تمہارے سامنے بیٹھی ہوئی ہوں۔

کیا تمہیں نہیں لگتا تم نے دیر کر دی ہے مریم، اللہ نے تمہاری سن تو لی ہے لیکن وقت گزر گیا ہے۔

ایسا مت کہو وقت کہاں گزرا ہے ابھی میں جانتی ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا مجھے پورا یقین ہے۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ سب ختم ہو چکا ہے اب تم نے بہت زیادہ دیر کر دی ہے۔

ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے مریم آپکو ہر چیز ہر وقت نہیں ملتی اور کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں اگر ایک بار انھیں آپ کھو دو تو دوبارہ کبھی حاصل نہیں کر پاتے۔۔۔۔۔۔

میں وہاں سے اس لیے نہیں آیا تھا کہ تمہاری بات نہیں سننا چاہتا تھا بلکہ اس لیے آیا تھا کہ تمہارے ساتھ نظریں کیسے ملاؤں گا اتنی ہمت نہیں تھی لیکن کبھی کبھی وقت ہم سے ہماری ہمت سے زیادہ امتحان لے لیتا ہے۔

یہ کس طرح کی باتیں کر رہے ہو تم مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟ مریم نے خود پر قابو رکھ کر پوچھا ورنہ اسکا دل تو بہت گھبرا رہا تھا۔

میرا نکاح ہو چکا ہے مریم کسی کی محبت کو ٹھکرایا نہیں گیا مجھ سے، جس درد سے میں گزرا تھا میں نہیں چاہتا تھا اس سے کوئی اور بھی گزرے۔

میری خالہ زاد سے میرا نکاح ہو چکا ہے وہ بھی پورے ایک سال پہلے کا۔۔۔۔۔۔

مریم کو لگ رہا تھا وہ لفظ نہیں ہیں پگھلا ہوا سیسہ ہے جو اسکے کانوں میں انڈیلا جا رہا تھا

ابھی رخصتی نہیں ہوئی اور وہ بھی یہاں اسی آفس میں کام کرتی ہے۔۔۔۔

ہر چیز ہر وقت میسر نہیں ہوتی، وقت مقرر ہوتا ہے اگر اس کے گزر جانے کے بعد اسکی طلب ہونے لگے نا تو صرف پچھتاوا ہاتھ آتا ہے وہی پچھتاوا جواب مریم کے حصے میں آیا تھا

میں اس سے ملنا چاہتی ہوں کیا ملوا سکتے ہو۔۔۔۔اتنی دیر بعد وہ بولی بھی تو کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔احتشام کے لیے اسے اس حالت میں دیکھنا بہت مشکل تھا لیکن وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

ٹھیک ہے ملوا دیتا ہوں اس نے دوبارہ اپنی سکریٹری کو فون کر کے اسے بلایا

مے آئی کم ان۔۔۔۔

یس یو کین حرم

اسلام و علیکم !

وعلیکم السلام ان سے ملیں حرم یہ ہیں ہماری پرانی دوست مریم اور مریم یہ ہیں میری وائف حرم !!

میں نے تو آپکے بارے میں بہت سنا ہے بلکہ آپکو دیکھے بغیر بھی میں جانتی تھی کہ آپ کیسی دکھتی ہیں اور مجھے ماننا پڑے گا احتشام نے آپکا سکیچ بلکل ٹھیک بنایا تھا آپ واقع میں ویسی ہی نظر آتی ہیں۔

شکریہ لیکن میں آپکو جانتی نہیں تھی اس لیے کچھ کہہ نہیں رہی لیکن آپ بھی بہت پیاری ہیں بلکہ مجھ سے زیادہ پیاری ہیں اس لیے آپکو سب مل گیا۔

خیر اللہ آپ کے نصیب اچھے کرے اور آپ دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔ مریم نے کہتے ساتھ ہی اپنا بیگ اٹھایا اور بغیر کچھ کہے باہر چلی گئی۔

احتشام اسے روکیں مجھے اسکی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔

جانے دو اسے اگر یہاں رہی تب بھی اسکی حالت مزید خراب ہو سکتی تھی بس دعا کرو کہ وہ سنبھل جائے۔

ہاں دعا تو میں کروں گی اس کے لیے بھی اور۔۔۔۔آپ کے لیے بھی۔

حرم بھی باہر چلی گئی اور احتشام تنہارہ گیا یادوں کے ساتھ۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دینا مریم لیکن میں بے قصور ہوں میں تو جی سکتا تھا ساری زندگی بھی تمہاری یادوں کے سہارے لیکن وقت نے کھیل ہی کچھ ایسا کھیلا کہ سب ختم ہو گیا اور ویسے بھی محبت ہمیشہ سے یہی تو کرتی آئی ہے

محبت ہر کسی کے لیے تو جزا نہیں ہوتی بہت سو کے لیے یہ سزا بھی ہوا کرتی ہے۔

اور میرے لیے بھی اسے سزا کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔۔۔وہ کرب کی انتہا پر تھا۔

اسکی آنکھیں نہیں دل رو رہا تھا اور دل کے آنسو بڑے اذیت ناک ہوتے ہیں۔

میں نے اسے کھو دیا جو مجھے سب سے عزیز تھا۔

اس نے مجھے چھوڑ دیا جس کا میں مرید تھا

پاس وہ اتنا تھا کہ ہاتھ سے چھو سکتا تھا میں اسے

دور وہ مجھ سے اتنا ہو گیا، جتنا پہلے قریب تھا

☆☆☆☆☆

شکر ہے تم آگئی مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ سب مینیج کیسے کروں، ویسے تم اپنے انٹرویو کا تو بتاؤ کیسا رہا مجھے پوری امید ہے تم سلیکٹ ہو گئی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔

مریم جو راستے میں یہ سوچتے ہوئے آرہی تھی کہ گھر جاکر بہن کو سب بتائے گی اور اپنا دل ہلکا کرے گی اور یہاں وہ آمنہ کو اتنا خوش اور پرجوش دیکھ کر کچھ بتا نہیں سکی۔

میرا چھوڑیں آپکو بعد میں بتا دوں گی آپ یہ بتائیں اتنا خوش کس بات پر ہیں کہیں عبداللہ بھائی بارات لے کر تو نہیں آنے والے۔۔۔۔۔ مریم نے شریر انداز میں کہا۔

ارے نہیں آج وہ اپنی فیملی کے ساتھ آرہے ہیں ہمارے گھر۔۔۔۔

اووو تو سیاں جی آرہے ہیں تبھی تو مسکراہٹ ہونٹوں سے جدا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی۔ مریم اسے چھیڑنے لگی

مریم دیکھو مجھے تنگ مت کرو اور میری مدد کرو تاکہ سب جلدی ہو جائے

اوکے باس آپ فکر نہ کریں مریم سب سنبھال لے گی۔

آمنہ اتنی خوش تھی کہ مریم کی زبردستی کی مسکراہٹ اور آنکھوں کے آنسوؤں کو دیکھ ہی نہ پائی۔۔۔۔۔

آیئے اندر آجائیں آپ۔۔۔۔۔

اسلام وعلیکم آنٹی کیسی ہیں آپ؟

وعلیکم اسلام بیٹا ہم ٹھیک ہیں آپ کیسے ہو؟۔۔۔۔

جی میں بھی ٹھیک آپ اندر چلیئے نا۔۔۔۔

بجو مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ میں نے پہلے بھی انہیں کہیں دیکھا ہے۔

صیح کہہ رہی ہو تم مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔

بیٹا کیا نام ہے آپکا؟

جی انکل میرا نام آمنہ ہے اور یہ میری چھوٹی بہن ہے مریم۔

بہت پیارے نام ہیں آپ دونوں کے، آپکے والدین کی وفات کیسے ہوئی تھی؟

انکل انکا ایکسیڈنٹ ہوا تھا تقریباً دس سال پہلے کی بات ہے ہم کچھ عرصہ اپنے ماموں کے گھر ہی رہے تھے لیکن پھر وہاں سے آگئے____آمنہ کو ان سوالوں کے جواب دینا عجیب لگ رہا تھا اسے لگا تھا یہ سب عبداللہ پہلے ہی بتا چکا ہو گا۔

شاہد صاحب میرا دل کہہ رہا ہے یہ وہی لڑکی ہے آپ اس سے پوچھیں تو صیح ورنہ میں خود پوچھ لوں گی، روبینہ نے شاہد کو آہستہ سے کہا۔انہوں نے دو منٹ دیکھا جب شاہد کچھ نہ بولے تو خود پوچھنے کا فیصلہ کیا۔

آپ لوگ بیٹھیں میں کچھ کھانے پینے کو لے کر آتی ہوں۔۔۔۔

نہیں بیٹا مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے بیٹھ جاؤ کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسے ہی آمنہ اٹھنے لگی تو روبینہ نے اسے واپس بیٹھا دیا۔

جی آنٹی۔۔

دیکھو بیٹا مجھے نہیں پتہ اس موقع پر مجھے ایسی بات کرنی چاہیئے یا نہیں لیکن میں چاہ کر بھی خود کو روک نہیں پا رہی۔ عبداللہ تم بھی مجھے معاف کر دینا اگر تمہیں برا لگے تو۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ میری ماں ہیں جو پوچھنا ہے آپ آمنہ سے پوچھ سکتی ہیں۔

عبداللہ میرا دل کہتا ہے یہ میرے فاروق کی آمنہ ہے یہ وہی لڑکی ہے جسے فاروق پسند کرتا تھا۔

فاروق کا نام سنتے ہی آمنہ اور مریم کو یاد آ گیا تھا کہ انھیں روبینہ کو دیکھ کر ایسا کیوں لگا تھا کہ وہ پہلے بھی انھیں دیکھ چکی ہیں وہ ہو بہو فاروق جیسی تھی بہت زیادہ شکل ملتی تھی ان دونوں کی۔

یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ؟ زین کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور دوسری طرف آمنہ کا رنگ بھی پیلا پڑ گیا تھا شاید قسمت نے اس کے لیے اور امتحان رکھے ہوئے تھے۔

میں نہیں جانتی پر میرا دل کہہ رہا ہے، آمنہ بیٹا تم بتاؤ تم وہی ہو نہ ؟؟؟ انہوں نے بیک وقت دونوں کو مخاطب کیا

جی میں وہی آمنہ ہوں۔۔ آمنہ نے بہت مشکل سے یہ الفاظ بولے تھے۔

اور وہ کہتے ساتھ ہی رونے لگی۔

زین تو گم صم بیٹھا ہوا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی ایسی صورت میں وہ کرتا بھی تو کیا۔ شاہد صاحب اٹھے اور آمنہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔

رو کیوں رہی ہو بچے اللہ کا شکر ادا کرو۔ جانتی ہوں ہم دونوں نے تمہیں کتنا ڈھونڈا کہ تمہارا کیا حال ہو گا وہ تم سے اتنی محبت کرتا تھا اس لیئے ہم چاہتے تھے تمہیں اپنے پاس لے آئیں اور اپنی بیٹی بنا لیں تا کہ ہمارے بیٹے کی روح کو سکون مل جائے لیکن تم ہمیں کہیں نہ ملی اور اب دیکھو تم ہمارے گھر کی بیٹی بنو گی میرے دوسرے بیٹے کی دلہن۔

دلہن لفظ پر آمنہ نے پہلے شاہد صاحب کو دیکھا پھر عبداللہ کو جو بالکل بیگانہ بیٹھا ہوا تھا۔ آمنہ کے یوں دیکھنے پر شاہد صاحب نے بھی اپنا رخ موڑ کر اسے دیکھا

تم کیوں اس طرح بیٹھے ہوئے ہو اور تم روبینہ اپنی بہو کی انگوٹھی نکالو اور عبداللہ کو دو وہ اسے پہنائے۔

بابا میں چاہتا ہوں آپ میرے بارے میں بھی سب آمنہ کو بتادیں۔اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔اسکا یہ رویہ آمنہ کو بہت تکلف پہنچا رہا تھا۔

آمنہ عبداللہ ہمارا سگا بیٹا نہیں ہے یہ روبینہ کے مرحوم بھائی کا بیٹا ہے اس کے پیرنٹس کی ڈیتھ ہو گئی تھی اور دوسری طرف ہم نے اپنا اکلوتا بیٹا کھو یا تھا تو ہم اسے اپنے پاس لے آئے اور اپنا بیٹا بنالیا۔۔۔۔

کیا تمہیں یہ سب جاننے کے بعد کوئی اعترض ہے اس رشتے پر؟؟

آمنہ نے نفی میں سر ہلایا تو عبداللہ کے چہرے پر بھی ایک مسکراہٹ آئی لیکن وہ چاہتا تھا آمنہ کو وہ سب بھی پتہ چلے جواب تک اس سے چھپایا ہوا تھا لیکن شاہد صاحب نے اشارے سے اسے چپ رہنے کا کہا۔

اور روبینہ سے کہا کہ وہ رسم کا آغاز کریں

منگنی کی رسم بخوبی ادا ہو گئی اس کے بعد سب نے مل کر کھانا کھایا اور کچھ ہی دیر بعد وہ سب اپنے گھر چلے گئے۔

ان کے جانے کے بعد مریم آمنہ کے پاس آئی

بجو میں تو ڈر ہی گئی تھی مجھے لگا اب فاروق بھائی کی ماں پھر سے کچھ کریں گیں لیکن سب الٹا ہو گیا

دنیا کتنی گول ہے گھوم پھر کر پھر اسی جگہ پر آجاتی ہے جہاں سے شروع ہوتی ہے عبداللہ دنیا میں کوئی بھی ہو سکتا تھا لیکن وہ فاروق کا کزن نکلا کتنا عجیب ہے نا سب۔

جو بھی چھوڑیں اسے بس آپ خوش رہیں اب اللہ نے واقعی سب ٹھیک کر دیا ہے اور آپ سے بہتر لے کر بہترین سے نواز بھی دیا ہے۔۔۔

مریم تم نے مجھے بتایا نہیں تمہارے انٹرویو کا کیا بنا؟آمنہ کو اچانک یاد آیا تو اس نے پوچھا

ممیں ریجیکٹ ہو گئی اور کیا ہونا تھا اب کل کہیں اور جاؤں گی جاب ڈھونڈنے۔۔۔

اچھا تو یہی بات میری آنکھوں میں دیکھ کر کیوں نہیں بولا تم نے؟ جھوٹ بول رہی ہو نا تم مجھ سے۔

بجو بھلا میں کیوں جھوٹ بولوں گی آپ سے یہی ہوا تھا۔

مت بھولو تم نے صبح ابھی مجھ سے وعدہ کیا تھا سچ بھی بولو گی اور مجھے سب بتایا بھی کرو گی، میری جان مجھے بتاؤ تمہاری آنکھیں مجھے بہت کچھ کہنا چاہ رہیں ہیں لیکن میں تمہارے منہ سے سننا چاہتی ہوں، آمنہ اسے پیار سے پچکارنے لگی۔

اور بس اتنا ہی کنٹرول تھا مریم کا خود پر وہ آمنہ سے لیپٹ گئی اور رونے لگی۔

اسے اس طرح روتے دیکھ کر آمنہ بہت پریشان ہو گئی لیکن اسے رونے دیا تاکہ اسکا دل ہلکا ہو جائے، کچھ دیر رونے کے بعد مریم نے اسے لفظ بہ لفظ سب بتادیا اور پھر سے رونے لگی۔

بجو میں ہار گئی میں محبت میں ہار گئی بجو، میں نے اسے ہمیشہ کے لیے کھو دیا۔

تم نے اسے اس لیے نہیں کھویا کہ تم ہاری ہو بلکہ تم نے اسے اس لیے کھویا ہے کیوں کہ اللہ چاہتا ہے تم جیت جاؤ اور وہ انسان سے بہتر چھین کر ہی اسے بہترین سے نوازتا ہے نا، اب مجھے ہی دیکھ لو تم۔

وہ بھی تو بہترین تھا اور سب سے بڑھ کر محبت کرتا تھا مجھ سے، اب بھی کرتا ہے میں نے اسکی آنکھوں میں دیکھا وہاں صرف میں تھی صرف میں۔

مریم کسی اور کے شوہر کے لیے ایسی باتیں کرنا تمہیں زیب نہیں دیتا۔ آمنہ نے اسے ٹوکا

کسی اور کا؟ نہیں وہ میرا ہے صرف میرا ہے۔ مریم والہانہ انداز میں چیخنے لگی۔

وہ تمہارا تھا مریم اور اگر اسکا تمہاری زندگی میں رہنا بہتر ہوتا تو اللہ کبھی اسے تم سے دور نہ کرتا۔ اور یہ بات تو اللہ کی شان کے خلاف ہے کہ وہ اپنے بندے کو پہلے کچھ اچھا عطاء کرے اور پھر واپس موڑ لے۔

مجھے پورا یقین ہے اس نے تمہارے لیے کچھ اچھا سوچ رکھا ہو گا۔

اس نے میری محبت کا بھرم کیوں نہیں رکھا؟ مریم نے کرب سے پوچھا

کیوں کہ محبت کا بھرم انسان نہیں رکھ پاتے وہ خدا ہی ہوتا ہے جو بھرم نہیں توڑتا اور امیدیں بھی۔

پر اللہ نے میری تو نہیں سنی، میری دعاؤں پر کن نہیں کہا اس نے۔

بجو میں ٹوٹ چکی ہوں بہت زیادہ ٹوٹ چکی ہوں اتنے سال میں نے جس شخص کا انتظار کیا جسے دن رات دعاؤں میں مانگا آج مجھے وہ ملا تو کسی اور کا بن کر، کیوں کیا اس نے میرے ساتھ ایسا، کیوں مجھے اس آگ میں جلنے کو اکیلا چھوڑ گیا وہ۔۔۔۔۔

میں جانتی ہوں تم ٹوٹ چکی ہو، بکھر گئی ہو لیکن یقین رکھو اللہ تمہیں سمیٹ لے گا اور زندگی میں کبھی کبھار ٹوٹ جانا چاہیئے اس لیے نہیں کہ اس کے بعد آپ ہار جاتے ہیں بلکہ اس لیے کہ جب انسان ٹوٹ جاتا ہے نا تو اللہ اسے پہلے سے زیادہ مضبوط کر دیتا ہے اور جب انسان بکھر جاتا ہے تو وہ اسے سمیٹ لیتا ہے اور تمہیں تھام لیتا ہے۔

اللہ اس چیز کا انتظار کیوں کرتے ہیں کہ جب انسان ٹوٹ جائے تو ہی وہ اسے تھامیں وہ پہلے ہی کیوں اپنے بندے کو تھام نہیں لیتے ؟؟ وہ تو ہم سے بہت محبت کرتے ہیں نا تو کیوں ہم انسانوں کو اتنی اذیت میں چھوڑ دیتے ہیں ؟؟؟ مریم نے درد بھرے لہجے میں پوچھا جس پر آمنہ مسکرادی۔

ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ اللہ کہتے ہیں دیکھ لو یہ وہی ہے جس کے لیے تم مجھے بھول جاتے تھے جس کے لیے تم میری طرف نہیں آتے تھے مجھے چھوڑ کر ان کے آگے ہاتھ پھیلاتے تھے آج وہی سب تمہیں تکلیف درد اور اذیت دے رہے ہیں تمہیں تنہا چھوڑ کر جا رہے ہیں لیکن میں تمہیں کبھی بے سہارا نہیں چھوڑوں گا ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں گا کیوں کہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں ان انسانوں سے کئی زیادہ

اللہ ہماری بے بسی سے واقف ہوتا ہے اور وہ صرف صیح وقت کا انتظار کر رہا ہوتا ہے تا کہ اپنے بندے کو اس کے صبر کا پھل دے سکے اور تم تو جانتی ہو نا اللہ کے فیصلے ہماری خواہشات سے بہت بہتر ہوا کرتے ہیں اس لیے اب رونا بند کرو اور اللہ سے دعا کرو وہ جب آپکو اتنی توفیق دے دیتا ہے نا کہ آپ اس کے آگے ہتھیلی پھیلا سکو تو وہ تمہیں ضرور نوازتا ہے اگر ایسا نہ ہونا ہوتا تو وہ کبھی بھی ہاتھوں کو جوڑ کر دعا مانگنا نہ سکھاتا۔

بجو آپ کتنی پیاری باتیں کرتی ہیں مجھے آپکو سن کر بہت سکون مل رہا ہے۔ مریم نے آمنہ کی گود میں سر رکھ لیا اور اسکا ہاتھ پکڑ لیا

تمہیں اور بھی زیادہ سکون ملے گا جب تم قرآن پڑھو گی ترجمے کے ساتھ کیوں کہ جب انسان دنیا والوں سے تھک کر اللہ سے کلام کرتا ہے تو بہت مزہ آتا ہے آپکو ایسا لگتا ہے قرآن میں اللہ آپ ہی سے ہم کلام ہو رہا ہے آپکو ہر آیت اپنے دل میں آنے والے سوالوں کا جواب لگتی ہے

یوں ہی بولتی رہیں آپ بہت سکون مل رہا ہے۔

آمنہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی جس سے وہ پر سکون ہو کر نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

آمنہ نے اسکا سر تکیے پر رکھا اس کے اوپر لحاف اوڑھا اور اسکے ماتھے پر بوسہ دے کر باہر آ گئی

میں جانتی ہوں تمہاری کہانی ابھی مکمل نہیں ہوئی اللہ تمہاری تقدیر میں ابھی بہت کچھ لکھے گا بھی اور وہ سب تمہیں ملے گا بھی۔ آمنہ نے بڑے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

یہ جو اس قدر توڑا گیا ہے تمہیں
درحقیقت رب سے جوڑا گیا ہے تمہیں
تمہاری چاہت جو نہ مل سکی تمہیں
اب کی بار رب کی چاہت سے نوازا جائے گا تمہیں
تم جو دل کا درد لیے بیٹھے ہو
یہ رب سے عشق کی ابتدا کا راستہ مل گیا ہے تمہیں
تمہارا خوشیوں سے مایوسی کی طرف آنا
دراصل اب پورا آسمان مل گیا ہے تمہیں
اجالے راس نہیں آئے تو کیا ہوا
اندھیروں میں چمکنے کا موقع مل گیا ہے تمہیں
نہیں ملا وہ شخص تو کیا ہوا؟
اس پوری دنیا کو بنانے والا جو مل گیا ہے تمہیں

سرپرائز۔۔۔۔

وشہ تم نے اچھا کیا جو آج آ گئی تم مجھے ویسے بھی تمہیں کچھ بتانا تھا

کیسے نہ آتی میں اتنی مشکل سے رات گزاری تھی اب جلدی بتاؤ کل کیا ہوا؟ عبداللہ بھائی کے پیرنٹس کو پسند تو تم بہت آئی ہو گی آفٹر آل اتنی خوبصورت ہو۔

اللہ اللہ بیٹھ تو جاؤ بتاتی ہوں سب پر پہلے مجھے اپنی جگہ کسی اور ٹیچر کو کلاس میں بھیجنے دو۔

او کے ٹھیک ہے۔۔۔۔

چلو اب بتاؤ سب۔ آمنہ نے سب باتیں وشہ کو بتا دیں کل کیا ہوا اور کیا نہیں سب کچھ۔۔۔۔

آہ تو عبداللہ بھائی کے پیرنٹس نہیں ہیں اور وہ فاروق بھائی کے کزن ہیں یا اللہ مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا۔۔۔۔ وشہ کی تو حیرانی کی حد ہی نہیں تھی۔

لیکن جو بھی ہے شکر ہے اس دفعہ انہوں نے کوئی مسئلہ کھڑا نہیں کیا بلکہ خوشی خوشی تمہیں اپنی بہو بنانے کے لیے راضی ہو گئے

ہاں یہ تو ہے میں تو بہت ڈر گئی تھی ویسے۔

آمنہ میم باہر آپ سے ملنے کوئی عبداللہ نام کے شخص آئے ہیں_ باہر سے چوکی دار نے آکر بتایا

ٹھیک ہے آپ انھیں اندر بھیج دیں

جی بہتر

چلو آج تم بھی مل لو عبداللہ سے

وشہ تم!!!

تت تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟

مجھے لگتا ہے آپ دونوں ایک دوسرے کو پہلے سے ہی جانتے ہیں صیح کہہ رہی ہوں نا میں؟

ہاں جانتی ہوں میں اسے،اسے میں بھول کیسے سکتی تھی سب کچھ برباد کر دیا تھا نا اس نے

آمنہ نا سمجھی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

وشہ میری بات سن لو پہلے پلیز۔

عبداللہ وشہ یہ سب کیا ہے کوئی مجھے بھی بتائے گا یا نہیں۔

یہ کیا بتائے گا تمہیں میں بتاتی ہوں

یہ عبداللہ نہیں زین ہے وہی زین جس نے پہلے مجھے محبت کے نام پر دھوکہ دیا اور پھر میری بہن کو۔۔۔۔۔

اور اسے مکمل برباد کر دیا۔اب یہ تمہیں پھنسا رہا ہے آمنہ یہ جھوٹا ہے دھوکے باز ہے۔

وشہ پلیز میری بات سننے سے پہلے اس طرح کے الزام مت لگاؤ مجھ پر۔۔۔آمنہ کی بدلتی رنگت اسے کچھ غلط ہونے کا اشارہ دے رہی تھی لیکن وشہ تو جیسے کچھ بھی سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔

میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں خاموش ہو جاؤ مجھے اپنی صفائی میں کچھ کہنے کا ایک موقع تو دو۔

ہاتھ میں جوڑتی ہوں زین ہماری زندگی میں مت لوٹو ہم نے سب بہت مشکل سے سنبھالا ہے رحم کرو۔وشہ نے بات کی اور اپنا بیگ اٹھا کر باہر نکل گئی،آمنہ اور زین اسے آوازیں دیتے رہ گئے لیکن اس نے کسی کی بھی نہیں سنی وشہ کے جانے کے بعد زین نے آمنہ کو دیکھا جواب تک کرسی پر ڈھے سی گئی تھی۔

آمنہ کم از کم تم تو میری بات سنو میں غلط نہیں ہوں تم خود میری آنکھوں میں دیکھ کر بتاؤ کیا میں تمہیں دھوکہ دے سکتا ہوں تمہیں مجھ پر یقین ہے نا۔

ایسا ہی یقین وشہ کو بھی تھا کہ زین اسے دھوکہ نہیں دے سکتا اور ایسا ہی یقین پھر طوبیٰ کو بھی دلایا گیا تھا کہ زین اسے دھوکہ نہیں دے گا اور تاریخ ایک بار پھر دہرائی جانے لگی کیوں کہ کچھ ایسے ہی یقین کی بات مجھ سے کی جارہی ہے۔اتنے سرد لہجے میں جواب آیا کہ زین کو سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کیا بولے

مانتا ہوں میں نے بہت برا کیا لیکن تب میں زین تھا آمنہ اب میں عبداللہ ہوں اللہ کا بندہ ہوں میں اور اللہ کا بندہ غلط کیسے ہو سکتا ہے وہ دھوکے باز کیسے ہو سکتا ہے۔تم تو سب جانتی ہو دین بھی اور دنیا بھی تم خود بتاؤ کیا میری آنکھیں میری سچائی بیان کرنے سے قاصر ہیں کیا میرا لہجہ میرے جھوٹے ہونے کی گواہی دے رہا ہے تمہیں؟؟؟

اگر آپ سچے تھے تو کیوں چھپایا مجھ سے سب کیوں یہ سب مجھے پہلے نہیں بتایا آپ نے؟

بتانا چاہتا تھا میں پہلے مجھے مما منع کرتی رہی اور کل جب ساری باتیں ہو رہیں تھی تب میں بتانے لگا تو بابا نے مجھے منع کر دیا۔ میں ان لوگوں کی باتیں کیسے ٹال سکتا ہوں جنہوں نے موم ڈیڈ کے بعد مجھے سمیٹا مجھے اپنایا اور اتنی محبت دی۔

عبداللہ یا زین مجھے تو یہ ہی سمجھ نہیں آ رہی میں آپ کو کس نام سے بلاؤں خیر میں ابھی مزید بات کرنے کی حالت میں نہیں ہوں اس لیئے ابھی یہاں سے چلے جائیں

اپنی بات مکمل کئے بغیر کبھی نہیں جاؤں گا۔ کٹھوڑ لہجے میں جواب آیا تھا جس پر آمنہ کچھ نہ بولی تو زین اسکی رضامندی سمجھ کر بولنے لگا۔

میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ وشہ کو میں نے دھوکہ دیا تھا مجھے اس سے محبت نہیں تھی بس وہ میری دوست تھی لیکن وہ ہمارے اس رشتے کو غلط مطلب دیتی گئی اور میں نے سب جاننے کے باوجود اسے دھوکے میں رکھا یہاں تک کہ اس کے گھر بھی چلا گیا اسکی امی سے ملنے، جب کہ مجھے اس سب میں مزہ آ رہا تھا لیکن جب میں نے وہاں طوبیٰ کو دیکھا تو وہ بہت اچھی لگی مجھے اور اس نے بھی مجھ میں اپنا انٹرسٹ شو کیا تو میں نے اس سے شادی کر لی۔

وہ چھوٹی تھی اور ضدی بھی ہر بات میں اپنی مرضی کرتی تھی اور۔۔۔۔

زین میں سب جانتی ہوں۔ اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی آمنہ نے اسے روک دیا

جو سب آپ مجھے بتا رہے ہیں یہ میں جانتی ہوں لیکن آپکی باتوں سے مجھے یہ لگ رہا ہے کہ آپ بہت کچھ نہیں جانتے۔۔۔

میں سمجھا نہیں کس بارے میں بات کر رہی ہو تم۔۔۔

جس رات طلاق دے کر آپ نے طوبیٰ کو اتنے چھوٹے بچے کے ساتھ گھر سے نکالا تھا اس رات وہ مر گئی تھی یا ایسا کہنا زیادہ مناسب رہے گا کہ اسکی روح مر گئی تھی اور وہ عورت زندہ رہ بھی نہیں سکتی جس کی عزت کو آدھی رات کو بازار میں کھڑا کر کے تار تار کیا جائے جو چیخے چلائے کسی کو مدد کے لیے پکارے پر اسکی سننے والا کوئی نہ ہو سوائے اس بچے کے جو اس کے لیے کچھ کر نہیں سکتا تھا اس لیے اپنی ماں کی

بربادی پر صرف روسکا لیکن کوئی نہیں آیا کوئی بھی نہیں اور سب ختم ہو گیا۔

وہ قیامت کی رات تھی اور کون کہتا ہے قیامت تو اسی رات آگئی تھی ان کے گھر اور وہ یہ سب سہہ نہ سکی اور اپنا دماغی توازن کھو بیٹھی آج اسے سب پاگل کہہ کر بلاتے ہیں اور آپکا بیٹا جس کے بارے میں آپ نے ایک بار بھی نہیں سوچا تھا وہ بھی اپنی ماں کے ہاتھوں مشکل سے مرنے سے بچا تھا وہ آپکی زیادتیوں کا بدلہ اس معصوم سے لینا چاہتی تھی۔

یہ سب سن کر توزین بہت دیر تک کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہا اور دونوں طرف خاموشی چھائی رہی۔

میں یہ سب نہیں جانتا تھا بلکہ جب مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا تو میں ان کے گھر گیا تھا میں سفیر سے بھی ملنا چاہتا تھا، لیکن وہاں کوئی نہیں تھا ساتھ والوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا وہ یہ گھر چھوڑ کر جا چکے ہیں اور مزید کچھ پوچھنے سے پہلے انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔

پھر میں وشہ کے گھر گیا تو پتہ چلا وہ لوگ بھی گھر بیچ کر یہاں سے جا چکے ہیں اور مجھے یہ سب بہت عجیب لگا تھا پھر بھی میں نے انھیں ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی لیکن کچھ پتہ نہ چل سکا۔

اسکی باتوں پر آمنہ محض آہ بھر کر رہ گئی اور اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ جہاں سامنے بچے کھیل رہے تھے غالباً بریک کا ٹائم ہو گیا تھا اور انھیں وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا۔

اس بچے کو دیکھ رہے ہیں آپ؟ آمنہ نے ایک بچے کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا۔

یہ وہی معصوم بچہ ہے جسے اس کے باپ نے آدھی رات کو اسکی ماں سمیت گھر سے نکال دیا تھا۔۔۔

یہ میرا بیٹا سفیر ہے؟

نہیں یہ آپکا بیٹا نہیں ہے یہ وشہ اور مہر کا بیٹا انضمام ہے۔ وشہ نے اس بچے کو گود لے لیا تھا کیوں کہ اتنا چھوٹا بچہ ماں کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔

میں اس سے ایک بار مل لوں میں بہت تڑپا ہوں اس کے لیے صرف ایک بار اسے گلے لگا لوں۔

سوچیئے گا بھی نہیں وشہ کی اجازت کے بغیر آپ اسکو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے۔

وہ میرا بھی بیٹا ہے میں اس سے مل سکتا ہوں۔

یہ آپکا بیٹا نہیں ہے وہ تھا جس پر آپکو ذرا ترس نہیں آیا تھا اس لیئے آپ یہاں سے چلے جائیں۔

آمنہ !!!

زین پلیز چلے جائیں۔۔۔۔۔۔آمنہ نے رخ موڑ کر کہا

مطلب میں یہ سمجھوں تمہیں مجھ پر یقین نہیں رہا؟ زین نے ایک آخری بار پوچھا

میں اس وقت کچھ بھی بولنا یا سننا نہیں نہیں چاہتی آپ جا سکتے ہیں۔

زین چلا گیا اور آمنہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی پتہ نہیں قسمت اور کتنے رنگ دکھائے گی۔

☆☆☆☆☆

بجو کیا ہوا یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے آپ نے کیا ہوا ہے سب ٹھیک تو ہے نا؟

ٹھیک؟ پتہ نہیں!! مریم کیا میں بری ہوں کیا اللہ کو میری کوئی بات بری لگتی ہے جو میری سزائیں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں۔

بجو ہو سکتا ہے جسے آپ سزا سمجھ رہی ہوں وہ آپکی آزمائش اور اللہ آپکو اس پر پورا اترتا دیکھنا چاہتے ہوں، مجھے یہ تو بتائیں ہوا کیا ہے؟

مریم وہ عبداللہ نہیں ہے وہ زین ہے وہی زین جس نے وشہ کو دھوکہ دیا تھا وہی زین جس نے طوبیٰ سے شادی کی تھی اور پھر اسے بھی چھوڑ دیا تھا وہی زین۔۔۔۔آمنہ بات بھی مکمل نہ کر پائی اور ایک بار پھر رونے لگی، مریم تو گم صم کھڑی تھی ابھی تو وہ اپنے غم سے ہی نہیں نکلی تھی اور یہاں آمنہ بھی۔۔۔۔۔۔

آپ کو یہ سب کس نے کہا یہ جھوٹ بھی تو ہو سکتا ہے؟

مریم نے ایک امید کے ساتھ کہا۔

اور آمنہ نے اسے لفظ بہ لفظ سب بتا دیا اور اس کے پاس اپنی بہن کو تسلی دینے کو بھی الفاظ نہ بچے۔

اللہ جانتا ہے تم صبر کر کر کے تھک چکی ہو لیکن تمہاری منزل کچھ ہی دوری پر ہے اس لیے تمہیں ثابت قدم رہنا ہو گا کیوں کہ تم بہترین پانے جا رہی ہو اور اللہ تو وعدے پر ہمیشہ سے پورا اترتا آیا ہے تو تم یہ کیسے سوچ

سکتی ہو کہ وہ تمہارے صبر اور شکر کا صلہ نہیں دیگا۔ وہ دے گا سب دے گا وقت آنے پر، نایاب شے کے لیے وقت تو درکار ہوتا ہے نا۔۔۔۔

آمنہ کو یاد آیا یہ سب جو اسکی ٹیچر نے اسے کہا تھا جب وہ کالج میں پڑھتی تھی پھر اس نے نظریں اٹھا کر مریم کو دیکھا جو بے بس سی سامنے کھڑی تھی اور اسے یاد آیا کل وہ اسے سمجھا رہی تھی اور آج خود غلطی کرنے جا رہی تھی خدا سے سوال پوچھنے جا رہی تھی

نہیں یہ میں کیا کر رہی ہوں مجھے تو نہیں پتہ کیا صیح ہے اور کیا غلط اور وہ سب ٹھیک کر دے گا مجھے پورا یقین ہے اپنے رب پر۔ اس نے گال پر آئے آنسوؤں کو رگڑا اور مریم کی طرف مڑی۔

کھانا کھالیا ہے تم نے؟

مریم کو اسکی ذہنی حالت پر ترس آیا

نہیں آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

تو چلو پھر کھاتے ہیں بھوک لگی ہے مجھے

کیسی دھوپ چھاؤں سی شخصیت ہے انکی۔ مریم محض سوچ کر ہی رہ گئی اور آمنہ کے گلے لگ گئی۔

ہر چیز وقتی ہے مریم اللہ سب ٹھیک کر دے گا بس ہمیں اس کی رضا میں راضی رہنا ہے

جی

کھانا کھانے کے بعد وہ پھر اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں۔

روز ایک تارہ ٹوٹ جاتا ہے

روز ایک سہارا چھوٹ جاتا ہے

روز ہم تنہا رہ جاتے ہیں

روز ایک کنارہ ڈوب جاتا ہے

☆☆☆☆☆

مریم اس سے کہو میری مکمل بات سنے میں غلط نہیں ہوں۔

آپ کیسے غلط نہیں ہو سکتے ؟جو شخص اپنا نام ہی غلط بتائے وہ صیح کیسے ہو سکتا ہے بھائی۔ مریم نے تیز لہجے میں کہا

میں نے غلط نام نہیں بتایا میں عبداللہ ہی ہوں کیوں کہ زین تو اسی دن مر گیا تھا جس دن اس کے ماں باپ اور بہن اسے یوں اچانک چھوڑ کر چلے گئے تھے

خدارا بس کریں میری بہن کوئی کھلونا نہیں ہے جس کے ساتھ سب کھیلتے رہیں۔ بہتر ہو گا آپ کے لیے کہ آپ یہاں سے چلے جائیں اور دوبارہ یہاں کا رخ مت کیجیئے گا

میں کہیں نہیں جاؤں گا بات کئے بغیر۔ تم خود بلا دو گی اسے یا میں کمرے میں چلا جاؤں۔

مریم تم جاؤ کمرے میں،اور آپ تشریف رکھیں اور جو بات کرنی ہیں کریں۔

انہوں نے غور ہی نہیں کیا کہ کب آمنہ کمرے سے باہر آئی اور انکے درمیان ہونے والی گفتگو سنی۔

بجو۔۔۔

میں نے کہا نا اندر جاؤ۔۔

درس وتدریس سے وابستہ تھی

پھر بھی آنکھیں نہ پڑھ سکی لڑکی !

اپنی بات کیجئے زین صاحب۔ آمنہ نے طنز کے ساتھ کہا۔

حلانکہ میری ان دو لائنوں میں سب واضح تھا مگر پھر بھی تمہارے لیے میں بار بار بھی اپنی صفائی دے سکتا ہوں۔

پتہ ہے آمنہ موم صیح کہتی تھیں انسان کچھ بھی کر لے پھر اپنے گناہوں سے چھپ نہیں سکتا وہ کسی نہ کسی طرح اپنے اصلی مالک کو ڈھونڈ ہی لیتے ہیں بالکل ویسے ہی جیسے موت اور جیسے رزق ڈھونڈتا ہے اپنے مالک کو ۔جب میں نے اپنی پہچان بدلی تھی نا تو یہ سوچ کر بدلی تھی کہ میں پچھلا سب کچھ بھول جاؤں گا اور ایک نیا انسان ایک اللہ کا بندہ بن کر جیوں گا، صرف عبداللہ بن کر جیوں گا مگر ایسا نہیں ہو سکا۔

میرے گناہوں نے میری غلطیوں نے زندگی کے کسی بھی موڑ پر مجھے نہیں چھوڑا وہ ہمیشہ میرے راستے میں آئے، میرے ماضی کو میرے منہ پر طمانچے کی طرح مارتے رہے۔ میرا ماضی میرے لیے تہمت بنا رہا۔ میں نے اللہ سے بہت معافی مانگی لیکن شاید میرے گناہ زیادہ ہیں اس لیے وہ مجھے معاف نہیں کر سکا

انسان کے گناہ جتنے بھی ہوں لیکن خدا کی رحمت کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور اللہ نے تو اپنی ایک آیت میں یہ بھی فرمایا ہے

جس کا مفہوم کچھ یوں ہے

اور اگر تمہارے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں میں تب بھی تمہیں معاف فرما دوں گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ معافی سچے دل سے مانگی گئی ہو۔ آمنہ سے اسکی غلط بات برداشت نہ ہوئی اسی لیے بیچ میں ہی بول پڑی اور زین اپنے پلان میں کامیاب ہونے پر مسکرا دیا لیکن سیکنڈ میں اپنی مسکراہٹ کو غائب کر کے واپس سیریس ہو گیا۔

کم از کم مجھے تو اپنی سچائی پر پورا یقین ہے کہ میں نے توبہ سچے دل سے کی تھی۔

عبداللہ کیا آپکو یہی کہنا تھا؟ اگر ہاں تو آپ جا سکتے ہیں، آمنہ نے خاصے تیز لہجے میں کہا

میں طوبیٰ سے معافی مانگنا چاہتا ہوں آمنہ کیا میری مدد کرو گی؟ زین نے اسکی بات کو یکسر نظرانداز کر کے کہا۔

اور اسکی اس بات پر آمنہ کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی۔

کس بات کی معافی مانگنی ہے اور کس کس سے مانگنی ہے؟

سب سے۔۔۔۔ میں سب سے معافی مانگوں گا جس سے میرا دل ہلکا ہو جائے گا اور اس کے بعد میں یہاں سے چلا جاؤں گا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے، تمہیں دوبارہ میری شکل نہیں دیکھنی پڑے گی۔

اسکی اس بات پر آمنہ کے دل میں درد اٹھا اسے لگا تھا وہ اسے اور صفائی دے گا اس سے کچھ اور کہے گا مگر اس نے تو۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں وشہ سے پوچھ کر بتادوں گی اگر اس نے اجازت دے دی تو۔

ٹھیک ہے میں پھر چلتا ہوں۔زین اٹھا اور باہر نکل گیا اور آمنہ وہیں بیٹھی رہ گئی اور پتہ نہیں کتنی دیر یوں ہی بیٹھی رہی

بجو چلے گئے وہ؟ کیا کہہ کر گئے ہیں

ہاں ہاں چلے گئے، کچھ نہیں بس یہ کہہ رہے تھے کہ وہ سب سے معافی مانگنا چاہتے ہیں تو میں نے کہا وشہ سے اجازت لے کر بتاؤں گی

تم بیٹھو میں تھوڑا اسکول کا کام کر لوں۔۔۔۔

آپ مجھ سے نظریں چرائیں گی تو کیا مجھے پتہ نہیں چلے گا کہ آپ پر کیا بیت رہی ہے میں سب جانتی ہوں سب۔اس کے جانے کے بعد مریم نے دل میں سوچا۔

☆☆☆☆☆

وشہ وہ تم سب سے معافی مانگنا چاہتے ہیں انھیں اس چیز کی اجازت دے دو کیوں کہ معافی مانگنا سب کا حق ہوتا ہے اس لیے بہتر ہے ہم کسی کا حق نہ چھینیں اور ویسے بھی وہ چلیں جائیں گے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔یہ بات آمنہ وشہ سے زیادہ خود کو بتا رہی تھی۔

میں نے مہر کو سب بتایا تو انہوں نے بھی یہی کہا مجھے اسکی بات سننی چاہیے تھی اس لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اس سے ملوں گی پھر باقی سب بعد میں دیکھیں گے۔

ٹھیک ہے جیسا تمہیں مناسب لگے۔

آمنہ۔۔۔۔۔

وشہ آمنہ سے پوچھنا چاہ رہی تھی کہ وہ اتنی بجھی بجھی کیوں لگ رہی تھی لیکن اس سے پہلے دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی تھی۔

کیا ہوا پریشان لگ رہیں ہیں آپ؟

ہاں پریشان تو میں ہوں، آج آمنہ کا فون آیا تھا وہ کہہ رہی تھی کہ زین ملنا چاہتا ہے اور وہ معافی بھی مانگنا چاہتا ہے اس کے بعد وہ ابروڈ چلا جائے گا۔

تواس میں مسئلہ کیا ہے؟ میں آپکی پریشانی کی وجہ نہیں سمجھا۔

مہر وہ بہت اداس اور چپ چپ سی لگی مجھے۔

تو مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ وہ ایک بار پھر سے اندھیروں میں چلی جائے گی، ایک بار پھر سے اسکی خوشیاں اس سے چھن جائیں گیں اور اس دفعہ وجہ میں ہوں گی۔

مجھے ایسا نہیں لگتا کیوں کہ وہ خاصی سمجھدار لڑکی ہیں، زین کے ماضی کو وجہ بنا کر وہ اپنا رشتہ خراب نہیں ہونے دیں گیں۔

لیکن اگر زین بدلا نہ ہوا ابھی بھی پہلے جیسا ہوا تو وہ برباد ہو جائے گی، اور میں ایسا ہونے نہیں دوں گی۔

وشہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ اپنا اچھا برا جانتی ہیں اس لیے میرا مشورہ یہی ہے کہ اس معاملے کو انھیں خود سے ہینڈل کرنے دیں یہ زیادہ بہتر ہو گا۔

اچھا مجھے یہ بتائیں میں زین کو کب گھر بلاؤں بات کرنے کے لیے؟

جب آپکا دل کرے بات تو اپ نے ہی کرنی ہے اس لیے دیکھ لیں جب آپکو ایزی لگے۔۔

کیا مطلب آپ نہیں ملیں گے؟ وشہ نے حیرانی سے پوچھا

میں مل کر کیا کروں گا آپ خود ہی بات کر لیں ویسے بھی میں تو آفس میں ہوں گا۔ مہر نے دوسرے لفظوں میں انکار کر دیا

جیسا آپکو ٹھیک لگے میں پھر کسی بھی ٹائم بلا لیتی ہوں اسے۔

☆☆☆☆☆

مجھے امید ہے تم مطلب کی بات کرو گے۔۔۔

میں یہاں صرف تم سے معافی مانگنے آیا ہوں میں نے تمہارے ساتھ اچھا نہیں کیا تھا لیکن سکون میں، میں بھی نہیں تھا سچ کہتے ہیں کسی کو دکھ دے کر آپ کبھی سکون حاصل نہیں کر سکتے۔

معافی مجھ سے نہیں ان سے مانگو جن کی زندگی تم نے ان پر تنگ کر دی میں تو تمہاری شکر گزار ہوں نہ تم مجھے دھوکہ دیتے اور نہ مہر میری زندگی میں آتے، پھر شاید میں بھی طوبیٰ کی طرح بے بس ہوتی جسے اپنی ہوش بھی نہیں ہے جسے لوگ پاگل کہہ کر بلاتے ہیں۔

میں شرمندہ ہوں وشہ۔

تمہاری شرمندگی اسکی عزت لوٹا سکتی ہے اسکو؟ اس کی زندگی کے وہ سال جو اس نے خود سے بیگانہ رہ کر گزارے ہیں وہ لوٹا سکتی ہے؟ نہیں تمہاری شرمندگی کچھ بھی نہیں کر سکتی۔

جانتا ہوں اور سزا بھی بھگت رہا ہوں میں اپنوں کی بھیڑ میں تنہا ہو گیا ہوں۔۔۔ میرے آس پاس کوئی ایسا نہیں رہا جو مجھے چاہتا ہو، کتنا غرور تھا نا مجھے کہ میرے پاس گھر پیسہ شہرت اچھی شکل، سب کچھ ہے لیکن اب دیکھو کچھ نہیں رہا میں ہر پل جس عروج میں رہتا تھا نا اسے زوال آ گیا ہے، میں ٹوٹ گیا ہوں ہر گزرتا لمحہ مجھے اندر سے ختم کرتا جا رہا ہے لیکن میں سوائے تماشہ دیکھنے کے کچھ نہیں کر سکتا اتنا لاچار ہو گیا ہوں میں

۔۔۔۔

میں نے تمہیں اسی دن معاف کر دیا تھا جب میں نے اللہ کی مصلحت کو پہچانا تھا، جب میں نے اپنے شوہر کو پہچانا تھا، معافی اس سے مانگو جس کا ایک ایک پل اس کے خود کے لیے بھی اذیت ناک ہے اور دوسرے لوگوں کے لیے بھی۔۔۔

مجھے وہاں لے جاؤ، میں سب سے معافی مانگ لوں گا انکو تو اس سب سے کچھ فائدہ نہیں ہو گا لیکن مجھے ہو گا شاید تھوڑا سکون مل جائے۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے مہر کو بتانے دو۔ وشہ کو اسکی آنکھوں میں بہت درد نظر آیا اس لیے اس نے حامی بھر لی۔

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ وہاں پہنچ گئے

کرن بیگم تو اسے آتے دیکھا تو حیران ہو گئیں

تم۔۔۔ تم یہاں کیوں آئے ہو۔

امی میں آپکو سب بتاتی ہوں میرے ساتھ اندر چلیں آپ اور تم یہاں بیٹھ جاؤ میں ارحم کو بلا دیتی ہوں۔

وشہ تم کیوں لائی ہو اسے یہاں اگر طوبیٰ نے دیکھ لیا تو قیامت آجائے گی۔

اب کونسی قیامت آنا رہتی ہے امی، میں آپکو سب بتاتی ہوں بس تحمل سے میری بات سنیں

اور وشہ نے زین سے ملنے سے لے کر ساری بات کرن کو بتادی۔

امی وہ ہمیشہ کے لیے یہاں سے چلا جائے گا اور کسی کے لیے نہیں تو اللہ کی رضا کے لیے اسے معاف کر دیں۔

باہر چلو۔۔۔۔۔

زین تمہیں معافی چاہیے نا تو سنو میں نے جمشید صاحب نے تمہیں معاف کیا، جو ہم نے سہنا تھا وہ ہم نے سہہ لیا اور جو ہماری بیٹی پر گزرنا تھا وہ گزر گیا اپنے اللہ کی رضا کے لیے ہم نے تمہیں معاف کیا اب یہاں سے چلے جاؤ اور بھولے سے بھی یہاں کا رخ مت کرنا

آنٹی میں آپکا بہت شکر گزار ہوں پر مجھے طوبیٰ سے بھی ملنے دیں میں اس سے بھی معافی مانگنا چاہتا ہوں۔

اس بیچاری کو تو اپنی ہوش نہیں ہے تمہیں کیا معاف کرے گی۔ کرن نے ایک آہ بھر کر کہا

جانتا ہوں لیکن مجھے تھوڑا سکون مل جائے گا پلیز آنٹی۔

تمہارے سکون کے لیے میں اپنی بیٹی کو اتنی اذیت سے نہیں گزرنے دوں گی تمہیں دیکھتے ہی اسکی حالت بگڑ جائے گی پھر ہم اسے کس طرح سنبھالیں گے یہ سوچا ہے تم نے؟

تمہارے لیے یہی بہت ہے کہ ہم سب نے تمہیں معاف کر دیا ہے اور جو کچھ طوبیٰ کے ساتھ ہوا ہے اسے ہم اپنی اور اسکی قسمت سمجھ کر قبول کرتے ہیں۔۔۔۔۔

اپنی باتوں میں انہوں نے یہ دھیان ہی نہ دیا کہ کوئی چھپ کر انکی ساری باتیں سن رہا تھا

تم زین سے کیسے ملی؟

امی وہ آمنہ کا منگیتر ہے میں نہیں جانتی تھی یہ بات جب میں نے دیکھا تو اسے سب بتایا وہ انجان تھی اس سب سے۔۔۔۔۔۔۔

آمنہ کا منگیتر، مطلب وہ شادی کرنے جا رہا تھا۔۔۔ اور یہ بات اسے چین نہیں لینے دے رہی تھی۔

یہ کیسی آواز تھی؟ ایک دم یوں آواز آنے پر وہ سب لوگ گھبرا گئے۔

میں دیکھتی ہوں امی یہ چھت سے آئی ہے۔۔۔۔ وشہ فوراََ چھت پر گئی اور زین خاموش بیٹھا سب دیکھ رہا تھا۔

امی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وشہ چلا کیوں رہی ہو سب ٹھیک ہے نا؟

اوپر آئیں جلدی۔۔۔

اچھا آرہی ہوں، کیا ہوا ہے کس چیز کی آواز تھی۔

کرن اوپر پہنچی تو وشہ کو سخت ڈری ہوئی حالت میں پایا۔

کیا ہوا ہے ایسے کیوں کھڑی ہو؟

وہ طوبٰی۔۔۔۔ وشہ نے چھت سے نیچے اشارہ کیا اور کرن نے جیسے ہی نیچے دیکھا تو وہ منظر دیکھ کر انکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔اور وہیں ہوش حواس سے بیگانہ ہو کر زمین بوس ہو گئیں۔

کیوں کیا تم نے ایسا طوبٰی کیوں؟؟؟

اتنی حرام موت کیسے مر گئی تم ایک بار بھی ہمارے بارے میں نہیں سوچا اپنے بوڑھے ماں باپ کو اس عمر میں یہ کیسا دکھ دے گئی ہو تم۔۔۔

حوصلہ رکھیں بہن اس بیچاری کا کیا قصور وہ کونسا ٹھیک تھی اس پر تو زندگی بھی عذاب ہی تھی بوجھ ہی تو بن گئی تھی وہ آپ لوگوں کے لیے۔۔۔

بوجھ؟ نہیں وہ بوجھ نہیں تھی وہ ذمہ داری تھی اور ان دونوں چیزوں میں بہت فرق ہوتا ہے۔۔۔۔

چلیں جو اللہ کی رضا بس اب دعا کریں کہ اللہ اگلے جہاں اسکی بخشش فرمائے۔۔۔۔

آج طوبٰی کی موت کو تیسرا دن تھا وشہ اچانک اٹھی اور اس کے کمرے کی طرف چل دی

وہ یوں ہی اسکی چیزوں پر ہاتھ پھیر کر اسے محسوس کرنے کی کوشش کر رہی تھی اسی اثنا میں اسکی نظر تکیے کے نیچے پڑی چمکتی چیز پر پڑی اس نے اٹھا کر دیکھا تو وہ ایک ڈائری تھی۔

وہ کھول کر پڑھنا شروع ہوئی جیسے جیسے وہ پڑھتی جا رہی تھی اس کے چہرے کا رنگ اڑتا جا رہا تھا۔

وشہ تم یہاں کیا کر رہی ہو باہر کچھ عورتیں آئی ہیں ان کے لیے چائے بناؤ۔انکی بات پر وشہ نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ پاس آئیں، کیا ہوا ہے اور یہ کیا پڑھ رہی ہو؟

امی یہ طوبیٰ کی ڈائری ہے اور اس نے وہ ڈائری کرن کے ہاتھ میں تھما دی۔

امی طوبیٰ پاگل نہیں تھی وہ بالکل ٹھیک تھی وہ اتنے سال ہم سے ڈرامہ کرتی آئی ہمیں دھوکے میں رکھا اس نے اور یہ خودکشی اس نے بھی ہماری باتیں سن کر کی ہے وہ ٹھیک تھی امی۔۔۔۔

اور اس سچ نے تو انکو کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں چھوڑا تھا، کرن نے اپنے چہرے پر آئے آنسوؤں کو صاف کیا۔

وشہ میری بات سنو یہ بات تمہارے اور میرے درمیان سے باہر نہیں جانی چاہیے بھول جاؤ کہ ہمیں کچھ پتہ چلا ہے ہاں۔۔۔۔

اس سے کیا ہو گا امی کوئی فائدہ نہیں ہے۔

ہر بات میں فائدہ نہیں سوچا کرتے بیٹا، میں کہہ رہی ہوں نا تم کسی کو یہ نہیں بتاؤ گی اور یہ ڈائری اسے میں جلا دوں گی جلا دوں گی میں اسے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے نہیں بتاؤں گی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

تمہیں اللہ کا واسطہ ہے اسے روک لو بیٹا اسے روک لو ایک ماں تم سے فریاد کر رہی ہے رد نہ کرو، وہ صرف تمہارے روکنے پر ہی رکے گا

اگر وہ چلا گیا تو کبھی واپس نہیں آئے گا فاروق کی طرح! میں اسے تو نہ بچا پائی لیکن اسے بچاؤں گی کیوں کہ اب مجھ میں کھونے کی ہمت نہیں رہی، میں نے اپنی ہر کوشش کر لی ہے لیکن وہ صرف تمہارے کہنے پر رکے گا پلیز میری بات مان جاؤ شاہد صاحب آپ بھی بولئے نا اسے کہیں ہمارے بیٹے کو روک لے میں مر جاؤں گی۔

مجھے اپنا فاروق نظر آتا ہے اس میں میرا بیٹا میرا فاروق، میں کیسے اسے خود سے دور جاتے دیکھوں۔

روبینہ کی فریاد عروج پر تھی جب کہ آمنہ بت بنی آنسو بہانے میں مصروف تھی۔

اٹھو روبینہ یہی ہماری سزا ہے ہم اپنے سگے بیٹے کو اسکی خوشی نہیں دے پائے تو عبداللہ کو کیا دیں گے۔۔۔۔

خوش رہو تم بیٹا اور ہو سکے تو ہم سب کو معاف بھی کر دینا۔

شاہد صاحب۔۔۔۔

بس کرو روبینہ جو ہونا ہے وہ ہو کر ہی رہے گا۔ شاہد نے اپنی بیگم کا ہاتھ پکڑا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔

وہ کہیں نہیں جائیں گے میں انھیں جانے ہی نہیں دوں گی روک لوں گی۔

تو یہ ہے میری زندگی کا حاصل۔۔۔؟ جو تھا اس پر شکر نہیں کیا اور جو نہیں تھا اس پر کبھی صبر نہیں کیا اور آخر میں ملا کیا نہ دنیا نہ آخرت؟

صیح ہی تو کیا ہے آمنہ نے میرے ساتھ میں کہاں اس کے لائق تھا اور اللہ نے تو نیک مردوں کے لیے نیک عورتوں کو رکھا ہے تو میں نے کیسے اسکی خواہش کرلی، زین اپنے ہی دل و دماغ کے ساتھ جنگ لڑتا چلتا جا رہا تھا کہ اسے اپنا نام سنائی دیا ایئر ہوسٹس نے اسکو کال کیا تھا اس کی رفتار میں تیزی آگئی۔

زین۔۔۔۔۔

اسے پھر اپنا نام سنائی دیا لیکن اس دفعہ آواز مختلف تھی، کس کی ہے یہ آواز؟ آمنہ۔۔۔

نہیں وہ کیوں آئے گی یہاں مجھے وہم ہو رہا ہے

زین رک جاؤ۔۔۔۔۔ آمنہ کا بھاگ بھاگ کر سانس پھول گیا تھا کہ اچانک ٹھوکر لگنے سے وہ گر پڑی۔۔

آمنہ۔۔۔۔۔۔۔ زین نے اپنا سامان پھینکا اور دوڑ کر اس تک پہنچا۔

تم ٹھیک ہو نا؟

کتنی اپنایت کتنی فکر مندی تھی اس کے لہجے میں اور آمنہ اسے ہمیشہ کے لیے کھونے جا رہی تھی۔

نہیں میں ٹھیک نہیں ہوں کیا آپ نہیں جانتے؟ میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی آپ مجھ سے دور جا رہے تھے مجھے چھوڑ کر کیوں عبداللہ آپ جانتے ہیں نا میں آپکو چاہتی ہوں پھر؟

سوری کہیں بھی نہیں جاؤں گا میں رونا تو بند کرو۔

تب تک نہیں کروں گی جب تک آپ مجھے سے وعدہ نہیں کرتے۔

کیسا وعدہ؟ وہ جانتا تھا پھر بھی پوچھ لیا

آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔

کبھی نہیں جاؤں گا

کبھی سوچیئے گا بھی مت مجھ سے دور ہونے کا۔

غلطی بھی نہیں کروں گا ایسی۔۔۔

اور اگر ایسا ہوا تو؟

سر پھاڑ دینا تم میرا

ہاہاہاہا اور پھر وہ دونوں قہقہ لگا کر ہنسنے لگے اور کتنی ہی دیر ہنستے رہے، زین تو اسکی ہنسی میں ڈوب سا گیا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆

وشہ کہاں ہو یار ابھی تک نہیں پہنچی سب مہمان آ گئے ہیں۔۔۔۔

یار بس آ رہی ہوں راستے میں ہوں میں تو کب سے تیار تھی یہ تمہاری لاڈلی حبا نے لیٹ کروایا ہے مجھے۔۔۔

وشہ آپی جلدی آ جائیں یار مولوی صاحب باہر انتظار کر رہے ہیں نکاح شروع کرنا ہے انہوں نے، مریم نے بھی گفتگو میں حصہ لیا

ہاں بس دو منٹ، مہر تیز چلائیں نا، وہ بیک وقت دونوں سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔

اور تھوڑی دیر میں بخوبی نکاح کی رسم ادا ہو گئی اور آمنہ اور عبداللہ ایک مظبوط رشتے میں بندھ کر ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے کے ہو گئے

ارحم یہاں کیوں کھڑے ہو ایسے؟

کچھ نہیں آپو آپ بتایئے کام تھا کوئی؟

کیا میں کام کے علاوہ اپنے بھائی سے بات نہیں کر سکتی اور دوسری بات مجھ سے جھوٹ مت بولو اور بتاؤ کیا سوچ رہے تھے؟

ارے ایسی بات نہیں ہے۔ارحم نے سوچا اس سے اچھا موقع نہیں ملے گا اس لیے لگے ہاتھوں ہی بات کرلی جائے۔

آپکو یاد ہے آپ نے ایک دفعہ مجھ سے کہا تھا لڑکی پسند کرو باقی کام میرا؟

ہاں یاد ہے تو مطلب لڑکی کا معاملہ ہے جلدی بتاؤ کس نے تم جیسے روکھے پھیکے انسان کو یہ بات کہنے کے لیے مجبور کردیا؟

وشہ نے تجسس سے پوچھا۔

بتاتا ہوں پہلے یہ بتائیں میری مدد کریں گیں نا؟

کوئی شک ہے تمہیں؟ارے ہاں بابا بس نام بتاؤ باقی کا کام میرا ہو گا وہ تمہارا سر درد نہیں ہے

مریم! مریم نام ہے اسکا۔

ارحم نے اپنے سامنے لڑکیوں سے بات کرتے ہوئی مریم کو دیکھ کر کہا جو پیچ رنگ کی کرتی اور جامنی شرارے میں بالکل ایک معصوم سی پری لگ رہی تھی۔

مریم؟آمنہ کی بہن۔

جی اسی کی بات کررہا ہوں۔

آپ چپ کیوں ہو گئیں کیا یہ ممکن نہیں ہے؟

پہلے یہ بتاؤ تمہیں وہ اچھی کیوں لگی ہے؟پیاری ہے اس وجہ سے؟

نہیں،صورت میرے لیے معنی نہیں رکھتی میں تو اسکی ہنسی میں کھو گیا۔

آنکھیں اداس اور ہونٹ مسکرا رہے تھے اس کے

نہ جانے کس بے وفا نے اس حال میں پہنچا دیا اسے۔۔

اتنی خوبصورت آنکھیں ہیں اسکی،مجھ سے ان میں ویرانی دیکھی نہیں گئی ایسا لگ رہا تھا لڑ رہی ہے اداسی اور خوشی سے اور اداسی غالب آنے کی کوشش کررہی ہے اور وہ انتہائی بے بس ہے۔

آپی میں اسکی خوشیوں کو جیتتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔

ایک ہی پل میں اتنا کچھ پہچان لیا تم نے۔۔۔۔ صیح قدر دان ہو۔

مطلب یہ سوچ رکھا تھا اللہ نے اس کے لیے۔

وشہ نے آسمان کی طرف دیکھا "اور تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے "اور اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

کیا ہوا آپی کیا وہ نہیں مانے گی ؟ارحم کا دل بڑی تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

کیوں نہیں مانے گی بھلا ایسا ہیرہ اسے اور کہیں مل سکتا ہے وشہ نے پیار سے اس کے گال کھینچے۔

آہ آپی یار بڑا ہو گیا ہوں میں اب۔۔۔۔۔

میرے لیے تو ہمیشہ میرے چھوٹے بھائی ہی رہو گے۔

آمنہ میری بات غور سے سننا میں تم سے کچھ مانگنے آئی ہوں وہ بھی اس امید کے ساتھ کہ تم مجھے خالی ہاتھ نہیں لٹاؤ گی ؟آج آمنہ کا ولیمہ تھا اور وشہ نے موقع دیکھ کر اسٹیج پر ہی اس سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔

وشہ ایسے کیوں کہہ رہی ہو اگر میرے بس میں ہوا تو میں تمہیں ضرور دوں گی۔۔۔۔

بس میں تو ہے اگر تم تھوڑی کوشش کرو تو، میں بڑی آس اور امید کے ساتھ تمہارے پاس تمہاری بہن مریم کو مانگنے آئی ہوں اپنے بھائی ارحم کے لیے۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہو وشہ مریم ارحم کے لیے ؟آمنہ کے چہرے پہ بیک وقت پریشانی کی جھلک دکھائی دی جس نے وشہ کو وسوسوں میں ڈال دیا تھا۔

آمنہ کیا تمہیں ارحم صیح نہیں لگتا؟ وہ بہت اچھا لڑکا ہے میں صرف اسکی بہن بن کر ہی نہیں بلکہ مریم کی بہن بن کر بھی سوچ رہی ہوں۔

ارے نہیں نہیں وشہ مجھے ارحم سے کوئی مسئلہ نہیں ہے بلکہ وہ تو بہت اچھا بچہ ہے لیکن مریم۔۔۔۔ تم تو جانتی ہو وہ مانے گی نہیں

آمنہ دیکھو میں نے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے ارحم کو اس چیز سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ وہ پہلے کسی کو پسند کرتی تھی اور امی بابا کو بھی تم اچھے سے جانتی ہو وہ ہمارے گھر میں بہت خوش رہے گی یقین رکھو اور اسے مناؤ۔۔۔

صیح کہہ رہی ہو تم اس سے اچھا سسرال مریم کو کبھی نہیں ملے گا، میں بات کروں گی اس سے بلکہ پوری کوشش کرو گی کہ وہ مان جائے

اور اسکی اس بات پر وشہ کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی جب کہ آمنہ گہری سوچ میں ڈوب گئی

بجو مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا یوں آپ کے گھر میں رہنا۔ اگر آج مما بابا ہوتے تو یہ نہ ہوتا ایسا محسوس ہو رہا ہے میرا کوئی گھر نہیں ہے مجھے کسی کے گھر رہنا پڑے گا۔

مریم ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو اگر یہ میرا گھر ہے تو تمہارا بھی ہے اور تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

آپ جو بھی کہہ لیں لیکن اس حقیقت سے منہ نہیں موڑ سکتے ہم۔۔۔۔ مریم نے افسردگی سے کہا۔

اچھا تو پھر اسکا ایک ہی حل بچا ہے میرے پاس، تم ناشادی کر لو پھر تمہارا بھی اپنا گھر ہو گا۔

آمنہ نے شرآرت سے کہا

آپ سے تو بات کرنے کا فائدہ ہی کوئی نہیں ہے گھوم پھر کر شادی پہ ہی آتی ہیں آپ۔۔۔

مریم اٹھ کر جانے لگی تو آمنہ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

رکو یہاں بیٹھو اور میری بات غور سے سنو۔۔۔۔

میں جانتی ہوں تمہارا یہاں رہنا مشکل ہے اور اس لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں تمہاری شادی کر دوں گی اور مجھے امید ہے تم مجھے انکار نہیں کرو گی، ویسے بھی انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

ایسا سوچیئے گا بھی مت اگر آپکو میرا یہاں رہنا نہیں پسند تو میں چلی جاؤں گی یہاں سے لیکن یہ بات دوبارہ مت کیجیےئے گا مجھ سے۔ مریم اٹھی اور کمرے سے باہر نکلنے لگی تھی کہ آمنہ کی آواز نے اسکے بڑھتے قدم روک دیئے

پوچھو گی نہیں یوں اچانک میں نے ایسی بات کیوں کہی ہے؟
مریم کسی نے بہت پیار اور مان سے تمہیں مانگا ہے، آمنہ بھی بیڈ سے اتر کر اس کے پاس آگئی
کس نے؟
وشہ نے ارحم کے لیے تمہارا ہاتھ مانگا ہے اور اس میں ارحم کی مرضی بھی شامل ہے اور اسے میں جتنا جانتی ہوں وہ بہت اچھا انسان ہے جو کسی کا بھی آئیڈیل ہو سکتا ہے، تمہارے پاس سوچنے کے لیے وقت ہے سوچ لو اور رہی بات گھر کی تو جتنا یہ میرا ہے اتنا ہی تمہارا ہے اگر تم یہاں نہیں رہو گی تو میں بھی نہیں رہوں گی یہ بات نکاح سے پہلے ہی میں نے عبداللہ سے کر لی تھی۔
اپنی بات پوری کر کے وہ واش روم کی طرف بڑھ گئی اور مریم تو ابھی اسکی باتوں میں ہی کھوئی ہوئی تھی۔
ارحم۔۔۔۔۔
مجھے پسند یااللہ یہ کیا مصیبت ہے اب بجو مجھے پریشرائیزڈ کریں گیں، کیا کروں میں اب۔۔۔۔ مریم گہری سوچ میں ڈوبی، پھر اٹھی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔
اگلے دن ناشتے کے بعد آمنہ نے مریم کو اپنے کمرے میں بلایا۔
تو کیا فیصلہ کیا ہے تم نے میں نے آج وشہ کو جواب دینا ہے۔
بجو میں شادی نہیں کرنا چاہتی مجھے فورس مت کریں آپ۔۔۔۔ مریم نے اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔
کیا وجہ بتا سکتی ہو تم مجھے ؟؟ اس شخص کے لیے تم شادی نہیں کرنا چاہتی جو کب سے اپنی دنیا بسا چکا ہے اس کے نام پر ساری عمر بیٹھنا چاہتی ہو تم؟ ہاں بولو جواب دو مجھے
اس کے لفظ مریم کے دل میں خنجر کی طرح لگ رہے تھے اور وہ مسلسل روئے جا رہی تھی
مریم میری بات غور سے سنو میں تمہیں خود کو برباد کرنے نہیں دوں گی۔ تم کہتی ہو نا اس دنیا میں تمہیں مجھ سے سب سے زیادہ محبت ہے تو چلو تمہاری اس محبت کا امتحان لوں گی میں، تم اس رشتے کے لیے ہاں کرو گی اگر واقعی تمہاری زندگی میں میری اہمیت ہے تو۔ آمنہ جانتی تھی کہ یہ الفاظ اس نے کس طرح بولے ہیں اور

اسے یہ بھی پتہ تھا کہ یہ سب مریم کے لیے بہت اذیت ناک ہو گا لیکن اس کی زندگی کو سنوارنے کے لیے اسے یہ کرنا پڑا تھا اور مریم پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کو دیکھے جا رہی تھی اسے کہاں امید تھی کہ آمنہ اسے یہ کہہ دے گی۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھی اور دروازے تک گئی وشہ آپی کو ہاں کر دیں مجھے یہ رشتہ منظور ہے۔ کہتے ہی اس نے دروازہ کھولا اور بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں آ گئی، دروازہ بند کر کے وہیں دروازے کے ساتھ ہی بیٹھ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

یااللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کر کے وفائیں لوگوں سے

اب خود سے وفا کرنے کو جی چاہتا ہے

لوگوں کے کندھوں پر رو رو کے

اب خود سے لپٹ کر رونے کو جی چاہتا ہے

تھک گیا ہوں دوسروں کے لیے جی جی کر

اب خود کے لیے جینے کو جی چاہتا ہے

سن سن کر درد لوگوں کے

اب خود کو سننے کو جی چاہتا ہے

تھک گیا ہوں ناصر بے انتہا میں

اب تو سچ مانو مر جانے کو جی چاہتا ہے

مجھے معاف کرنا مریم لیکن میں جو بھی کر رہی ہوں تمہارے لیے ہی کر رہی ہوں میں جانتی ہوں تم وہاں بہت خوش رہو گی۔ آمنہ نے اپنے آنسو صاف کیئے اور وشہ کو فون ملانے لگی۔

ارے واہ امی آج تو آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں ماشاءاللہ۔ ویسے اپنی بیٹیوں کی شادی پر تو تیار نہیں ہوئیں تھی آپ اور بیٹے کی شادی پر واہ واہ ہو گئی۔

بھئی آپ کو کتنی بار بتایا ہے میں نے امی کا لاڈلا میں ہوں تو میری شادی پر ہی اتنی خوبصورت لگنا تھا انہوں نے آپ نا بس جلتی رہنا مجھ سے۔۔۔

ارحم نے بھی وہاں آکر گفتگو میں حصہ لیا

اچھا جلوں گی تم سے اور وہ بھی میں، میرے ایک فون پہ نا تمہاری ساری اکڑ نکل جانی ہے پھر بنے پھرنا۔

ارحم وشہ کا اشارہ خوب سمجھ گیا تھا

ارے یار میری آپی میں تو مذاق کر رہا تھا آپ سیریس ہی ہو گئیں امی تو آپ سے بھی اتنا ہی پیار کرتی ہیں۔

ہاہاہاہا آ گئے نا لائن پہ۔۔۔وشہ نے اسکا کان کھینچا جو کہ اسکا پسندیدہ کام تھا۔

تم لوگ بھی نا ہر وقت یہی کچھ کرتے رہنا اتنا ٹائم ہو گیا ہے اور ابھی تک بارات نہیں نکلی وہ لوگ انتظار کرتے ہوں گے۔وشہ تم جاؤ اپنے ابو کو کمرے سے لاؤ اور گاڑی میں بیٹھاؤ اور ارحم تم سب مہمانوں کو دیکھو، میں سب چیزیں دیکھ لوں پوری ہیں کہ نہیں۔

اوکے باس !!

تھوڑی دیر میں بارات پہنچ گئی مریم کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

نکاح نامہ پہ سائن کرتے ہوئے اسے بہت کچھ یاد آیا اپنی ساری زندگی ایک فلم کی طرح اسے اپنی آنکھوں کے سامنے چلتی ہوئی محسوس ہوئی، رو رو کر آنکھیں لال ہوئی ہوئی تھی اور سر درد سے پھٹا جا رہا تھا اس نے کانپتے ہاتھوں سے سائن کیا اور خود کو ہمیشہ کے لیے ایسے شخص کے نام کر دیا جس کے نام کے علاوہ وہ اسے جانتی تک نہیں تھی۔

رخصتی کے وقت آمنہ اور مریم کی نظریں ایک دوسرے سے ملیں تو مریم نے منہ پھیر لیا اور آمنہ نے ہونٹ بھینچ لیئے۔اس دن کے بعد سے وہ آمنہ سے بات نہیں کر رہی تھی۔

آمنہ کا شدت سے دل چاہ رہا تھا اسے زور سے گلے لگا لے لیکن وہ تو منہ پھیر کر بیٹھی رہی۔

عبداللہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

تم کبھی خود کو اکیلا مت سمجھنا میں تمہارا بڑا بھائی ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں اور یہ تمہارا گھر ہے جب چاہے جیسے چاہے تم یہاں آسکتی ہو۔۔

نہیں یہ میرا گھر نہیں ہے۔ مریم نے کہتے ساتھ ہی گاڑی کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گئی، آمنہ کو کب سے اپنے آنسو روکے بیٹھی تھی اسکی اس بات کو سن کر خود پر قابو نہ رکھ سکی اور گھٹ گھٹ کر رونے لگی۔ عبداللہ کی نظر جیسے ہی اس پر پڑی اس نے جا کر اسے گلے لگا لیا۔

آمنہ کو تو کندھا مل گیا تھا وہ اور زور سے رونے لگی۔

آمنہ بس کرو وہ دوسرے گھر تھوڑی گئی ہے رخصت ہو کر تمہاری ہی بیسٹ فرینڈ کے گھر گئی جب چاہے اس سے مل آنا اور جب چاہے اسے یہاں بلا لینا۔۔۔ چلو رونا بند کرو شاباش۔۔۔

☆☆☆☆☆

چلو اب اندر جانے دو اسے وشہ بچی تھک گئی ہو گی۔۔۔

امی ایک اکلوتا بھائی ہے میرا سب ارمان پورے کرنے دیں نا مجھے

اچھا بس ہو گیا آؤ مریم اندر۔

مریم کو اندر لا کر بیٹھا دیا گیا اور وشہ اس کے ایک طرف بیٹھ گئی جب کہ ارحم دوسری طرف۔۔

چاند سورج جیسی جوڑی تھی دونوں کی۔ ہر ایک کے منہ پر ان کے لئے دعائیں ہی تھیں اور کرن تو بلائیں لیتی نہیں تھک رہی تھیں

وشہ آپی میں بہت تھک گئی اور بیٹھا بھی نہیں جا رہا مجھے روم میں جانا ہے۔

مریم جب بہت تھک گئی تو اس نے وشہ کے کان میں ذرا آہستہ سے کہا لیکن ارحم نے سن لیا تھا

اچھا ٹھیک ہے میں تمہیں کمرے میں چھوڑ آتی ہوں، چلو لڑکیو بس اب ہماری بھابھی تھک گئی ہے باقی سب کل ہو گا۔

وشہ نے اسے بیڈ پر بیٹھایا اور اس کے چہرے پر گھونگھٹ نکال دیا۔

مریم میں صرف ارحم کی ہی نہیں تمہاری بھی بہن ہوں اگر تمہیں کسی بھی قسم کا کوئی مسئلہ ہے تو تم مجھے بتا سکتی ہو بغیر ہچکچاہٹ کے،

اسکی بات سنتے ہی مریم کو شدت سے آمنہ یاد آگئی۔

چلو ٹھیک ہے تم ریسٹ کرو میں باہر مہمانوں کو دیکھ لوں۔

وشہ چلی گئی تو مریم گھونگھٹ اٹھا کر کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ کمرے نہ زیادہ چھوٹا تھا نہ بڑا لیکن صاف ستھرا تھا اور سادہ بھی، ایک طرف خوبصورت سی بک شیلف بنائی ہوئی تھی جہاں مختلف کتابیں بڑی ترتیب سے رکھی گئیں تھی اور دوسری طرف الماری پڑی تھی۔ کمرے کی سجاوٹ نہایت سادہ تھی جس سے مریم کے لیے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ ارحم سادہ مزاج بندہ ہے ہاں البتہ ذوق میں بھی اعلی ہو گا کیوں کہ اس کے پاس بہت ساری کتابیں شاعری پر مشتمل تھی۔

ابھی وہ جائزہ لینے میں ہی مصروف تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو اس نے فوراََ سے اپنا گھونگھٹ واپس اوڑھا لیکن ارحم اسے ایسا کرتے ہوئے دیکھ چکا تھا اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔۔۔

وہ آہستہ سے آیا اور بیڈ پر بیٹھ گیا اور ہاتھ بڑھا کر مریم کا گھونگھٹ اوپر کیا۔

دراز پلکیں، غزال آنکھیں
مصوری کا کمال آنکھیں
اٹھیں تو ہوش و حواس چھینیں
گھریں تو کردیں کمال آنکھیں
کوئی ہے ان کے کرم کا طالب
کسی کا شوق وصال آنکھیں
نہ یوں جلائیں نہ یوں ستائیں
کریں تو کچھ یہ خیال آنکھیں
ہاں جینے کا بہانہ یارو

یہ روح پرور جمال آنکھیں

شراب رب نے حرام کر دی

مگر کیوں رکھیں حلال آنکھیں

ہزاروں ان سے قتل ہوئے ہیں

خدا کے بندے سنبھال آنکھیں

آخری مصرہ اس نے ذرا قریب جا کر کہا تھا جس سے مریم شرم کے مارے لال ہو گئی اور اسکا جھکا ہوا سر مزید جھک گیا۔

ارحم نے اسکی ٹھوڑی کو ہلکا سا اوپر کیا، کوئی جواب نہیں دیں گیں آپ۔۔۔۔۔۔ بڑے مان سے استفسار کیا گیا تھا، مریم نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں جذبوں کا ایک سمندر بہہ رہا تھا۔۔

کیا میں اس پاک محبت کے قابل ہوں؟ اس نے دل میں ہی خود سے پوچھا۔

کیا بہت مشکل کام کہہ دیا میں نے؟

نہیں ایسی کوئی بات نہیں لیکن میں خود کو اپکی محبت کے قابل نہیں سمجھتی۔۔۔

مریم نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔

محبت کسی قابل سے نہیں کی جاتی مریم۔ بلکہ جس سے محبت ہو جائے اس کے قابل بنا جاتا ہے اور میں پوری کوشش کروں گا کہ آپ کے قابل بن جاؤں۔

کتنی گہری باتیں کرتے ہیں آپ۔۔۔

آپ کو بھی سکھا دوں گا اگر آپ میری ہمسفر بنیں گیں تو۔

پر میں تو بن چکی ہوں نکاح ہو گیا ہے ہمارا۔۔۔ مریم نے نا سمجھی سے پوچھا۔

وہ دنیا کے سامنے بنا ہوا رشتہ ہے میں دل سے ہمسفر بننے کی بات کر رہا ہوں،،،،

میں کوشش کروں گی لیکن آپ شاید میرا ماضی۔۔۔

ہاں میں سب جانتا ہوں آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے، مجھ سے کسی قسم کی کوئی بات چھپائی نہیں گئی، ارحم نے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا۔

مجھے اس سے غرض نہیں ہے؛ میں ماضی میں جینے والا شخص نہیں بلکہ حال میں جینے والوں میں سے ہوں۔

اچھا ان باتوں کو چھوڑیں بتائیں ساتھ دیں گیں ہمسفر بننے کیلیئے، ارحم نے اپنی ہتھیلی اس کے آگے پھیلائی۔

مریم نے نم آنکھوں سے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو تھام لیا اور مسکرادی بیشک اس کے رب نے اس کے لیے بہترین چنا تھا۔

اس نے ارحم جے کندھے پر سر رکھ دیا اور بولی

(اور تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے)

ختم شد

یہ وشہ کون تھی؟ میں یا آپ؟ یہ ہم سب ہیں کیوں کہ ہماری خواہشیں بھی کچھ اس طرح کی ہی ہوتی ہیں ہم مٹیریلیسٹیک چیزوں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں پیسہ حسن یہ سب ہمارے لیئے معنی رکھتا ہے حالانکہ یہ سب فانی ہیں اسی دنیا میں رہ جائیں گے، پھر ایسی چیزوں کے پیچھے بھاگ کر کیا کرنا جو یہاں ہی رہ جائیں گیں ہمیں کوئی فائدہ نہیں دیں گی اور غرور کس چیز کا اللہ نے اگر کچھ دیا ہے تو وہ واپس لینے کی قدرت بھی رکھتا ہے جیسے کہ آپ نے ناول میں بھی پڑھا کیسے طوبیٰ اپنے حسن پر اتراتی تھی اور انجام کیا ہوا موت حرام موت۔

ہم اللہ کی مصلحت کو بھول کر دنیا کے پیچھے بھاگتے ہیں ہم زین مانگتے ہیں جب کہ اللہ نے ہمارے لیے مہر رکھا ہوتا ہے، ہم احتشام جیسوں کے لیے روتے ہیں جب کہ اللہ نے ارحم جیسوں کو سنبھال رکھا ہے، بات صرف اتنی ہے کہ ہمیں اللہ کو اسکی مصلحتوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم صبر اور شکر کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکیں۔

یہ کہانی بھی کچھ ایسے ہی کرداروں پر مشتمل تھی وشہ ایک ایسی لڑکی تھی جسے ہر وقت اللہ سے شکوے رہتے تھے ہمیشہ وہ خود کو کم تر سمجھتی رہتی اور اپنی چھوٹی بہن سے حسد کرتی یہاں بھی کچھ نہ کچھ وجہ اسکی چھوٹی بہن طوبٰی ہی تھی کیوں کہ وہ ہر وقت اسے اس بات کا احساس دلاتی لیکن اللہ کی نظر میں ظاہری حسن سے زیادہ باطنی حسن معنی رکھتا ہے اور وہ اپنے بندوں سے بے پناہ محبت بھی کرتا ہے جو کسی نہ کسی چیز میں چھپی ہوتی ہے اس لیے اسکی محبت کو پہچاننے اسکی مصلحت کو سمجھنے کی کوشش کریں ناکہ اپنی زندگی کی ڈائری کو شکووں سے بھرتے رہیں اللہ کی رضا میں راضی رہیں اور صبر شکر کا دامن تھام کر رکھیں پھر وہ رب وہاں وہاں سے نوازے گا جہاں سے ہم انسانوں کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

دوسری طرف وہ لڑکی تھی جسے اللہ پر پورا یقین تھا وہ جانتی تھی اللہ کبھی لے کر ازماتا ہے تو کبھی دے کر، لیکن اس نے اپنے یقین کو کبھی ڈگمگانے نہیں دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیاب ٹھہری۔

تو آئیں آج مل کر عہد کرتے ہیں کہ ہم اللہ کی رضا میں راضی رہیں گیں، اللہ ہم سبکو اسکی توفیق عطاء فرمائے آمین صم آمین۔۔۔

یہ میرا پہلا ناول تھا امید کرتی ہوں کہ آپ سب اسے پسند کریں گے اور مجھے اپنے خیالات سے آگاہ بھی کریں گے دعاؤں میں یاد رکھئے گا۔۔

خدا حافظ !